UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232088
UNIVERSAL
LIBRARY

بعون باری تعالیٰ

یہ رسالہ ضروریات پارسی متضمن فوائد حاوی عمدہ

معرا از حشو و زوائد مسمیٰ بہ

احسن القواعد

بعد ترمیم و نظر ثانی افضل العلما اکمل الفضلا

عالیحضرت مولوی محمد احسن صاحب سابق پروفیسر

عربی گورنمنٹ کالج بریلی باہتمام مولوی محمد عبد الاحد

مطبع مجتبائی دہلی میں سنہ ۱۸۹۱ء طبع ہوا

قیمت فی جلد ۲ عہ

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد و المنہ کہ درین زمان مسعود و اوان محمود نسخہ نادر الوجود حاوی فوائد غنی

احسن الفوائد

۱۸۹۱ع

بحسن انصرام حافظ مولوی محمد عبد الاحد بتصحیح مولوی محمد فضل الرحمن حسن مرام

در مطبع مجتبائی واقع دہلی حسن انطباع یافت

فہرست کتاب احسن القواعد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ	۱۱	فصل دوم فعل کے بیان میں	۲۵	ص سے ک تک۔
۳	بعض اصطلاحات۔	؍؍	اقسام ماضی۔	۲۶	گ۔ ل۔
۴	باب ۱ صرف کے بیان میں	۱۳	ماضی کے چھ صیغے۔	۲۷	م۔ ن۔
۵	فصل اول اسم کے بیان میں	؍؍	مضارع کا قاعدہ اور جو	۲۸	و ہا ہوز۔
؍؍	معرفہ۔		مصدر اُس سے مستثنیٰ ہیں	۲۹	یائے تحتانی۔
؍؍	علم۔	۱۶	مضارع کے بنانیکا قاعدہ عام	۳۱	حروف مرکبہ کا بیان۔
؍؍	ضمیر۔	؍؍	حال۔	؍؍	از۔ با تا۔
۸	اسم اشارہ۔	؍؍	مستقبل۔	۳۲	را۔
؍؍	اسم موصول۔	۱۷	امر و نہی۔	؍؍	حروف عاطفہ۔
؍؍	معہود۔	؍؍	لازم و متعدی۔	۳۵	**باب ۲**۔ نحو کا بیان
۹	معرفہ مضاف۔	؍؍	فعل مجہول بنانے کا قاعدہ	؍؍	فصل اول مفرد اور مرکب کے
؍؍	منادی۔	۱۸	فصل سوم حرف کے بیان میں		ذکر میں۔
؍؍	مصدر۔	۱۹	اقسام حروف تہجی۔	۳۷	اقسام مرکب۔
؍؍	اسم مشتق۔	؍؍	معانی حروف مفردہ۔	؍؍	مرکب اضافی۔
؍؍	اسم فاعل۔	۲۰	ا۔ ب۔	۳۹	مرکب توصیفی۔
۱۰	اسم مفعول۔	۲۱	ت۔	۴۰	مرکب امتزاجی۔
؍؍	حالیہ۔	۲۲	ث۔ ج۔ چ۔	؍؍	مرکب غیر امتزاجی۔
؍؍	ظرف۔	۲۳	ح۔ خ۔ د۔	۴۱	فصل دوم جملہ کے بیان میں
؍؍	آلہ۔	۲۴	ذ ر ز س ش۔	۴۲	جملہ فعلیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد نجف علیخان متوطن مراداباد ساکن بریلی
اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کیخدمت مین التماس کرتا ہی کہ جب اس فقیر کو جناب
نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صبح لہ
بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدر شناس صدر دانش انجمن جناب ایم کمپسن
صاحب بہادر ایم۔ اے ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی نے بریلی
مین مدرس مقرر فرمایا اور مینے طلبہ کو پڑہایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات
امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا
کہ طلبہ کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُنکے جواب دفعتہً بدون مدد کتاب بینی
کے نہ بتا سکین اس لئے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال و جواب لکھکر

طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اونکو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا مجمل
جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مولفین قواعد فارسی نے بیان قواعد
مین سوائے چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی
اس سبب سے ذی استعدادون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال
سے مینے کچھ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون
کی ترکیب بھی لکھکر طلبہ کو سمجھائی جس سے اونکو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی
اور اُنکے اسماء مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسماء کی تثنیہ و جمع وغیرہ
کا بیان لکھکر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمان حال کہ عربی سے مخلوط ہے بدون ان امور کے
یاد کرنے کے نہین آتی پھر طلبہ کا یہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ
یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس
بھی ر[illegible]نیل نہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کے صرف و نحو کا بھی یاد کرنا آسان
ب نومبر سنہ ۱۸۷۱ء مین مین اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا جب ہی سی
ی ابتدا پڑگئی چنانچہ دونون زبانون کے طلبہ کے نمبرون کے
ے یہ امر ظاہر ہوسکتا ہے۔

مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھ سے استدعا
لمذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی و شفیقی مولوی محمد منیر صاحب
کا اصرار اس باب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اُن مسودات پریشان کو جمع کرکے چند
محاورات و مصطلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسیقدر
تشبیہات و مناسبات اور کچھ صنائع اور عروض و قوافی کو اونپر اضافہ کرکے یہ رسالہ

ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین اُستادی
ومخدومی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا الحمدللہ کہ جناب
ممدوح نے رسالہ کو تمام وکمال بنظر توجہ ملاحظہ فرماکر محو و اثبات بجا سے مزین
فرمایا اور ایک تقریظ اس پر تحریر فرمائی جو اول رسالہ مین مندرج ہے۔
اور واضح ہو کہ پہلے اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے
۱۲۶۹ھ مین چھپوایا بھی تھا جو انہین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا۔

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کئی قسم پر اور انمین سے کئی زبانین بہت بولی جاتی ہین ج سات
قسم سغدی سکزی زابلی ہروی فارسی پہلوی دری۔ اور انمین سے پچھلی تین
زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کیا ہین اور اُنکے نام کیا ہین ج واو
الف یا۔ اور اُنکو اخوات اعراب اور حروف مد اور لین بھی کہتے ہین س
اعراب کسے کہتے ہین اور اُسکے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر
یہ اعراب آتے ہین اُسکا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے ہین
اور وہ تین قسم ہے۔ فتحہ یا نصب زبر کو۔ کسرہ یا جر زیر کو۔ ضمہ یا رفع پیش کو
کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُسکو متحرک کہتے ہین۔ پس فتحہ
والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو
مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور

س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جس پر یہ آتے ہین اُسکا کیا نام ہوتا ہی ج حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اُسکا متحرک ہو اور جس حرف پر جزم یا سکون ہوتا ہے اوسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسے شُد کی دال

س وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہی ج سکون کے بعد اعراب نہونے کو وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہی جسکے پہلے حرف ساکن ہو جیسے اسپ کی پ

س مشدد کسکو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ پڑہا جاوے جیسے فرّخ اور خرّم کی ر

س الف ممدودہ اور مقصورہ کسکو کہتے ہین ج فارسیون کی اصطلاح مین جو الف بڑہا کر پڑہا جاوے جیسے لفظ آب مین وہ ممدودہ ہے اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہین جیسے اگر مین

س تنوین کسکو کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر ایکسی دو حرکتین ہوتی ہین تلفظ مین اوس کے آخر نون پڑہا جاتا ہے اور زبر کی تنوین مین آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخر ة مدور ہو تو الف نہین لکھتے جیسے تذکرہ

باب اول صرف کے بیان مین

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہی ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ اور تعلیل[ا] وغیرہ معلوم ہوتی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے

س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج کلمہ وہ لفظ با معنی ہی جسکو آدمی بولے اور اُسکے تین اقسام ہین اسم فعل حرف اور انکو تین فصلون مین بیان کرتے ہین

ا۔ تعلیل اصطلاح مین اوس تبدیل کو کہتے ہین جو اہل زبان کسی کلمہ مین مطابق قواعد مقررہ کے کر

مجمر اور میزان بھی فارسی مستعمل ہین س حاصلمصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی
ج حاصلمصدر وہ اسم مشتق ہے جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کری اور اوسکے
بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اوسکے معنے مین آتا ہی اور اکثر اوسکے
آخر ش کبھی اک کبھی اسکے پہلے کوئی اسم بڑہا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش پوشاک
قدمبوس اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اس کے معنے دیتا ہی کبھی اسکے آخر
ار یا ی بڑہا دیتے ہین جیسے گفت ورفتار وآمدنی کبھی ماضی اور امر دونو ملکر اسیکا فائدہ
دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو اور کبھی اسم مفعول کے آخر ی معروف بڑہا دیتے ہین
اور اسوقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدلجاتی ہی جیسے افسردگی س اسماکی جمع بنانیکا
کیا قاعدہ ہی ج جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر ان اور غیر ذی روح کے
آخر ہا بڑہاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع
آجاتی ہی جیسے درختان اور اژدہا اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واؤ
ہوتا ہی اسکے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جس کے آخر ہ ہی اسکو
گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان خوشخویان بندگان اور جمع غیر ذی روح
مین ی نہین لاتے اور ہ گرجاتی ہے جیسے تنہا اور بوہا اور خامہا۔

فصل دوم فعل کے بیان مین

س مصدر سے کتنے فعل مشتق ہوتے ہین ج چہہ فعل نکلتے ہین ماضی مضارع حال مستقبل
امر نہی س ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چہہ قسمین ہین مطلق قریب بعید شکیہ استمراری
تمنائی س ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے ج ماضی مطلق وہ فعل ہی

جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب وبعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر
سے نون ادر اوسکے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بنجاتی ہی جیسے گفتن سی گفت
س ماضی قریب کی تعریف کیا ہی اور کیونکر بنتی ہی ج ماضی قریب وہ ہی جسمین
زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے اور اُسے گذرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق
کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ است بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتہ است اور
کبھی بدون است کے بولتے ہین س ماضی بعید مع تعریف وقاعدہ بیان کرو
ج ماضی بعید وہ ہے کہ جسکے زمانہ کو گذرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی
مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑہانے سے بنتی ہی جیسے گفتہ بود س ماضی
شکیہ کے بنانیکا قاعدہ اور تعریف بتلاؤ ج ماضی شکیہ وہ ہے جس مین زمانہ گذشتہ
اور ایک قسم کا شک پایا جاوے اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ باشد
بڑہا دینے سے بنتی ہی جیسے گفتہ باشد اور اسکو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین
س ماضی استمراری کی تعریف اور اُسکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے ج ماضی استمراری
وہ فعل ہی جس مین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہوچکنا نہ سمجھا جاوے اسی جہت سے
اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ می
یا ہمی بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے میگفت یا ہمی گفت س ماضی تمنائی کسے
کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنائی وہ ہے جسمین فعل کی آرزو پائی جاوی
اور اُسکو ماضی شرطیہ کہتے ہین اس وجہ سے کہ معنے آرزو بعد حرف شرط کے پیدا
ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول بڑہانے سی بنجاتی ہے جیسے گفتے
اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین دو غائب کے ایک واحد متکلم کا

کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہی ج ہان ماضی
استمراری تمنائی کے معنے مین اور تمنائی استمراری کے معنے مین آتی ہی س پھر تمنائی
اور استمراری مین کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہ دونون اگر بعد حرف شرط کی
واقع ہونگے تو تمنا کے معنے ہونگے ورنہ استمراری ہونگے س یہانتک سب ماضیون مین
سے صیغہ واحد غائب کے بنانیکا قاعدہ مذکور ہوا باقی اور صیغے کسطرح بنتے ہین ج
ہر فعل سے چھہ چھہ صیغے آتے ہین - واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر
واحد متکلم جمع متکلم اور انمین سے ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اُسکے آخر چار ماضیون مین
ضمائر متصل فاعلی بڑہانے سے بنجاتے ہین جیسے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم
ماضی مطلق مین اور گفتہ است گفتہ اند گفتۂ گفتہ اید گفتہ ام گفتہ ایم ماضی قریب مین
اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین
اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد گفتہ باشند
گفتہ باشی الخ اور ماضی تمنائی مین ضمائر یای مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہین
جیسے گفتے گفتندے گفتمے س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف
آتے ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا
مجموعہ یہ ہی (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہی س مضارع کسے کہتے ہین
اور کیسے بنتا ہی ج مضارع وہ فعل ہی جسمین دو زمانے حال و استقبال پایے جاوین
اور اُسکے بنانیکا مصدر سے عام قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر دن یا تن کو گرا کر
یای ساکن آخر مین ملاوین اور اُس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سے پروردی
مگر مصدر مذکور بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی گیارہ حرفون مین سے ہوتا ہی اور ان حرفون

مین سوا اِن کے کچھ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہے لہذا ہر ایک حرف کا بیان جداگانہ بہ ترتیب لکھا جاتا ہے۔

اگر علامت مصدر گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہو جائیگا جیسے نہادن سی نہد اور ایستادن سے ایستد مگر ایک مصدر مین الف مذکور ہاء ہوز سے بدلجاتا ہی جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اُسکے بعد ی مضارع مین زیادہ ہو جاتی ہی جیسے کشادن سی کشاید اور زادن سے زاید۔

اور اگر خ رہے تو اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بیختن سی بیزد اور آموختن سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہی اور شناختن مین س سے شناسد اور گسیختن مین ی اور خ دونون کی جگہہ ل مضارع مین آتا ہے فروشد اور پختن مین ہر چند ز سے بدلتی ہی مگر مضارع مین پزد بفتح اول کہتے ہین۔

اور صرف مصدر کردن مین ن سی بدلتی ہی اور کند بضم اول کہتے مین اور مصدر مردن مین ر سی پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہوجاتا ہے اور بردن کے مضارع مین ب کو فتحہ ہو جاتا ہے۔

زور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد ز صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہے مضارع مین اوسکے بعد ن بڑہا کر زند بولتے ہین۔

اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اسمین ہوتا ہی اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو حذف ہو جاتا ہی جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین مع ماقبل کی ی کے حذف ہوتا ہی جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہی جیسے کاستن سی کاہد اور خواستن سی خواہد اور کہین ی سی جیسے پیراستن سی پیراید اور کہین

ہی جیسے جستن بالضم سی جوید اور کہین ن د سے جیسے بستن سے بندد اور ایک
مدر مین ن سے جیسے شکستن شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی ن سے جیسے
ستن سی نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد با مالہ الف اور ایک مین
سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اسکے ماقبل ی زائد ہوتی ہی جیسے رستن
ے رلید اور ایک مین بعد کوت زائد ہے جیسے خستن سے خستد۔
رتش رہی تو وہ رسے بدل جاتا ہی جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل
ین ہوئی جیسے سرشتن سی سرشد اور ایک مین ش کے بعد و زائد ہوتی جیسے شدن
ے شود بفتح اول اور ایک مصدر مین ز سی بدلا ہی افراشتن سی افرازد اور ایک مین ی سی
نتن سے برید اور ایک مین ل سی ہشتن سے ہلد اور ایک مین ی س سی نوشتن سی
سید اور ایک مین ر د سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نوردد
اگر ف رہی تو ب سے بدلجائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین و سی
تی ہی یعنی رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود آیا ہے
بین مصدرونمین تبدیل نہین ہوتی یعنی بافتن اور شگافتن اور شگفتن مین اور
ب یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہی مضارع پذیرد ہے اور گرفتن مین حذف
ا ہو کر گ کے بعد ی زائد ہوتی ہی گیرد بولتے ہین اور ایک مین و ی سی بدلتی ہی
ہے گفتن سے گوید اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہی جیسے سفتن سی سفتد
ور ایک مین س پ سے بدلتی ہی جیسے خفتن سے خسپد۔
رم صرف ایک مصـ ن مین رہتا ہی اور مضارع مین ی سی بدلجاتا ہی اور آید بولتی
ا اور اگر و د نہی تو او ن اور ی سی بدلتی ہین جیسے آسودن سی آساید اور پیمودن

پیمایداور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بودن اور شنودن اور غنودن کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدے کے بموجب آتا ہی
اور اگر علامت مصدر سی پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گرجائیگی جیسے ارزیدن ارزد اور بریدن سی برد اور دو مصدرون آفریدن اور گزیدن مین حذف نہین ہوتی آسکے بعد ن زیادہ کرتے ہین اور آفریند اور گزیند کہتے ہین - اور ایک مصدر مین مضارع خلاف قیاس دوسرے حرف سے آتا ہی یعنے دیدن سی بیند غرضکہ مضارع بنانے کا اب اکثر یہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہی یہ ہو لکہ مصدر سی دن یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اُسکو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اسکو الف ہی سے بدلدو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کردو اور ش ہو تو ر سے اور ف ہو تو ب سے بدل لو پھر دال ساکن آخر مین ملادو اور اوسکے ماقبل کو فتحہ دو صیغہ واحد غائب بنجائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو د کو حذف کرکے لگاؤ جیسے پرورد پرورند پروری پرورید پرورم پروریم

مضارع بنانیکا قاعدہ

س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہی ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ مے بڑہانے سے بنجاتا ہے جیسے میگفتہ باشد وغیرہ س فعل حال کی تعریف اور اُسکے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑہانے سے بنجاتا ہی جیسے میگوید میگویند میگوئی الخ یا ہمیگوید ہمیگویند الخ س فعل مستقبل کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہی ج فعل مستقبل وہ ہی جسمین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض اوقات تواند بڑہا کر بناتے ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد - مگر یاد رہی کہ مستقبل مین

حال

مستقبل

صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہی اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑہائی
جاتی ہین جیسے خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم گفت خواہیم گفت
اسیطرح تواند گفت توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب
اور متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید اور لازم کہ بڑہانے سے بنتا ہے جیسے باید کہ
گوید اور لازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد
رہجاتا ہی جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہی
جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی ہی اور نہی غائب و متکلم بنانی مین
امر غائب و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نگویم اور نہی حاضر کے لئے امر
حاضر پر میم بڑہا دیتے ہین جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج
لازم وہ فعل ہی جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو
فاعل سے گذر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی
بطور لازم اور کبھی بطور متعدی ہووے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہاز را سوخت س مصدر لازم
کو متعدی کیسے بناتے ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف و نون یا الف و نون
ویاے معروف بڑہاکر علامت مصدر دن لگانے سے بنتا ہی جیسے ترسیدن سے
ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا
تو متعدی بدو مفعول ہو جائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے
کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانیکا قاعدہ کیا ہی ج فعل معروف
وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہو اور مجہول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہو اور بنانے کا
یہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل

اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بنا کر ماضی مطلق کے آخر ہائے مختفی بڑہا کر اوس کے بعد رکھدینا چاہیے مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائینگے تو شدن کے ماضی مطلق کے صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کے لئے اور گفتہ شدند جمع غائب کے لئے اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو۔ اور مضارع مجہول مین شدن کے مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ میشود اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین ج مثبت وہ جسمین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور میکنند وغیرہ اور منفی وہ جسمین نکرنا یا نہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمیکنند اور منفی بنانیکے لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کردیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہے جیسے گفتہ نشود۔

فصل سوم حرف کے بیان مین

س حرف کسکو کہتے ہین ج حرف وہ کلمہ ہے جسکے معنے مستقل نہون یعنی بدون دوسرے کلمہ کے ملنے کے اُسکے معنے سمجھہ مین نہ آوین جیسے از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے کیا معنے ہین اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کون سے ہین ج حروف تہجی کے یہ معنے ہین کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۲۴ ہین جن مین سے چار یعنے پ چ ژ گ فارسی کے لئے خاص[1] ہین اور ان کو اُنکے ہم شکلون سے متمیز کرنے کے لئے بائے فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہین جیسے

[1] لہ کہ بعضکی رائے سے حروف مخصوص فارسی فقط چار ہیں پ چ ژ گ از گفتار پردار —

اور ج اور ژ اور گ کو تازی بولتے ہین باقی بیس حرف عربی وفارسی مین مشترک
ہین اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص ض ط ظ ع ق۔
اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین تو معلوم ہوا کہ
فارسی مروجہ حال کے الفاظ بتیس ۳۲ حروف سے ترکیب پاتی ہین پس اسما حروف
تہجی کے اقسام مع تعریف ومثال بتاؤن جن حروف کی نام دو حرفی ہین انکو ثنائی
کہتے ہین اور وہ بارہ ہین با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا اور جن حروف کا
سہ حرفی نام ہے اس طرح کہ اول وآخر کا حرف ایک نہو انکو ملفوظی کہتے
ہین وہ تیرہ ہین الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف
کاف لام۔ اور جنکا اول وآخر ایک ہی حرف ہو اونکو مکتوبی کہتے ہین وہ تین حرف
ہین میم نون واو سہ حروف ابتث اور ابجد کیا ہین ج حروف تہجی کی
دو ترتیبین ہین ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہی یعنی ا ب ت ث وغیرہ
اس ترتیب کو ابتث کہتے ہین اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کے
اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنی ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ
ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہین۔ اس ترتیب مین حطی کی ط تک اکائیان ہین
الف کا ایک ب کے دو یہانتک کہ ط کے نو ہین اور ی سے دہائیان ہین
ص تک اور ق سے سیکڑے ہین غ تک۔ موت تولد وجنگ وغیرہ
امور عظام کے سن یاد رہنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہین جس کے
حروف کے اعداد ملکر سن معلوم کی برابر ہو جائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام
جسکی پیدایش ۱۲۵۵ ہجری مین ہوئی اور ختم اکبر سال وفات اکبر خان پسر

دوست محمد خان والی کابل س حروف تہجی سوای غرض ترکیب الفاظ کے
اور بھی کسی معنے یا غرض کے لئے آتے ہین ج ہر ایک حرف سی معنی اور غرض
جداگانہ ہی جسکی کیفیت سوالات ذیل سے جنمین سب حروف کا ترتیب وار بیان ہی معلوم
ہوگی س (الف) کتنے معنو مین مستعمل ہی مع امثلہ بتاؤ ج جب اسم کے آخر مین ا
آتا ہی تو گیارہ معنے مین مستعمل ہوتا ہی اور اول اور وسط مین سات معنی کے لئی پس
کل اٹھارہ معنی ہوی بدین تفصیل ۱ کثرت ۲ مصدر ۳ قسم ۴ متکلم
۵ تحسین ۶ ندا ۷ ندبہ ۸ فاعلی ۹ مفعولیت ۱۰ لیاقت ۱۱ تعظیم ۱۲ زائد
۱۳ اتصال ۱۴ عطف ۱۵ بدل ہ اوری ۱۶ رفع اجتماع ساکنین
۱۷ محذوف ۱۸ بدل دال س حرف (ب) کس کس حرف سی تبدیل ہوجاتا ہی ب
اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت مین اسکا
اعراب کیا ہوتا ہی مفصل مع امثلہ بتاؤ ج واو میم ف سے تبدیل ہوجاتا ہی جیسے
سیب وسیو اور غزب غژم اور تب تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین
بای ظرفیت وقسم واستعانت کو حذف کردیتے ہین جیسے خانہ میروم
جان تو ہمچنین خواہم کرد واین کتاب دست خود نوشتہ ام یعنے بخانہ اور
بجان تو اور بدست خود ۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کی آخر سے
حذف کردیتے ہین جیسی ع ساقی بگو کہ میکدہ را رفت ورو کنند ۔ یعنی رفت وروب
اور زائد ۔ ماضی ۔ مضارع ۔ امر ۔ اسم پر آتی ہی جیسے بگفتا ۔ بزند ۔ ببین ۔ بغیر ۔ اور اسکی
ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہی تب مضموم ہوتی ہی جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور
جیسے بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی جیسے بدست اور بخدا س ب کتنی معنی مین مستعمل ہے

مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنی ہین ۱ الصاق ۲ علت
(دمبدم) (بنطق آدمی بہتر است از دو آب)
۳ ظرف مکانی ۴ ظرف زمانی ۵ قریب ۶ قسم
بشہرے در آمد — بعہد تو مے بینم آرام خلق — بچون بد خنت گل بر سم — بسبزدان

۷ صحبت ۸ براے ۹ استعانت
کتاب باوراق بوسیدہ حوالہ او کردم — رفت و منزل بدیگرے پرداخت — بلشکر توان کرد این کارزار

۱۰ عوض ۱۱ مقدار ۱۲ توسل
بفر سود بفروختند ش بسیم — بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد — خدایا بحق بنی فاطمہ

۱۳ ابتدا ۱۴ مثل ۱۵ بمعنے بر
بنام جہاندار جان آفرین — بہ بالاے او در جہان مرد نیست — زہے چشم و دولت بروے تو باز

۱۶ مقابلہ ۱۷ طرف ۱۸ مطابق
بدست کرم آب دریا بہ برد — دز انجا بصحراے محشر برد — بخلق جہان آفرین کار کن

۱۹ بمعنے مفعول ۲۰ بزیر ۲۱ اضافی
بخواہندگان بخشم از مال و گنج — بہ تیغ آمد اندر میان در نبرد — در زر داری بزور محتاج نہ

۲۲ لیاقت
صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است

س ب کا کوئی خاصہ بیان کرو ج اُس کے خواص مین سے ہی کہ اسم اشارہ ۸
اور ضمیر کے الف کو اوسکے بعد دال سے بدلنا جائز ہے جیسے بادین اور بدین س ت ۹
کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہے اور اوسکو کسی کلمہ کے شروع مین کونسی
حرکت دیجاتی ہی اور آخر مین کونسی ج دال وجیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت
تود اور تارات و تاراج ۔ اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہی تو مضموم

ہوتی ہی جیسے تست وترا اور آخر مین ساکن جیسے خدایت وکتابت س کیا ت شروع مین بدون ملای کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہی ج نہین اور ایسی حالت مین واو مجہول اتمام لفظ کے واسطے اسکے آخر زیادہ کیا جاتا ہے اور یہ واو کبھی تلفظ مین آتا ہی اور کبھی نہین جیسے ع توکہ بادشمنان نظر داری ع تو اصل وجود آمدی از نخست س ت کتنے معنی مین مستعمل ہے ج چار معنے مین ۔ بمعنے ضمیر مفعولی آخر فعل کے گفتمت ۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے دلت بمعنے خود ع گیرم کہ غمت نیست غم ماہم نیست ۔ زائد ۔ فراش ۔ فرامشت

ث

س ث کس زبان سے مخصوص ہی اور اور اغریث اور کیومرث کس زبان کے لفظ ہین ج یہ حرف عربی سی مخصوص ہی فارسی مین نہین آتا اور لفظ اغریث فارسی نہین ترکی ہے اور کیومرث مین کاف فارسی اور تا مثناۃ فوقانی ہے نہ ثاے مثلثہ

ج

س جیم کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہی مع امثلہ بیان کرو ج تبدیل ہو جاتا ہی زا معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سی جیسے کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تا مثناۃ فوقانیہ سے جیسے تاراج سے تارات

چ

س جیم فارسی کس کس حرف سے بدلجاتا ہی ج کاف تازی سے جیسے زاچ زاک اور زا معجمہ سے جیسے پچشک پزشک ۔ اور شین منقوطہ سی جیسے کاچی کاشی س جیم فارسی کس کس معنے مین مستعمل ہی ج آخر مین تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یای تحتانی اسکے ماقبل بھی زیادہ کردیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تہا اور یہ حرف تصغیر مین مفتوح ہوتا ہے اور سات معنے ذیل کے لئے بھی مستعمل ہی ان سب مین مکسور رہتا ہے اور ہا مختفی اوسکے آخر مین بہر حال لازم ہے

پھٹکری ۱۲ ۔ طبیب ۱۲ ۔ منسوب بہ کاشان ۱۲

لہ نام اول بادشاہ عجم ۔ ث بادشاہ توران افراسیاب ۱۲

لہ نام شخصی کہ اول در جہان بادشاہی کردہ ۱۲

۱ تعظیم	۲ حقارت	۳ بمعنے بسیار
یتیمو نگر تا چہ شاہی گرفت	ہے ہے چہ نشستی چہ برخاستی	چہ خرم کسے کو بہنگام دسے
۴ بمعنے علت		۵ بمعنے استفہام
مجو از شعلہ رخساران وفا ہرگز ٭ چہ آتش را نباشد بہرہ از آب		از عدم میپرسم انجام چہ آغاز کو
۶ بمعنے حسرت		۷ بمعنے تسویہ یعنے برابری
گر فلک یار من بودی چہ خوش بودی		چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

اور چنیں کا مختصر چہ بھی آتا ہے ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست س جب یہ فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے ج ایسی وقت مین استثنا لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہے استثنا لفظی جیسے ؎ گرچہ جہان جملہ بدیدی چو رند لیک جہان دیدہ نہ گشتی ہنوز + استثنا تقدیری جیسے ؎ اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است ٭ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی ۔ یعنے الا بوقت مصلحت

س حرف ح فارسی مین آتا ہے یا نہین ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا ہے اور حیز[1] و حال[2] جو لفظ فارسی کے مشہور ہین یہ اصل مین ہار ہوز سے تھے س حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے ج غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ[3] اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق اور ہار ہوز سے جیسے خجیر و ہجیر اور زار معجمہ سی مضارع مین اکثر تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سوخت سوزد س دال کس کس حرف سی تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہے ج تار فوقانی سے جیسے دراج تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر تبدیل ہوتی ہے اور جب دو دالین یا دال اور تے متصل واقع ہون تو حذف کر دیتے ہین جیسے

---

[1] بکسر اول بمعنے مخنث ۱۲ [2] بمعنے رقص و گوے چوگان ۱۲ [3] درختی کہ آتش آن بدیر ماند و آنرا آناد گویند ۱۲ ۔

سپید یو اور زو ترکہ اصل مین سپید دیو اور زود تر تھے - اور کبھی تخفیفاً وسط
کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کردیتے ہین جیسے شاباش اور ہرمز کہ اصل مین
شادباش اور ہرمزد تھے س ذال فارسی مین کہان واقع ہوا کرتی ہی
اور کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہے اور کس قاعدہ سے ج کلمات فارسی
کے اول مین نہین آتی وسط مین واقع ہوتی ہی اور دال مہملہ سے تبدیل
ہوجاتی ہے جیسے اُستاذ استاد - کاغذ کاغد اور اس کا قاعدہ
اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند + در معرض
دال ذال رابنشانند + ماقبل وے ار ساکن جز وای بود + دال است
وگرنہ ذال معجم خوانند س (ر) کہان محذوف اور کس حرف سی تبدیل
ہوتی ہے ج کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کردیتے ہین جیسے دختر سے دخت
اور ل سے بدل جاتی ہی جیسے نیلوفر سے نیلوفل س (ز) کی تبدیلی اور کیفیت بتاؤ
ج جیم تازی سی جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک پچشک
اور س مہملہ سے جیسے ایاز ایاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز گریغ تبدیل
ہوتی ہی اور کہین حذف ہوتی ہی جیسے آواز کو آوا کہتے ہین اور اسکے معنے
حروف مرکبہ مین معلوم ہونگے س (س) کس کس حرف سی تبدیل اور کہان سے
محذوف ہوتا ہے ج اسماء مین زاء معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے
جیسے فرستہ فرشتہ اور صاد سے جیسے قفس قفص - اور ہاء ہوز سی جیسے اماس
اماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس - خروچ بدل ہوتا ہی - اور مضارع مین
اس کی تبدیل کا حال بحث فعل مین شرح گذرا س (ش) کس کس حرف سی

ـہ [illegible]

تبدیل ہوتا ہے ج اسمار فارسی جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہے
جیسے کاش کاج ۔ مشک مسک ش س (س ش) کتنے معنے مین مستعمل ہے
ج بمعنی ضمیر مفعول جیسے ع بفرمود بفروختندش بسیم + ضمیر مضاف الیہ
سرش بمعنے خود ع نہد خور سہر طرف دامے زتارش ۔ افادہ حاصل مصدر
در آخر امر آمیزش نزائد ع کلاہ سعادت یکے بر سرش س حرف صاد کی
نسبت کچھہ بیان کرو ج یہہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہے اور صاد کرنا
صحیح کرنے سے کنایہ ہے اور صاد سے آنکھہ کو نسبت دیتے ہین س کوئی لفظ
فارسی ایسا بتاؤ جس مین ض ہو ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا عربی سے
خصوصیت رکھتا ہے س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف
سے تبدیل ہوجاتا ہے اور انمین سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہین
ج ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ خدشہ اور غ کاف فارسی اور زاء معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہے جیسے لغام ۔ لگام ۔ گریغ ۔ گریز ۔ اور ف بار موحدہ و بار فارسی
سے جیسے زبان ۔ زفان وگشتاسف وگشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے
جیسے تریاق تریاک قالیچہ غالیچہ اور ط ظ ع ق زبان عربی سے مخصوص ہین
س ک کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے
ج ہار مہملہ اور خار معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے خواجک دشامکچھہ شناماخچہ
اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اونکا
الف تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کاے ہین اور ضمیر کر اوپر
آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونون مین الف گر جاتا ہے جیسے ع کورا

خبرے نیست کہ از بام ودر افتد - اور حرکت الف کی ان سب صورتون مین ک
پر آجاتی ہے س ک کئے معنے مین مستعمل ہے ج انیس معنون مین شرطیہ جیسے
ع چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ٭ زقدر رفیعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشند مشتے
گدایان خیل - بمہمان دار السلامت طفیل ٭ بیانیہ ع صد شکر کہ برد نامہ
ام رنگ قبول بمعنے ہر کس ع گزندک انش نیاید پسند ٭ کہ ترسد کہ در
ملکش آید گزند علت ع زلشکر بود دور شاہنشہان - کہ یک تن بہ تنہا نگیر د جہان
بمعنے مثل نیست در دہر جفا کار کہ او بمعنے از - بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ
بمعنے بلکہ مکافات دشمن بہ بالش مکن ٭ کہ بخشش بر آوردہ باید زبن جواب قسم
حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست کہ ادعیہ یا استفہامیہ اے دل
بہ تپش رفتہ آخر بکہ رامے عطف اسے بباسپ تیز رو کہ بماند
کہ خر لنگ جان بمنزل برد دعائیہ بفضلت کہ باران رحمت ببار صلہ
ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید مفاجات گرہ مرغ کباب ست کہ
با بال و پر آید تردید یارب اینجا باشم کہ روم زائد اور انگفتم کہ بیا
تصغیر دخترک فاعلیت گوزک مفعولیت پیچک مصدری خوراک
س گ یعنے ک فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غ سے
جیسے گلولہ۔ غلولہ دال مہملہ سے جیسے آونگ آوند۔ جیم تازی سے جیسے گلنار
جلنار۔ اور اہالی ماوراء النہر کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے جنگ
جنک۔ س لام سے کس کو تشبیہ دیتے ہین اور کس حرف سے تبدیل
کرتے ہین ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین اور ر سے تبدیل کرتے ہین

جیسے چنال چنار س م سے اعضاے انسان مین کسکو تشبیہ دیتے ہین
ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س م کتنے معنون مین آتا ہی مع
امثلہ بتاؤ ج نو معنون مین ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع یکردیدم از عرصہ رود بار
ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع ازان داروے تلخ بہہش کنم ضمیر اضافی
ع گر تراد و ازز بانم لیس فی ولقے سواہ بمعنے ہستم ع دورم از حسن عمل
چون روسپیدی ازگناہ بمعنے خود ع نگویم بجز غیبت مادرم بمعنے نون
نفی بمکن . مرساد تعیش محل بکم . دوم زائد ع نے برسر راہشم مغیلان
علامت تانیث خانم س میم کس جگہہ حذف کیا جاتا ہے اور کس کس
حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس آوین تو
ایک حذف کردیتے جیسے ہمین کہ اصل مین ہیم من تھا اور نون اور خاء
معجمہ اور غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تجیم تجین برم برزخ
پیمانہ . پیغانہ . مخنبر . فخنبر س ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہین
ج چاہ زنخدان اور ابرو کو اُس سے تشبیہ دیتے ہین س ن کس کس
معنے کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہاء مخفی اور یاء
مجہول سے ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے اور کلام مین مکرر آنے سے مفید معنے
اثبات ہوتا ہے س تاکون تراصل مہات نخوانند . نشیند قضا ترجمہ لفظا ہم
یعنے ہرگاہ تراصل مہات خوانند قضا معنے اہم شنید س ن آخر کلمہ مین بعد
حروف علت یعنے مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہی اور کس کس حرف سے تبدیل
ہوتا ہی ج غنہ پڑہا جاتا ہی جیسے زبان . زبون . زمین اور میم سے تبدیل ہوتا ہی جیسے بان

پام اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش و پاداشن س واو کی قسم کا ہوتا ہی ج تین قسم کا
ہوتا ہی معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے نور مین مجہول جیسے شور مین اور معدولہ
جو پڑہنے مین نہین آتا جیسے خود اور خواجہ مین۔ اسکے بعد ان حروف مین سی ایک ہوتا ہی
ا د ر س ش ن ہ ی جیسے خواب خود خور خوست خوش اخوند خویلہ خویش اور واو سے
پہلے اکثر خار معجمہ آتی ہے جیسے مثالون سے ظاہر ہی س واو کتنے معنون مین مستعمل ہی
ج آٹھ معنون مین بیان ضمہ تو دو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ ع تو مخلوق و
آدم ہنوز آب و گل تصغیر جیسے پسرو ملازمت ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند
تفسیر ع زضعف و ناتوانائی رہائی۔ بمعنے بعید جیسے ع من و انکار شراب این
چہ حکایت باشد۔ یعنی از من بعید است زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند ولیکن اور
بار موحدہ اور بار فارسی اور فار اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت نبشت وام
پام یاوہ یافہ طاوس طاووس۔ محذوف جیسے ہوش ہش س ہ کی قسم ہی
ہر ایک مع تعریف بتاو ج دو قسم ہی ایک اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو
مختفی کہتے ہین س ہار اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہی ج ہار اصلی حالت جمع مین
بحال رہتی ہی جیسے گرہ گرہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہو جاتی
ہی جیسے زرہک زرہ من اور ہار وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی اور صرف چار جگہ
اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہے یعنی کہ چہ نہ سہ مین س ہار وصلی کتنے معنے مین آتی ہی
ج بارہ معنون مین آتی ہی زائد گفتہ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ۔ مجہولی
گفتہ نشد مفعولی بستہ۔ در نسبت تعین۔ مدت یک روزہ لیاقت بعد الف
و نون شاہانہ تشبیہ دندانہ تخصیص پشمینہ۔ فاعلی زنندہ اور بعض ہا

بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زندگان۔ ہائے صفت پیادہ سوارہ عطفی واتصالی۔ آمدہ رفت۔ س ہا رکس کس حرف سی تبدیل ہوجاتی ہے ج کاف فارسی۔ یار تحتانی کاف تازی سے بدل جاتی ہی جیسے شرمندہ سے شرمندگی اور شاہگان سے شائگان خاملک تصغیر خامہ اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینۂ زر س ی کی اقسام مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج اوسکی دو قسمین ہین معروف جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو جیسے کردی مین اور مجہول جس کے ماقبل کسرۂ خالص نہو جیسے آمدے صیغہ تمنائی مین س یار معروف کتنے معنے مین آتی ہے ج پانچ معنون مین اول مصدری جیسے پارسائی۔ دوم خطابی جیسے ع میاموز جز علم گر عاقلی سوم نسبت جیسے ہندی چہارم متکلم جیسے ملاذی پنجم لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہے ج اسکا قاعدہ اکثر تو یہی ہی کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہے جیسے ہندی اور عربی وغیرہ مگر جس اسم کے آخر مین الف مقصورہ ہوتا ہے اسکو واو سے بدل لیتے ہین جیسے مرتضی سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہین جیسے عیسائی اور اگر آخر اسم مین ی یا ہ مختفی ہوتی ہے تو وہ واو سے بدل جاتی ہی جیسے دہلی سی دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کر دیتے ہین جیسے مکہ سی مکی اور کبھی ہ پر ہمزہ لکھدیتے ہین اور ی تلفظ مین رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ اور نقرہ سے نقرۂ اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہین جیسے پروگی اور کبھی ی نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہین جیسے حق سے حقانی اور

بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسمار مین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کے لئے ین بھی آتا ہی جیسے آہنین س اوس مین اور صرف ی مین کیا فرق ہے ج ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجۂ آہنین اور ی صرف نسبت کے لئے مستعمل ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ ی کی نسبت اس موصوف کے لئے بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرۂ اور تیغ آہنی س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہی ج اصل مین کچھ فرق نہین مگر اصطلاح مین پیروان عیسیٰ کو عیسائی کہتے ہین اور دوسری چیزین جو آپکی طرف منسوب ہین انکو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یار مجہول کس معنی کا فائدہ دیتی ہی ج آٹھ معنون کا۔ اول وحدت جیسے ؎ خردمند مردے در اقصائے شام۔ دویم ایمائی یا توصیفی جیسے ؎ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت سویم تنکیر جیسے ؎ برون زانکہ یاری گری خواستی۔ چہارم۔ استمراری جیسے گفتندے۔ پنجم۔ تعظیم جیسے زید مردیست۔ ششم زاید جیسے یکے بسے وغیرہ۔ ہفتم یار امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب ہشتم مفید معنے امر جیسے ع فرد اصمد ا بندہ نوازا رحمے۔ اے رحم کن۔ س یار مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور ہار مہلہ سی جیسے ارام بیارام شاہگان وشایگان

یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہی

حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہین اور اُن سے کیا غرض ہے ج وہ حرف یہ ہین از با ب تا برائے بہر پئے اور کبھی ان تین پچھلون پر از زیادہ کرکی ازبرای وغیرہ کہتے ہین در اندر بر اور جا اونکے معنے ہین ہو اور اُن سے غرض یہ ہوتی ہی کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنے اسم پر پہونچاتے ہین یا دو کلمونکے ربط کے لئی آتے ہین اور کاف تشبیہ اور من اور علی اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے ج آٹھ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہے اول تبعیض جیسے مردی از میان دوم علت جیسے از خوف دشمنان سوم بیانیہ جیسے تخت از طلا چہارم ابتدا جیسے از سند تا سند پنجم بمعنے بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی میکند ششم استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت ۔ ہفتم بمعنے در جیسے ع کادم ان چہل روز گردد تمام ہشتم بمعنے را جیسے از دولت بہ نیکی یاد میکند ۔ اور واضح ہو کہ از کا الف بھی گرانا جائز ہے اور یہہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہی اور اگر یہ حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُنکا الف گرا کر اُس کی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے ازو اور ازان کو زو اور زان کہتے ہین س با کتنے معنون مین مستعمل ہے ج جو معانی بار موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین اوسی قدر با کے معنے سمجھو س تا کتنے معنون مین آتا ہے ج نو معنون مین ۔ اول ابتدا جیسے ع تا تو رفتی زبرم اے گل بستان پدر ۔ دوم انتہا جیسے ع کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ۔ سوم شرط جیسے ع تا مجمع امکان

ودر جوبت ننوشتند۔ چہارم علت جیسے ع بیا و کس نیایم تا نباشم بار خاطر ہا۔ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی۔ ششم بمعنے عدد جیسے ع مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود۔ ہفتم بیانیہ جیسے ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد۔ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا۔ ہشتم تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدان اے مغرور نہم جلدی سے ایک امر کا دوسرے کے بعد ہونا یعنے بمعنے ہماندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من۔ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہین اور کتنے معنو نمین آتا ہی ج یہ حرف جار اوسی صورت مین ہوتا ہے کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے س خدا رالکن یکنظر سوے ما۔ اور علامت مفعول کے لئے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستان را کجا کنی محروم۔ اور اس صورت مین کبھی محذوف کر دیتے ہین جیسے ع گو اجابت لب تا مین باز کن۔ اور کبھی علامت اضافت کے لئے آتا ہی جیسے ع ای داغ بر دل از غم خال تو لالہ را۔ یعنے بر دل لالہ۔ اور بعد از اور برائے اور از پے کے زائد آتا ہے جیسے ع کس نمے بینم ز خاص و عام را س حروف عاطفہ مع تعریف بتاؤ ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملو نکے درمیان آکر انکو ایک حکم مین شامل کردین اور وہ واو پس سپس دگر دیگر ہم نیز ہین جیسے زید و عمرو آمد اور شبا روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنی آمد و گفت اور کلمات اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لئے مستعمل ہین س تردید کسکو کہتے ہین اور اسکے لئے کونسا حرف مستعمل ہے ج حرف تردید وہ ہے جسکے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ مین سی

ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لیئے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کہ بھی
جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسم اور کبھی اگر بھی تردید کے لیئے
آتا ہی س اضراب کے معنے اور اسکے حروف کیا ہین ج اضراب کے معنی
ہاں ایک حکم سے اعراض کرکے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہی اور اُسکے
مستعمل ہین س حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہرگاہ ہرکہ چون
اسمار موصولہ مثل ہرکہ اور ہرچہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا
دیتے ہین س حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ
ازین ہمہ ازین سبب بنابر لہذا تا س زیرا اور چرا کی ترکیب کسطرح ہے
ج اصل ہین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین س
حروف استثنار کیا ہین مع تعریف واقسام استثنار بتلاؤ ج الا مگر غیر سوائے
جز بجز دون بدون وراے ماوراے ماسواے بغیر اور استثنار جماعت مین
سے ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہین پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے ہین
اسکو مستثنیٰ منہ اور چیز کو مستثنیٰ کہتے ہین اور استثنار کی دو قسمین ہین ایک
متصل جسمین مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد مگر زید
دوسری منقطع یا منفصل جس ہین دونون ایک جنس نہون جیسے بادشاہ خلعت
بخشید مگر جاگیر س حروف استدراک مع تعریف و امثلہ بتاو ج حروف استدراک
وہ ہین جنسے کلام سابق کا شبہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک و لیکن
ولیک و لے ہین س حروف ندا کیا ہین ج اے یا آیا شروع مین اور
الف آخر اسما مین اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہین اُسے منادی

کہتے ہین س حروف استفہام بیانکرو ج چیز کے لئے چہ اور حیثیت اور شخص کے لئے
کہ اور کمیت اور کدام اور مقام کے لئے کجا اور کو اور وقت کے لئے کے اور کیفیت کے لئے
چون اور چگونہ اور سبب کے لئے چرا بولتے ہین س یا حروف تشبیہ اور ادات کہ
چو ہمچنان ہمچنین چنانچہ مثل ہمچو مانند پنداری گویا گوئی
کردار آنہ سان وان دیس وش فش وند آونا
ہین ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا پس
مشبہ اور جسکے ساتھ مانند کرتے ہین اسے مشبہ بہ ہے
ہمچو ماہ است - مین رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ س شک کے لیے
کون کلمات مستعمل ہین ج آیا شاید باشد بود س حروف نسبت کیا ہین
ج ین ہ ی معروف گان آنہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان سالانہ اور
کبھی ان اور ن اور اک اور یہ نسبت کے لئے آتے ہین جیسے ایران اور
جوشن اور مغاک اور سیبہ یہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج الا ہان
ہین - جملہ کے پیشتر آتے ہین س حروف تحسین بتلاؤ ج زہے خہے مرحبا
حبذا شاباس واہ وا آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ کے لئے
وا شروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وازیدا س حروف نفی
کیا ہین ج نے نہ نا نے س حروف تمنا بیان کرو ج کاش - کاشکے
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحبی
کے معنی مین کونسے حرف آتے ہین ج گار ور مند آخر اسما مین جیسے ستمگار بہرہ ور خردمند
س حروف فاعلیت کے معنے کے مفید کون سے ہین ج گر ان ار آخر اسما مین

س ظرفیت کے لئے کون سے حروف ہین ج بار زا سار ستان وان کدہ ونداخر اسماء مین س کثرت کے لئے کونسے حروف ہین ج لاخ زار سار آخر اسماء مین س محافظت کے لئے کونسے حروف ہین ج دار وان گیر آخر اسماء مین س لیاقت کے کونسے حروف ہین ج ی وار انہ گان آخر اسماء مین س حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کونسے ہین ج ناک گین اگین سار آخر اسماء مین س کونسے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک چہ ویزہ آخر اسماء مین س رنگ کے لئے کونسے حروف مستعمل ہین ج دام فام یام گون گونہ آخر اسماء مین اور جردہ اور جرنہ صرف لفظ سیاہ کے بعد س شرکت کا مفید کونسا حرف ہی ج ہم اسماء کے شروع مین فائدہ شرکت کا دیتا ہی جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتی ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انہین نحو کہتی ہین س غرض نحو سے کیا ہی اور اسکا موضوع کیا ج غرض اس سی یہ ہی کہ ترکیب کلمات مین خطا واقع نہو اور مطلب عبارت بسہولت سمجہہ لیا جاوی اور اسکا موضوع کلام ہی

فصل اول مفرد اور مرکب کی ذکر مین

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو ج لفظ اس اواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہے تو موضوع جیسے کتاب اور بے معنی ہی تو مہمل کہلاویگا جیسے ویز س علم اور اسم جنس کسکو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد کی ایک

معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اسکو علم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس کہتے ہین س لفظ مشترک کسکو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک معنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اسکو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل بوجہ دخل کے معنے مین آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی وہ مفرد ہے جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہوگئی ہون جیسی لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہین اور منقول اصطلاحی وہ ہی جسے کسی اور جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و نحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنے کے معنے مین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ بامعنی جسمین کوئی زمانہ ہو س معنی حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے کسی معنی کے لئے موضوع کیا ہی اگر استعمال اسکا انہین معنون مین ہو تو حقیقی کہین گے جیسے حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی مراد لین اور اگر کسی دوسرے معنی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اس دوسرے معنی کو مجازی کہین گے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی مراد لین س مجاز کی کتنی قسمین ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہی تو ایسی مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین اور اگر سوای تشبیہ کے کوئی اور علاقہ ہو تو اوسکو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اسمین نہر سے پانی مراد ہے باعتبار ظرفیت کے اور اس طرح کے علاقے بہت ہین بعضون نے پچیس شمار کئے ہین بعض کو یہان نقل کئے دیتے ہین۔

اول ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اوپر گذری۔ دوم اسکا عکس جیسی مغز او خواہم شکست یعنی سر ش۔ سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسی ابر خوب بارید یعنی باران چہارم اسکا عکس جیسی تشنہ خوردہ

یعنی شراب پنجم جز بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برای جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع
برای انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہین امروز سخاوت بمرد
ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہین قصاب یعنی ستمگر نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا
کہین اور فردا قیامت مراد لین دہم اسکا عکس جیسے غصہ مین کہین روی زشت خود را دور دار
یعنی چہرہ روبرو مکن یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے را موسیٰ دوازدہم اسکا
عکس جیسے مخاطب کو کہین عاقل را اشارہ بس است سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف کا
حذف کرنا جیسے تمام شہر از ور در خروش است یعنی اہل شہر چہاردہم باعتبار آیندہ کے بولدینا
جیسے طالبعلم کو مولوی یا منشی کہین پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹونکو
لڑکا کہدیتے ہین شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کی جگہہ بولنا جیسے اندہے کو بصیر
کہتے ہین ہفدہم مصدر کو بمعنے فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم
کہین معلوم مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنون مین کچہہ علاقہ نہو تو اسکو مجاز مرسل کہتے
ہین جیسے خر کہین اور احمق مراد لین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنی ہون جیسے
خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید اور اسے
جملہ اور کلام بھی کہتے ہین دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہین پس اگر سننے والیکو مرکب
سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہے جیسے سبق بخوان اور نہین تو ناقص جیسے کتاب من س مرکب
ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین اول اضافی۔ دوم توصیفی۔ سوم امتزاجی۔ چہارم غیر امتزاجی
س مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اسکی کے قسمین ہین ج مرکب اضافی وہ ہے جو
مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف۔ مضاف الیہ کے جاننا
ضرور ہین پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کیطرف نسبت کرنے کو کہتے ہین جیسے مرد نیک

سوم اعلے جیسے شیرین ترین اس کیسے اسمار صفت کا فائدہ دیتے ہین ج وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے ماہر و خوشخوی گلفشان کم عقل دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہے اور اسکے کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اوسکو کہتے ہین جسمین دو کلمی ملکر ایک ہو جائین جدا جدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اوسکا دوسرا جز علحدہ معنی مستقل نرکہتا ہو اور اسکی دو قسمین ہین اول وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور دانش دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور یہ کئی معنون کا فائدہ دیتے ہین اول فاعلیت جیسے آہنگر دوم نسبت جیسے زرین سوم لیاقت جیسے دادنی چہارم تشبیہ جیسے آسمان پنجم محافظت جیسے ساربان ششم بمعنے صاحب جیسے خردمند ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ ہشتم تصغیر جیسے طفلک نہم اتصال جیسے خوابناک دہم ظرفیت جیسے نمکدان س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج مرکب غیر امتزاجی وہ ہی کہ اوسکے کلمات جدا جدا معلوم اور با معنے ہون اور اوسکی کئی قسمین ہین ایک وہ ترکیب جو الفاظ مقید بمعنے رنگ کے ساتھ مرکب ہو جیسے سبز رنگ گلگون ۔ لالہ فام سیہ چردہ[1] ۔ دوم مرکب تمیزی جس مین ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو چمچہ دروغ وغیرہ ۔ سوم وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے اینجہان وغیرہ ۔ چہارم جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن یا کوئی اسم جامد کسی

مرکب امتزاجی

[1] لفظ چردہ بضم جیم فارسی بمعنی آب و رنگ ۱۲

مرکب غیر امتزاجی

عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دیے جیسے یکسر تمام لشکر۔ پنجم۔ ترکیب جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید۔ اور اس مین مرکب تعدادی بھی داخل ہی جیسے بست و یک وغیرہ۔ ششم۔ ترکیب اتصالی جس مین دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جاوین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم۔ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت۔ ہشتم۔ ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔ نہم۔ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کارروان۔

س اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنی کا فائدہ دیتے ہین۔ ج اول فاعلیت جیسے روح افزا۔ دوم مفعولیت جیسے دلپذیر۔ سوم مصدریت جیسے قدمبوس۔ چہارم۔ اسم آلہ جیسے قطرزن۔ پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز۔ س کوئی مثال مرکب غیر مفید کی بتلاؤ۔ ج پسر زید سلیم الطبع مراد خان۔ اور قاتل خونریز خنجر بکف

فصل دوم جملہ یعنی مرکب تام کے بیان مین

س کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہوتے ہین کیا حیثیت رکھتے ہین اور اُسکی کے قسمین ہین۔ ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہی خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً۔ اور اُسکی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ۔

س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے اور اُنکے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین۔

ج جملہ مین ہمیشہ دو جز ضرور ہین ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنے اُس کے اجزا مین سے جو کسی چیز کیطرف نسبت کیا جاوے اوسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہین اور جس کیطرف نسبت کرین اُسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور اُنکے

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہے۔ س۔ اسناد کس کو کہتے ہین اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہی اور کون مسند الیہ ج اسناد ایک کلمہ کا دوسری طرف ایسی طرح نسبت کرتا ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہو سکتا ہی جیسے زید دانا است اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہی مسند الیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ س بیا اور اے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین ایک لفظ ہی مگر تقدیراً دو ہین کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اُس مین مستتر ہی اور ایسے ہی اے زید کے معنے ہین میخوانم زید را پس بیا جملہ فعلیہ ہے اور اے زید بھی قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام معہ تعریف بتاؤ ج جملہ فعلیہ وہ ہی جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ فعل مسند ہوتا ہے اور فاعل مسند الیہ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف فاعل پر تمام ہو جائیگا جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول کو بھی چاہیگا جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کسکو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ مین اوسکے فاعل کا کیا نام ہے ج۔ جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی محتاج ہو اوسکو ناقص کہتے ہین اور اُس کے فاعل کو فعل ناقص کا اسم اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہی شد کا اور عالم خبر س سوا افعال ناقصہ کے اورونکو کیا کہتے ہین ج وہ افعال تام کہلاتی ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نرہے تو اسصورت مین وہ بھی تام کہلائینگے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہی س۔ جملہ فعلیہ مین اگر فعل

مجہول ہو تو اُسکا فاعل نہین ہو گا پھر جملہ کیسے بنیگا ج فعل اگر مجہول ہوگا تو متعدی
ضرور ہو گا پس اُسکے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کر دیتے ہین اور اُسکو مفعول
مالم یسم فاعلہ اوس فعل کا کہتے ہین۔ اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسکو
کر کے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد مین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب
اُسکا مفعول مالم یسم فاعلہ دونو ملکر جملہ فعلیہ ہوا س فاعل کی تعریف کیا ہی اور اُسمین

فاعل

اور اسم فاعل مین کیا فرق ہی ج فاعل وہ ذات ہی جس سی کوئی فعل صادر ہو
یا اوسکے ساتھ قایم ہو یعنے جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو
مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین پس فاعل بجای سمی کے ہی
اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین اتحاد شرط ہی
ج وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک سی ہونے
چاہئین جیسے او مے آید ما مے آئیم۔ مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہی تو جمع مین
بھی فعل واحد لا سکتے ہین جیسے سخنہا درمیان آمد بجاے آمدند س مفعول بہ کس کو

مفعول

کہتے ہین اور اُس مین کیا کیا چیز داخل ہے۔ ج مفعول بہ وہ ذات ہے
جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین مین کتاب مفعول بہ ہی
اور منادی اور مندوب اور محذر منہ۔ مفعول بہ مین داخل ہین یعنے یہ بھی فعل
محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے اے زید اصل مین ہی میخوانم زیدرا
لیکن فعل اور فاعل کو حذف کر کے حرف ندا کو اوسکے قایم مقام کر دیا اسیطرح
آہ زید[1] اور دزد دزد[2] مین سے فعل حذف ہو گیا اور اول مین حرف ندبہ
اور دوسرے مین مکرر لانا مفعول بہ کا قایم مقام فعل کے ہی س مفعول بہ کے

[1] اسکی اصل ہے افسوس میکنم زیدرا۔ ۱۲
[2] اسکی اصل ہی ببین دزد را و بترس ازو۔

سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہاں فارسی مین تین اور مفعول ہوتی ہین اول مفعول مطلق یعنے فعل کے ساتھ اوسکا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربی میزند اور اسطرح لانے سے فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصلمصدر کو مضاف لائین تو مفعول مطلق سے فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیرے نشینم یعنے امیرون کی سی بیٹھک دوم مفعول فیہ یعنے فعل کے ہونے کی جگہہ یا وقت اول کو ظرف مکان اور دوم کو ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہے اور کجا ظرف مکان سوم مفعول لہ جسکے سبب سے فعل کیا جاے اُسکی بھی دو قسمین ہین ایک یہ کہ اوسکے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانتہ راست گفتم یعنے بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو جیسے زید آداب را زوم یعنے براے حصول ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے ج ان کو فضلہ اور زائد اور متعلق فعل کہتے ہین س سواے ان مفعولونکے اور کونسی فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاؤ۔ ج وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی حروف جارہ مع ان اسماء کے جنپر وہ داخل ہون ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنے مصدر و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونیکی صلاحیت نہین رکھتے جیسے از سند تا چین رفتم اسمین از سند اور تا چین دونون جار اور مجرور ہین او متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف مانتے ہین جیسے ع بنام ایزد و دانائے اکبر۔ کہ جار و مجرور ابتدا مے کنم محذوف کے متعلق ہین دوم حال یعنے وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے

اور جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اوسکو ذوالحال کہین گے اور ذوالحال اور حال ملکر فعل کا فعل یا مفعول ہوگا مثلا زید خندان مے آمد مین زید ذوالحال ہی اور خندان اوسکا حال اور دونو ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان دیدم مین آفتاب ذوالحال ہے اور تابان اوسکا حال اور دونون ملکر مفعول ہین دیدم کے۔ اور عربی مین تمیز اور مستثنے بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ ہمیشہ فضلہ نہین پڑتے چنانچہ آگے معلوم ہوگا س جملہ فعلیہ مین سے کس کس مقام پر فعل محذوف ہوتا ہی ج ایک جواب استفہام مین سی فعل کو حذف کر دیتے ہین جیسے کوئی کہے کہ آمد اوسکے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف ہے اور کبھی فعل و فاعل دونون محذوف ہوتے ہین جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زند اور اوسکے جواب مین کہا جاوے بکر را تو یہان سے زد زید بقرینہ سوال محذوف کردیا ہے دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنے قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہی جیسے ع بنام جہاندار جان آفرین۔ کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے اور بخدا کے پہلے قسم میخورم۔ سوم ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اسکی مثال مذکور ہو چکی س جملہ اسمیہ اور اسکے اجزا کے نام مع تعریف بتلاو ج جملہ اسمیہ وہ ہی جو دو اسمون سے بنے انمین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا کی پہچان یہ ہی کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات مبتدا ہے س رابطہ کسے کہتے ہین اور اس کا کیا حال ہی ج وہ لفظ جس سے مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہو جاتا ہے اوسے رابطہ کہتے ہین اور وہ فارسی مین چھہ ہین ست۔ ند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔ اور اکثر خبر کے بعد

آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است و مردمان عاقل اند اور اگر خبر کے آخر مین الف یاہ ہوتی ہی تو روابط سے پہلے الف زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند س کیا مبتدا کبھی محذوف بھی ہوجاتا ہی ج ہان بقرینۂ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کردیتے ہین جیسے کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست ۔ اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہوگیا ہے س جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ اُسکو کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنے جو جملہ اُس نے زبان سے نکالا ہی اُسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ خبریہ کے لئے ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہے جسکے ساتھ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جاسے اور جملہ انشائیہ وہ ہی کہ اوسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنے اوس مین کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جسکی مطابقت سے اوسکو سچا اور غیر مطابقت سی جھوٹا کہا جاوی بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی کیفیت بیان نہین کرتا اور جملہ انشائیہ کی نو قسمین ہین اول امر جیسے بزن دوم نہی مزن سوم تمنی کاش عالم شدمی ۔ چہارم ندا ۔ اے کریم کرم کن ۔ پنجم قسم ۔ بخدا کہ روبتا نہ بینم ششم تعجب ۔ چہ گویا است زید ۔ ہفتم استفہام ۔ چہ مے کنی ۔ ہشتم عرض یعنے کسی کام کا شوق دلانا جیسے ۔ مطالعہ بیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید ۔ نہم عقود یعنے معاملات داد و ستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ شش سی فروختم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم س کون کون جملہ بغیر دوسرے

ترکیب جملہ کا بیان

جملہ کے تمام نہین ہوتا ج اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کی (جسے جواب ندا کہتے ہین) تمام نہین ہوتا جیسے اے رحیم رحم کن - اسمین دوسرا جملہ یعنے رحم کن جواب ندا ہے دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد سوم شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسے اگر فتی جان بسلامت بردی اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کردیتے ہین جیسے ع ترا گر با قضا یارای جنگ است - مین بجنگ محذوف ہے س ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کے قسمین ہین مع تعریف و مثال بتلاؤ ج اول مستانفہ جو ابتداء کلام مین واقع ہو جیسے علم خزینہ ایست مقفل - دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ مین آجاوے اور اُس سے کچھہ علاقہ نرکھتا ہو جیسے دوست من خدایش بیامرزد خوب بود اسمین خدایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے - سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے واقع ہو اور اُس جملے کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جسکو بیانیہ کہتے ہین پس یہ جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کردیتے ہین جیسے زید کہ فاضل است کجاست اصل اسکی ہے - زید کہ او فاضل است کجاست اور اگر مبین کا بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے دوست من این طالب علم است کہ کتابش خوب ست کتابش مبتدا مذکور ہے اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے کہ جملہ مبینہ بھی ہوا کرتا ہے جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت - چہارم قسمیہ جو قسم اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہے جیسے ع بخدا کہ وجب آمد ز تو احتراز کردن پنجم شرطیہ یہہ دو جملون سے بنتا ہے اول کو شرط کہتے ہین جسپر حرف شرط ہوتا ہے اور دوسرے کو جزا جیسے فردا اگر بیائی اکرام خواہم کرد ششم معللہ جو سبب کلام

سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف وزدان بود۔ ہفتم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر است وہر متغیر حادث ست یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہے اور بطور قواعد منطقیہ لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کرکے جملہ بنائین تو عالم حادث است رہتا ہے پس عالم حادث ست جملہ نتیجہ ہے ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد وخالد رفت اسمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہے نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے ای کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کی عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم در انجا سوداگرے دیدم۔ یازدہم۔ دعائیہ جیسے عمرت دراز باد

فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین

جو کہ قواعد فارسی کے سب مولفون نے سوا اسکے کہ چند مثالون کی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہے زیادہ نہین لکھی اس لئے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجہتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے اب بہت سی نظم ونثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو سب طرحکے جملونکی ترکیب کہنا آسان ہوجائے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنے مین مدد کرین مذکور کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہے یا اسمیہ یعنے جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اوسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہے تو دیکہنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی اگر لازم ہو تو اُس کا فاعل تلاش کرین او متعدی مین فاعل اور مفعول بہ دونون کو تلاش کرین اور اُسکے اجزا کو جدا جدا کہین کہ یہ فعل ہے اور اُسکا فاعل یہ ہے اور اگر کوئی او مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اوسکو بھی بیان کرو اور پہر سکو ملا کر جملہ فعلیہ کہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اوسکے اجزا کو علحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اسکا بھی نام لو اور سکو ملا کر جملہ اسمیہ کہو ہم

جملہ کو دیکھین کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہوسکتا ہو تو اُسکو جملہ خبریہ کہو ورنہ جملہ انشائیہ اور جس جگھہ جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُسکو معلوم کرو کہ صلہ ہی یا وصف ہی یا محض بیان ہی اور پھر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیئے اسیطرح جب سب اجزا معلوم ہوجائین توسبکو ملاکر ترکیب کہنا چاہیئے اور نیز ترکیب کہنے مین قاعدہ ہای مفصلۂ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہئے

(۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ملاوین تو اُسکے جواب مین جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت کے معنے گیا کے ساتھ جب لفظ کون ملادین تو زید جواب مین واقع ہوگا اور یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھ کس نے لگادین تو اُسکے جواب مین عمرو کہا جاویگا پس عمرو فاعل ہے اور علے ہذا القیاس ہر فعل معروف مین یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھ کون یا کیا ملادین تو اُسکے جواب مین مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنی افعال کے ساتھ الفاظ مذکور ملاکر سمجھ لینا چاہیئے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول مین جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اُسے مفعول مالم یسم فاعلہ جانو اور جو کیا کے جواب مین آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد مین زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے۔

(۳) جب فعل معروف کے ساتھ کس کو یا کیا ملادین تو جواب مین مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین اور جیسے

فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب مین واقع ہوا کرتا ہے جیسے زید را دانا دانستم اس مین زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے

(۴) جب فعل کے معنے کے ساتھ کب یا کہان ملادین تو اُسکے جواب مین مفعول فیہ واقع ہوگا اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب مین کب کے واقع ہوتا ہے اُسے ظرف زمان کہتے ہین اور کہان کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحر گاہ زید را بالای بام کشتم۔ اس مثال مین سحر اور بام مفعول فیہ ہین

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کسواسطے یا کس سبب سے یا کیون ملادین تو اُس کے جواب مین مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زید را تادیبًا زدم۔ اس مثال مین تادیبًا مفعول لہ ہے۔

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملادین تو اوس کے جواب مین مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالون مین زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہے اور انمین سے اول تاکید دوسرا وضع تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔

(۷) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت مین یا کیونکر ملادین تو اُسکے جواب مین حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم اس مین تشنہ حال ہے اور زید ذو الحال۔

(۸) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کسکا یا کسکے یا کس کی ملاکر سوال کرین

تو اوسکے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے
غلام زید نزہ عمر و کتاب بکر - ان مثالون مین سمجھہ لینا چاہئیے -
(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھہ لفظ کیسا کیسے کیسی ملا دین تو اسکے
جواب مین صفت واقع ہوگی اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک
جوان عاقل - زن خوشخو
(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھہ کیا ہے ملا کر سوال کرین تو اوسکے جواب مین خبر واقع
ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید دانا ست یعنی
جب کہین کہ زید کیا ہے تو دانا اوسکے جواب مین واقع ہوگا پس زید مبتدا
اور دانا خبر ہے -
(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنے کے ساتھہ - کیا چیز یا کس چیز کے یا
کس چیز سے کو ملا کر سوال کرین تو اوسکے جواب مین تمیز واقع ہوگی اور اس وقت مین
پہلے اسم کو ممیز کہین گے جیسے یکمشت خاک پس یکمشت ترکیب تعدادی ممیز ہوا اور خاک
تمیز اور علے ہذا القیاس دو پیمانہ شراب اور یک رطل جو وغیرہ
(۱۲) جب دو یا کئی اسمونکے بعد کون ہے ملا کر سوال کرین تو اوسکے جواب مین
بدل واقع ہوگا اور اوسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خانصاحب مشفق
مہربان نور خان مین نور خان بدل اور اول کے اسما ترکیب توصیفی
مبدل منہ ہین -

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین ج جب دو اسمون سے
ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسری کو بدل کہتے ہین

رقم
باب

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جس مین معنے بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل بعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ کے معنے کے جز ہون جیسے زید پایش شکست مین پایش بدل بعض ہے سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اسکو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جاوے جیسے بمشہد میروم بشیراز - اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم دونون مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اوسکے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے ع

بمشہد میروم نے نے بشیراز -

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسمار اس طرح کے ہین کہ وے بدون دوسری چیزونکے ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنے نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر فاعل نہ مفعول تو اب اسکا احوال مفصل سننا چاہیئے اول مضاف ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونون ملکر ہوتے ہین مثلاً اونکے مبتدا ہونے کی مثال ع ترک احسان خواجہ اولے تر کا حتمال جفای بوابان ترکیب اسکی یہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ پھر دونون مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کے یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولی تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفاے بوابان مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئی اولے تر خبر کے - است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضاے خداست۔ ترکیب راستی مبتدا
موجب مضاف رضاے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ
ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
فاعل ہونے کی مثال ع سوز جگر گداز دل من زحد گذشت، ترکیب گذشت
فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دل من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف
اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت
کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
مفعول ہونے کی مثال ع بعہد تو مے بینیم آرام خلق۔ ترکیب می بینیم فعل
بافاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر
مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر
جملہ فعلیہ ہوا۔
دوم۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔
مبتدا ہونے کی مثال ؎ در بیابان فقیر سوختہ را شلغم پختہ بہ زنقرہ خام
ترکیب شلغم موصوف پختہ صفت۔ یہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف
خام صفت۔ صفت و موصوف ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے
اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ
مین بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر

متعلق ہوئے۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفت احوال ما برق جہانست۔ ترکیب۔ بگفت فعل اور ضمیر اس میں جو پیر کی طرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل۔ احوال ما بترکیب اضافی مبتدا برق موصوف جہان بکسر جیم صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا بگفت کا فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکش تند خو۔ ترکیب۔ فتد فعل مضارع سرکش موصوف تندخو بترکیب توصیفی صفت۔ موصوف وصفت ملکر فاعل ہوئے ب جار گردن مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال سے بادر سایۂ درختانش + گسترانید فرش بوقلمون + ترکیب۔ گسترانید فعل باد اس کا فاعل فرش موصوف۔ بوقلمون صفت موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے در جار سایہ مضاف۔ درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئی جار کے جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوم سوم۔ موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست۔ ترکیب۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس میں پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ

ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا نیکو خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ این مرد کسے ست کہ دلیشب دیدہ بودی۔ ترکیب۔ این مرد مبتدا کسے اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل با فاعل اور اور مفعول بہ محذوف اور دلیشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ؎ کسیکہ تشنہ لب ناز تست میداند، کہ موج آبحیات است جبین پیشانی۔ ترکیب میداند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا او او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف ناز مضاف تو مضاف الیہ یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور یہ مرکب اضافی خبر ہوا ست علامت جملہ اسمیہ کی پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف مبین کاف بیانیہ موج آبحیات مرکب اضافی خبر مقدم جبین پیشانی مرکب اضافی مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ع ہر آنچہ کہ میبایدت پیش گیر۔ ترکیب۔ ہر آنچہ اسم موصول کاف صلہ کا میباید فعل ضمیر اُس مین مستتر وہ اُسکا فاعل ت مجرور

حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور مسلکر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر مفعول بہ ہوا فعل مرکب پیش گیر کا پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم

چہارم۔ معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب وحکیم است بیداے برادر۔ ترکیب طبیب معطوف علیہ واو حرف عطف حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

خبر ہونے کی مثال ع بگفتا کہ اینست تاج وکلاہ۔ ترکیب۔ این مبتدا۔ تاج معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونوں ملکر خبر است رابطہ۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا اور فاعل اسکا ضمیر مستتر ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی وبدنامی آید زجور۔ ترکیب آید فعل خرابی معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونوں ملکر فاعل ہوی فعل کے ز جار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل وفیروزہ در صلب سنگ۔ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف ملکر مفعول بہ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔

پانچواں عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال - دو کس موجود اند - ترکیب - دو عدد و کس معدود
معدود و عدد ملکر مبتدا موجود خبر اند رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا
خبر ہونے کی مثال - ما دَہ جوانیم - ترکیب - ما مبتدا دہ جوان عدود معدود ملکر
خبر اسمیہ [illegible]

فاعل ہونے کی مثال - صد درہم نزدم فراہم آمد - ترکیب - فراہم آمد
فعل صد عدد درہم معدود ملکر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ - مضاف
و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا
مفعول ہونے کی مثال - ہزار دینار فراہم آوردم - ترکیب فراہم آوردم
فعل مرکب با فاعل ہزار دینار عدد معدود ملکر مفعول بہ ہوا پس فعل و فاعل
و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا
چھٹا - ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے -
مبتدا ہونے کی مثال - دو پیمانہ شراب موجود است - ترکیب - دو پیمانہ عدد
معدود ملکر ممیز شراب تمیز - ممیز و تمیز ملکر مبتدا موجود خبر است علامت
جملہ اسمیہ کی
خبر ہونے کی مثال - اینست دہ من شکر - ترکیب - این مبتدا دہ من ترکیب
تعدادی ممیز شکر تمیز ممیز ساتھ تمیز اپنے کے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی
فاعل ہونے کی مثال نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد - ترکیب - نزدم
ترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز ترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز ممیز تمیز
ملکر فاعل فراہم آمد فعل کے

مفعول ہونے کی مثال - ہیجمثقال عنبر بیار - ترکیب - بیار - فعل با فاعل پنج
مثقال ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز - ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ ہوئے -
فائدہ کبھی تمیز نسبت سے ہواکرتی ہے جیسے کہین کہ زید را احمد اشتم یہان
عمداً تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کیطرف ہے -

ہفتم

ساتوان مستثنیٰ منہ ہے کہ مستثنیٰ کے ساتھ ہوتا ہے -
مبتدا ہونے کی مثال جیسے کہین - ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند - ترکیب
مردمان قریہ مرکب اضافی مؤکد ہمہ تاکید مؤکد اور تاکید ملکر مستثنیٰ منہ جز
کلمۂ استثنا زید مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مبتدا مجتمع
خبر اند ربط
فاعل ہونے کی مثال - ہیچکس درآن شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان
ترکیب - نیامدہ فعل ہیچکس مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنیٰ
مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر فاعل ہوئے در جار آن اسم اشارہ شہر موصوف
ویران صفت موصوف اور صفت ملکر مشار الیہ ہوئے - اشارہ اور مشار الیہ ملکر
مجرور ہوئے جار کے - جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسے ہی
بنظر جار مجرور ملکر متعلق ہوئے
مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید - ترکیب نیاوردم
فعل با فاعل بضاعت مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا امید مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ
اور مستثنیٰ ملکر مفعول بہ ہوئے -
فائدہ کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال مین - گفتا بعزت عظیم و

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود۔ یہاں سے لفظ ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہے محذوف ہے اور اصل مین عبارت یون ہے کہ قدم بر ندارم ہیچگاہ مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود۔ ترکیب۔ گفتا فعل ضمیر اس مین مستتر ہے اسکا فاعل اور مرجع اسکا یکے از دوستان اوپر مذکور ہو چکا ہے قسم عزت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل با فاعل دم مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا آنکہ کہ سخن گفتہ شود آنکہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اسکا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ ساتھ موصول وصلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول فیہ ہوا فعل بر ندارم کا فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے ملکر جملہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے ملکر مقولہ ہوا گفت کا گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے جملہ فعلیہ ہوا۔

آٹھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ص رسم است کہ مالکان تحریر + آزاد کنند بندہ پیر۔ اصل اس عبارت کی یہ ہے کہ این رسم مقرر است کہ مالکان تحریر بندہ پیر را آزاد مے کنند ترکیب این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندہ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر مبتدا مقرر اس کی خبر است علامت

جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع اینست جوابش کہ جوابش ندہی۔ ترکیب اسکی یہ ہے جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوابش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اساتھ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شد ست۔ ترکیب۔ تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہ جملہ بیان ہوا مبین و بیان ملکر شد است کا اسم یعنے فاعل ہوا بیجان اُسکی خبر ہم حرف عطف

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اسکی یہ ہے کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب شنیدم فعل با فاعل این اشارہ سخن مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اُسکا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا بیان اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

نہم

نواں۔ اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھ ہوتا ہے

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب مشار الیہ ملکر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش اینست۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا

این اسم اشارہ اور نام مشار الیہ یہاں سے محذوف اشارہ اور مشار الیہ ملکر خبر۔

اصل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمدہ است۔ ترکیب۔ آمدہ است فعل این اشارہ کتاب۔ مشار الیہ۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر فاعل دیروز مفعول فیہ

مفعول ہونے کی مثال۔ این دزد رابزن۔ ترکیب۔ بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ دزد مشار الیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول

دسوان مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ بکر برادر خالد موجود است۔ ترکیب۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر۔

خبر ہونے کی مثال۔ رئیس شہر سہراب پسر رستم است۔ ترکیب۔ رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر

فاعل ہونے کی مثال۔ زید برادر عمرو آمد۔ ترکیب۔ آمد فعل۔ زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ راکشت۔ ترکیب کشت فعل رستم اس کا فاعل اسفندیار۔ مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل ملکر مفعول بہ ہوئے۔

اسیطرح مشبہ مشبہ بہ کے ساتھ اور مفسر بفتح سین مفسر بکسر سین کے ساتھ اور موکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہی مشبہ اور مشبہ بہ

کے مفعول واقع ہونے کی مثال ع دیدہ نطفہ را صورتے چون پری۔ اور مفسر کی مبتدا ہونے کی مثال۔ آن شہر یعنے بریلی نزدیک است۔ اور حال و ذوالحال ملکر فاعل ہونے کی مثال۔ زید خندان آمد۔ اور مؤکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال۔ زید مردہ است مردہ۔ ترکیب ظاہر ہے اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین طالبعلم کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے سب مثالین بنا دے۔

تنبیھہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوی مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اور اجزا جو زائد اور متعلقات ہوتے ہین بھی ہو سکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہو سکتا ہی جیسے وقت شب آمدہ ام اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنے اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہو سکتا ہے جیسے غلام زید الوالحسن جہت نفسانیت نشست امیر حالت خندہ بنشست اس مین الوالحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسیطرح اور مثالین بنالو اور نیز ممکن ہی کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزا جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہی کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑہ جاوے گا۔ پس طالبعلم کو چاہیئے کہ ایسی صورت مین گھبرا نجاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کر کے ہر ایک علامت کو دیکھکر جملہ بنا دے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

اب یہان پر ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھدیجاتی ہے یقین ہی کہ پڑہنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانیکے زہن کی۔

گلستان

وشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشان نظر کرد یکے از انہا بفراست دانست گفت ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش خوشتر و بمرگ برابر و در قیامت انشاء اللہ

مثنوی اگر کشور کشائی کامرانست + وگر درویش حاجتمند نانست - در انحالت نہ خواہند این و آن مرد + نخواہند از جہان بیش از کفن برد + چو رخت مملکت بربست خواہی + گدائی بہتر است از بادشاہی + ظاہر درویشان جامہ ژندہ است و موی ستردہ و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ قطعہ نہ آنکہ بر سر دعوی نشیند از خلقے + وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد + کہ گر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے + نہ عارف است کہ از راہ سنگ برخیزد + طریق درویشان ذکر است و شکر و ایثار و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتہا موصوف است بحقیقت درویش است اگرچہ در قبا است اما ہرزہ گردے بے نمازے ہوا پرستے ہوس بازے کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت و شبہا روز کند در خواب غفلت بخورد ہرچہ در میان آید و بگوید ہرچہ در زبان آید زندیق است اگرچہ در عبا است

قطعہ اے درونت برہنہ از تقوے - کز برون جامہ ریا داری + پردہ ہفت رنگ را بگذار + تو کہ در خانہ بوریا داری - مثنوی

دیدم گل تازہ چند دستہ + بر گنبدے از گیاہ بستہ + گفتم چہ بود گیاہ ناچیز + تا در صف گل نشیند او نیز - بگریست گیاہ و گفت خاموش صحبت نکند کرم فراموش - گر نیست جمال و رنگ و بویم - آخر نہ گیاہ باغ اویم + گر بے ہنرم و گر ہنرمند لطف است امیدم از خداوند + من بندۂ حضرت کریمم + پروردۂ نعمت قدیمم

باآنکہ بضاعتے ندارم - سرمایۂ طاعتے ندارم + او چارۂ کار بندہ دادند چون
ہیچ وسیلتے نماند + رسمیست کہ مالکان تحریر - آزاد کنند بندہ پیر + ای بار خدای
عالم آرای + بر بندہ پیر خود ببخشای - سعدی رہ کعبۂ رضا گیر + ای مرد خدا
رہ خدا گیر - بدبخت کسے کہ سر بتابد + زین در کہ درے دگر نیابد +
ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہی فاعل ب جار دیدۂ استحقار بترکیب اضافی
مجرور دونون ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طائفہ درویشان بترکیب اضافی مجرور یہہ
ملکر متعلق ہوئے اسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونون متعلقون سے ملکر جملہ فعلیہ
ہوا - دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف کے
موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شوندہ یا کائن محذوف کے اور وہ
معہ متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق
ہوے فعل کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو
راجع ہے ملکے کیطرف اوسکا فاعل ما مبتدا در جار این اشارہ دنیا مشار الیہ
ملکر مجرور اور ایسے ہی ب جار عیش مجرور اور از جار تو مجرور یہ سب جار و مجرور
ملکر متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ اہم علامت جملۂ اسمیہ و حرف عطف
ب جار عیش مجرور ملکر متعلق ہوے خوش تر کے جو معطوف ہے و حرف
عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوے برابر معطوف کے یہ سب
معطوف اور معطوف علیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط شاہ فعل امید فاعل ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر شرط ہوی در جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوے بہتر کے

اور بہتر متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی ایم علامت
جملہ اسمیہ محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر
معطوف ہوا اور معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقولہ ہوا گفت کا گفت
فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط
کشور کشائی مبتدا کامران خبر ست علامت سب جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ
ہوا و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمندان بترکیب اضافی خبر
ست علامت خبر و مبتدا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر
شرط درجاران اشارہ حالت مشار الیہ دونوں ملکر مبین کہ بیانیہ خواہند
مرد فعل این وآن معطوف علیہ اور معطوف ملکر فاعل ۔ فعل و فاعل
ملکر بیان ہوئی مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور ملکر متعلق
ہوئی فعل نخواہند بردکے از جار جہان مجرور ملکر متعلق ضمیر مستتر راجع
این وان کیطرف فاعل لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے لفظ بیش اپنی متعلق
سے ملکر صفت ہوئی ۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا
شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔ چو حرف شرط خواہی بربست فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی مبتدا
بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور ملکر متعلق خبر ست علامت جملہ اسمیہ یہ سب
ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان مضاف الیہ
ملکر مبتدا جامہ موصوف زندہ صفت ملکر معطوف علیہ و حرف عطف موے

موصوف مستتر وہ صفت ملکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ پس مبتدا وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
وحرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونوں ملکر خبر است
علامت جملہ اسمیہ محذوف سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہے یہاں سے محذوف ہی آن موصول کہ صلہ کا بر جار سر
مضاف دعوی مضاف الیہ ملکر مجرور دونوں ملکر متعلق فعل نشیند اور ضمیر
مستتر جو موصول کیطرف راجع ہے اُس کا فاعل از جار خلقی مجرور ملکر متعلق
نشیند کے فعل وفاعل ومتعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور موصول صلہ سے
ملکر معطوف علیہ وحرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنند کا
اور فاعل اُسکا ضمیر مستتر ہے جو لفظ مردمان خلق کیطرف راجع ہے پس فعل
وفاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط برخیز و فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر معطوف معطوف
علیہ مع معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کاف بمعنے بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جسمیں لفظ
فرو زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اور ی اسمیں تنکیری
یہ مرکب فاعل ز جار کوہ مجرور متعلق فعل فاعل متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
کہ بمعنے ہر کہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق برخیز و فعل کے ضمیر مستتر راجع موصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ

ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر عارف خبر اور نہ اور ست جو جدا جدا
ہین صل مین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان
بترکیب اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ و حرف عطف شکر معطوف اور ایسے ہی ایثار
و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہین معطوف علیہ
مع ان سب معطوفون کے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہر کہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق موصوف
کے جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر ست علامت جملہ اسمیہ
بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس مین باحرف جار
وجود مضاف آن مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف در جار قبا مجرور ملکر
متعلق موجود محذوف کے جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا مبین کا مبین مع بیان مضاف الیہ اور مضاف معہ مضاف الیہ
مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونون متعلق سے ملکر خبر اور
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل مین قائم مقام شرط کے ہوتا ہی
لیکن فارسی مین اکثر بجائے لیکن کے آتا ہی لہذا حرف استدراک ہزرہ گرد
موصوف ہی موصولہ یا توصیفی نے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم موصوف معہ سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول
کہ بیانیہ آبرو فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روز نا مفعول بہ

ب جار شب مجرور ملکر متعلق درجار بند مضاف شہوت مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہے ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل شبہا مفعول اول زروز مفعول ثانی درجار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل درجار میان مجرور ملکر متعلق فعل و فاعل اور متعلق ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مفعول بہ فعل بخورد کا یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول درجار زبان مجرور ملکر متعلق فعل زاید کے ضمیر جو موصول کی طرف پھرتی ہے اسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول معہ صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف سوم ہے معطوف علیہ سب معطوفوں سے ملکر صفت ہوئی ہرزہ گرد موصوف کی یہ موصوف معہ صفت مبتدا زندیق خبر است علامت جملہ اسمیہ اگرچہ درعبا است متعلق زندیق کے اور اسکی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ درقبا است کے ہے اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ ملکر مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور ملکر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ محذوف مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کی علت کا

از جار برون مجرور مسلکر متعلق ہوے داری فعل با فاعل کے جا مہ مضاف
ریا مضاف الیہ مسلکر مفعول بہ یہ سب مسلکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے
جملہ معلول کی اور دونون ملکر صلہ اور موصول مع صلہ منادی ہوا پر وہ موصوف
ہفت رنگ ترکیب تعدادی صفت مسلکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ
بگذار فعل با فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی
فعل داری کی کہ علت در جار خانہ مجرور مسلکر متعلق داری فعل با فاعل کے
بہر یا مفعول بہ بھی جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا۔ حرف ندا
اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف
تازہ صفت ملکر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال
بر جار گنبدے مجرور ملکر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ
مجرور ملکر متعلق ہوئے اُسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنی متعلقون
سے ملکر حال ذوالحال مع حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا گفتم فعل
با فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم و خبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت
ملکر اسم ہوا چہ مبین تا بمعنے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اوسکا
فاعل در جار صف مضاف گل مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق نیز
حرف عطف یہ سب ملکر جملہ ہوکر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی
اور وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا پس گفتم فعل با فاعل
اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا بگریست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہی فاعل

اومفعول بہ معہ را علامت محذوف خاموش فعل بافاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر
معلول زیرا کہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا
مضاف محذوف ہے یعنے اہل کرم اور دونوں ملکر فاعل اور صحبت مفعول
اول فراموش مفعول ثانی اور یہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست
علامت جملہ اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف
عطف بو معطوف معطوف علیہ معہ معطوفوں کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جار محذوف ملکر متعلق خبر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ لفظ کار محذوف ہے ملکر ظرف متعلق خبر
جملہ آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف
باغ مضاف او مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر م ربط کا مبتدا و خبر
مع متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
ہوا پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف نے نہر معطوف علیہ
و حرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید نہر مسند معطوف دونوں ملکر
خبر م ربط جملہ اسمیہ ہوکر شرط لطف مضاف از اضافت کا حداوند مضاف
ملکر خبر مقدم م امید م تبرکیب اضافی مبتدا موخر ست علامت ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا من مبتدا بندہ مضاف حضرت مضاف کریم مضاف
الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف قدیم
صفت ملکر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن مبین کہ بیانیہ ندارم فعل

بافاعل بضاعتے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف
ندارم فعل بافاعل سرمایہ مضاف طاعتے مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پروردہ کے دہ مع متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونوں
خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ واند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چوں حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز وسیلتے تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
موخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان
کا مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ ملکر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف
پیر صفت ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی بسبب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
مبین سے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
اے حرف ندا بارخدا اے موصوف عالم آرا صفت ملکر منادی بخشای
فعل بافاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر
مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا ای
حرف ندا محذوف سعدی منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب
ندا اور حرف ندا منادی و جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا مرد
مضاف خدا مضاف الیہ ملکر منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف خدا
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور

سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ بد بت بر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سر مفعول بہ ز جار این اشارہ در مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ محذوف مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت ملکر مفعول بہ بنیابد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا

اشعار بوستان

۱	خبر داری از استخوان قفس	کہ جان تو مرغست نامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر رہ نگردد بہ سعی تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت کہ عالم دمیست	دمے پیش دانا بہ از عالمیست	۳
۴	سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	دراندم کہ بگذشت و عالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کزو عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمی	۵
۶	برفتند و ہر کس درود انچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت	۶
۷	چرا دل برین کاروانگہ نہیم	کہ یاران برفتند و ما بر رہیم	۷
۸	پس از ما ہمین گل دہد بوستان	نشینند با یکدگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلارام دنیا مبند	کہ ننشست باکس کہ دل برنکند	۹
۱۰	چو در خاکدان لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از موی گرد	۱۰
۱۱	سر از جیب غفلت برآور کنون	کہ فردا نماند بہ حسرت نگون	۱۱

۱۴	توچون خواہی آمد بشیراز در	سرو تن بشوئی زگرد سفر	۱۲
۱۳	پس اے خاکسار گنہ عنقریب	سفر کرد خواہی بشہر غریب	۳
۱۴	بران از دو سر چشمۂ دیدہ جوے	ور آلایشے داری از خود بشوے	۱۴

ترکیب شعر اول

خبر داری فعل مرکب با فاعل از جار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جار محذوف این مبین محذوف کہ بیانیہ حبان تو بترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نامش بترکیب اضافی مبتدا قفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظ است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دونو جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار و مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ معہ معطوف متعلق خبر داری کے پس فعل و فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبر داری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا۔

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اس کا فاعل از جار قفس مجرور متعلق ہوی رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نگسست فعل لازم قید فاعل یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کی طرف پھرتی ہے اسکا اسم صید جبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ

ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوے فعل ناقص کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا دمی خبر ست رابط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف دمی مبتدا پیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالمی مجرور ملکر متعلق خبر مذکور ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر علت ہوئی کلام سابق کی۔

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہے اسکا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمی مجرور ملکر متعلق ہوے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا اور جار آندم اشارہ و مشار الیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوتی فعل نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر مین ہے۔

نبود فعل ناقص این ہمین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جس کا مرجع ملائکہ ہین۔ اُس کا فاعل عالمے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ

ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف و ہند فعل اور فاعل اس کا ضمیر مستتر جسکا مرجع وہی ملائکہ ہیں ش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زمان مفعول فیہ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان مبین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا میسر خبر اور ش ضمیر مجرور مع اپنے جار محذوف کے متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

ترکیب شعر ششم

بر فتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہی مردم کیطرف وہ اُسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ و حرف عطف درود فعل ہرکس اسکا فاعل آنچہ اسم موصول کشت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع ہرکس ہے فاعل ضمیر مفعول جسکا مرجع آنچہ ہی اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مفعول درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف ملکر صفت دونو ملکر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل فعل نماند کا ملکر جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام دل مفعول مقدم بر حرف جار این اسم اشارہ کار دانکہ مشار الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق نہیم فعل با فاعل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کا بر فتند فعل یاران فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ما مبتدا بر جار رہ مجرور ملکر متعلق ہوئی لفظ موجود محذوف کے جو خبر ہے یہ علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی

ترکیب شعر ہشتم

دہد فعل بوستان فاعل ہمین گل[1] مفعول بہ لپس مضاف از علامت اضافت ما مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف نشینند فعل دوستان فاعل با جار یکدگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب شعر نہم

مبند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع بدنیا فاعل با جار کس موصول بحذف یا کہ صلہ کا بر نکند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل دل مفعول بہ از جار او مجرور یہ دونو جو محذوف ہین ملکر متعلق ہوئی فعل بر نکند کی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مجرور اور جار و مجرور متعلق ہوے فعل نہ نشست کے یہہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوی معلول کی

ترکیب شعر دہم

[1] یعنی دو عطف ہین اشارہ گل پر عطف ہے ۱۲ -

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور متعلق غفت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بفشاند فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع مرد ہی فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روی مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیب شعر یازدہم

بر آمد فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اسکا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعل ب جار شیراز مجرور در زائد ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول بہ ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف ای حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عدی قریب مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل خواہی کردکے جو با فاعل ہی سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر

متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا

ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل بافاعل از جار دو عدد و سہ مضاف ہشتمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جو ہی مفعول بہ یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ار حرف شرط دار ہی فعل با فاعل آلالیشی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بشوہی فعل بافاعل از جار خود مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیھہ اتنی ترکیب انشاء اللہ طلبا کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہی کہ اثنائے تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اوسکو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اونکے ذہن نشین ہوجاے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

س۔ کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہین ج الفاظ مخفف کا نقشہ بہ ترتیب حروف تہجی یہہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون ساز یعنی باجہ کا نام	ارغن	افلاطون نام حکیم	فلاطون۔ فلاطن
افغان	فغان	اکنون	کنون۔ نون

ابنوه	انبه	زین راه که	زیرا که
اندوه	اندوه	ستوه	سته
آنگاه	آنگه	شادباش	شاباش
استاد	استاد ستاد	شاه	شه
اینک	نک	شاهان-شاه	شاهنشاه-شهنشاه
بو	بد و بو	شکوه	شکه
بیرون	برون	فراموش	فرامش فرمش فرموش
پنهان	نهان	کوه	کهه
		گاه	گهه
چاه	چه	گروه	گره
چون او	چنو	گوهر	گهر
چون آن	چنان	ماه	مه
چون این	چنین	نا امید	نومید
چهل سال	چل سال	ناگاه	ناگهه
خاموش	خموش خمش خامش	ناگاهان	ناگهان
خورشید	خور	نهان	نهن
دامان	دامن	هرگز	هگز
دهان	دهن	هشتاد	هشتا
راه	ره	هفتاد	هفتا
زمین	زمی	هنوز	هنز نوز

اور کچھہ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین انکا نقشہ یہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الے آخرہ	الخ یا آہ	ظاہر	ظ
تعالے	تع	علیہ السلام	عم یا ع
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقص
رضی اللہ عنہ	رض	مطلوب	مطو
صلے اللہ علیہ وسلم	صلعم یا صہ	مصنف	مص
صحیح	صہ	.	.

فائدہ۔ اور یہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین۔ مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ۔

س فارسی مین کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہین ج مخفف جیسے چنان چنین۔ چون۔ ناگاہ۔ ناگہان۔ دامن۔ اصلی جیسے۔ کوہ۔ شکوہ۔ ستوہ۔ انبوہ گروہ۔ ہنوز۔ ہرگز۔ اور اکنون۔ کنون۔ خاموش۔ خموش۔ فراموش۔ فرامش یہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہین س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے جیسے غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ اور بعد با کے وجود جیسے با چنین گوہر خانہ خیز۔ یعنے باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہی جیسے

شب چو عقد نماز بر بندم - چہ خورد بامداد فرزندم - یعنی ازین خیال خاطرم پریشان میشود کہ چہ خورد الخ - اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر رہتی ہی جیسے ؎ گر آید بیاری گری شہریار + یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہے مقدر ہی کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اُسکو مقدر مانتے ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی مے کند + روز میدان آنکہ بگریزد بخون لشکرے + یہان مصرعہ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہی اور جب بای موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاوے گا جیسے ؎ بنام بزرگ ایزد دادبخش + اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر ہوتا ہے جیسے ؎ پاس دامید محبان تو مقصود انگیز + ضمیمہ فوائد عجیبہ فائدہ الفاظ ذیل اکثر زینت کلام کے لئے آتے ہین اونکے معنے کچھہ نہین لئے جاتے سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی ہیکے یک از را فرا فرد است درون اندرون اندر دگر ہمیدون ان این باز خود بس برون بس ہست نیست باد نگہت شگوفہ رستم نوشیروان بغداد گنجشک دیباچہ غنچہ داور نظارہ تنور غم ہم زقوم حنا یہ لفظ اصل مین کیا تھے ج ہست اصل مین الیست اور نیست نہ الیست باد بود - نگہت - نکہت بکاف تازی - شگوفہ - شکوفہ - بکاف تازی - رستم - رستم بفتح را - نوشیروان نوشین روان - بغداد - باغداد - گنجشک - گنجشک بکاف فارسی - دیباچہ دیباجہ - غنچہ - غنجہ بجیم تازی - داور - دادور - نظارہ - نظارہ بتشدید ظاء تنور - تنور بتشدید نون غم وہم غم وہم بتشدید میم - زقوم - زقوم بتشدید قاف

حنا حنا اصل مین ہے س گرسنہ۔سخن۔کہن۔پہن۔مشک۔گسستن برہنہ۔مدہوش۔خفضر۔ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ج گرسنہ بسکون را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونو طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ سخن بفتح خا و ضم خا اور علے ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ دونو درست ہے مشک بضم میم و کسر میم دونو طرح صحیح ہے گسستن بضم کاف و فتح سین برہنہ بفتح را و سکون را دونو طرح مدہوش بواو معروف خضر بفتح اول و کسر ثانی صحیح ہے اگرچہ یہ لفظ بکسرہ اول و سکون ثانی بھی مستعمل ہے س بوالہوس اور استغنا۔ضعفا۔صحرا وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہے ج اول بدون واو اور الف کے یعنے بلہوس اور استغنا اور اُسکے امثال بدون ہمزہ لکھی جاتے ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہ ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے فقراء شہر اور صحراء فراخ اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے ضیای مغربی۔صفائی شہر س کیا تابع مہمل فارسی مین بھی مستعمل ہے ج ہان جیسے شب تب تال۔مال قاعدہ جس فعل کے اول مین الف ہو اگر اُسپر ب یا ن یا م نہی لاوین تو الف خواہ ی سے بدل جاوے گا جیسے بیفگن یا حذف ہو جاویگا جیسے بفگن س کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے اوسکے پڑہنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب افعال پر آویگی تو اوسکی دو حرکتین ہونگی کسرہ یا ضمہ۔اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب اسما پر داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بجز اور ترکیب ۱۰ بگیر بکرد بکن

تعریف اشباع و امالہ

عربی مین مکسور جیسے بجنبہ اور حروف پر ب نہین آتی ہی س اشباع اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا کہ اوسکے موافق حرف علت اوس مین سے پیدا ہوجاوے جیسے فتحہ سے (اپار) الف (آچار) اور کسرہ سے ی (انیس) اور ضمہ سے (افتاد) واو (اوفتاد) اور امالہ اوسکو کہتے ہین کہ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکاوین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے جیسے رکاب کو رکیب کہین۔

قاعدہ۔ اگر دو کلمون مین اول کا حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک ہی ہو یا قریب المخرج تو اونکو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہی جیسے سپیدپو۔ اور زودتر (زود تر) اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپّر (شب پر)

فرق ترکیب توصیفی و اضافی

س ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہی ج لفظون مین کچھہ فرق نہین ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کی آخر مین ی مجہول زیادہ کردیتے تھے لیکن اب متروک ہی اور بعض الفاظ مین اب بھی مستعمل ہے جیسے تنے پند اور فرق معنوی ظاہر ہی س ان مرکبات کو اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہی ج صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہوجاوینگے تو اونکے آخر مین کسرہ نرہیگا جیسے مضاف اور موصوف کے آخرمین ہوتا اگر وسے مقدم ہوتے اس طرح پہلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلی کو مقلوب

اقسام صفت

س صفت کتنی طرح کی ہی ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال متعلق موصوف صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک اور بحال متعلق موصوف وہ ہی جو

موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مردِ خوش لباس س ت
جو عربی کے مصدرونکے آخر مین ہوتی ہے فارسی مین کسطرح لکھی جاتی ہے
ج فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہار مختفی کی صورت پر بھی لکھی
جاتی ہے لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اُس مین لمبی ت لکھنے سے جمع کی
صورت بنجاتی ہو تو اوس مین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوۃ
کہ اسکی جمع صلوات ہے پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاویگی
اسواسطے اسکو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہوگی اگر اُردو
مین وہ مصدر مذکر ہوگا جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ مین یہ ۃ ہار مختفی پڑھی جائیگی
اور نقطے اُسپر نہ دئے جائینگے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہو جائے گا تب بھی
گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ۔
قاعدہ جب دو کلمون مرکب کو فارسی مین لکھتے ہین تو اگر اونمین پہلا کلمہ
حرف ہوگا تو اوسکو متصل لکھین گے جیسے علیحدہ۔ اور انشاراللہ۔ ورنہ جُدا
لکھے جاوینگے جیسے حق سبحانہٗ۔

ان شاء ۱۲ — علیٰحدہ ۱۲

قاعدہ۔ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون
کے آخر مین ی ہو اُنکو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری
اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین۔
قاعدہ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہے جب اونکو مضاف
یا موصوف کرین تو اون کے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے
پاے من۔ اور فقرا دہر

قاعدہ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جسمین عقل نہو اوسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید - چہ مے خوری

س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے ج یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرونکے نہین آسکتی اور متصرف کی گردان ہوسکتی ہے س استفہام کی کتنی قسمین ہین ج تین قسمین - اوّل استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا نستانی از ہر یک جوی سیم - یعنے بستان - سوئم - انکاری - جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی - یعنے عاقل کارے نکند کہ آخر کار نادم شود -

قاعدہ - کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہہ بولدیتے ہین جیسے بادشاہے پسرے داشت یعنے بداشت -

قاعدہ نون اور با بموحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین تو ان دونو کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سُنب اور دُنبل کو سُم اور دُمل کہنا جائز ہے

قاعدہ - فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنے ایسے ہوتے ہین جو ایکدوسرے کی ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسیطرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونو طور سے آتا ہے جیسے مردم دشمن - اسیطرح افعال مین لازم اور متعدی دونو ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا -

س کس صورت مین صیغہ مفرد کیجاے جمع بولنا درست ہے ج غیر ذوی روح مین

جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہے جیسے ع صد سوال از من بمحشر رفت و از جا یم نبرد

فرق نا اور نے

س لفظ نا اور نے جو واسطے نفی کے ہین ان مین کیا فرق ہے ج فرق یہ ہے کہ لفظ نے اسم پر آتا ہے اور نا صفت پر جیسے بیوتوشہ اور نامرد یا اسطرح کہو کہ نا جس اسم پر آتا ہے وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا ہے اور نے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملانے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا مگر نامراد - اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین -

قاعدہ فارسی مین ان لفظونکو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہے اور کہین کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کر دیتے ہین جیسے خاص و عام و خم و ہم

قاعدہ فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہے مگر فرخ اور خرم مین شاذ ہے ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر لیتے ہین جیسے ع نبرد قزم را تیغ تیز + اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین -

قاعدہ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اوسکی جگہہ توان بدون دال کے بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد - اور متقدمین نے تان بحذف واو بھی استعمال کیا ہے -

قاعدہ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونون کا استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن اور ع توان بحلق فرو بردن استخوان درشت -

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اُردو حصہ چہارم مولفہ اُستادی جناب
مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون۔

اب چونکہ مصدر اور اسما مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین
لہذا اسجگہہ اسقدر بیان مصدرون اور اسما مشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والونکو
مفید ہو اور اس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھہ مین
آنے کے لایق جانا اس طرح پر لکھا پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم
ہین۔ اول ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنے چار حرفی اور ثلاثی
کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنے خالص جسکے ماضی مین تین حرف اصلی
ہون جیسے عدل کہ اسکے ماضی مین ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین واضح ہو
کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل اول اور دوم اور سوم کی جگہہ مقرر
کیے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہے کہ جب اونکی
حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل
کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اوسکو اصلی کہین گے ورنہ
زائد۔ اور دوسری مزید یعنے زیادہ کی ہوئی جسکے ماضی مین تین حرف
سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اوسکے ماضی مین ع د ل کے سوا
ایک الف بھی آتا ہے اسیطرح رباعی بھی دو قسم ہے مجرد اور مزید
مجرد کے ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اُسکے ماضی مین
ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کے ماضی مین چار سے زیادہ جیسے
تزلزل کہ اس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس

اوزان مصادر ثلاثی

ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے پینتیس ۳۵ وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہ حصر کلی نہین اور مین اسجگہہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو کثرت سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون۔

جاننا چاہیئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرّد اور مزید کہلاتی ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو یا تین کی زیادتی بھی ہوجاتی ہے مگر چونکہ اونکی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لیے وہ مصدر ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور انھین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی زائد حروف اصلی کو مادّہ و مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو مصدر کہ اون مین زیادتی نہین اونکے چھہ وزن ہین تین تو فعل بہ سکون عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر آخر کو ت بڑہادین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاویگا جیسے رحمت اور حلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فا و کسر عین جیسے سرقہ یہ ت جو مصدر کے آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بہ شکل (ہ) کے لکھی جاتی ہے یا اونہین وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین و حرکات ف کے ہوگا جیسے دعوی اور ذکری اور بشری

یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا اسصورت مین عین مفتوح رہیگا
اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پہلے
مصدر دعا مین بعد الف کے واؤ ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا
اور یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدلجاتی ہین
اور فارسی والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکہتے
مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعا ہا بر اجابت منت بسیار باد - بدون ہمزہ کی
اور یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو
ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہی
جیسے قبول اور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو
فتحہ یا کسرہ پڑہتے ہین یعنے مفعل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حروف
زیادہ ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین وضمہ وکسرہ
فا جیسے غفران اور حرمان یا بفتحہ فا وعین جیسے خفقان اور یا الف بعد
عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے
سعادت اور حکایت اور بغایت اور یا واؤ معروف بعد عین کے اور
ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے صعوبت اور یا میم
مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو تو مفعلت بسکون فا وفتحہ عین ہوتا ہے
جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت اور اکثر
ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لا سکتے ہین جیسے حمد کو
محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ اور کبھی تین حرف

زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر مین۔ اس صورت مین لام کلمہ مکسور پڑہا جاوے گا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتحہ فا اور کبھی الف کی جگہہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انہین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرد کے اسمار مشتق کو سننا چاہیئے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنے اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اوسکے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بن جاوے گا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بنا دین تو اول اوسکے اصلی حرف ق د ر ہیں انپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسیطرح اورونکو قیاس کرنا چاہیئے اور یہان تین باتون کا یاد رکہنا چاہیئے اول یہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکہا جاویگا اور ہمزہ بولا جائیگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل مین ایک بولا جائیگا جیسے خصوص سے خاص تیسرے یہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر و یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کی اسم فاعل ہین ی پڑہا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی اور قرارت سے قاری اور اگر صیغہ واحد مونث بنا دین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین۔ اور گول ۃ فارسی مین ہاء مختفی کے طور پر لکہی پڑہی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر ہے تو قادرہ واحدہ مونث ہوگا اور اسم مفعول ۱۱ ع مصدر و نکا

اسم فاعل

اسم مفعول

اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی لیکر میم مفتوح اول مین اور واو معروف
بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہوجاویگا جیسے
رحمت سے اسم مفعول بنا دین تو اُس کا مادہ جو رحم ہے اوسپر ترکیب
مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدونکا
یاد رکھنا چاہیئے اول یہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واؤ ہوگا تو اُسکا اسم مفعول
بحذف عین بروزن مفعل آوے گا جیسے قول سے مقول اور اسیطرح اگر
عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے
یہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واؤ بروزن
مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسیطرح اگر لام کلمہ ین ی
ہوگی تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی
اور اگر اسکے آخر مین ہ ملائی جاوے گی تو واو اور ی مشدد پڑھی
جاوینگی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغہ مونث اسم مفعول
مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے اسم آلہ اسطرح بنتا ہے
کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگاکر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہے
جیسے منبر اور کبھی ہ آخر مین زیادہ کر دیتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہے
جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ کرتے
ہین تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے
مفتاح۔
اسم ظرف۔ حروف اصلی پر اول مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ

یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرف علت ہوگا تو اسم ظرف مین الف پڑھا جاویگا - جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی

اسم حالیہ - کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین اسم فاعل اور مفعول اور صفت کے وزن پر آتا ہے -

اسم تفضیل

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بنلتے ہین کہ مادہ کے اول مین الف مفتوح لگاتے ہین اور عین اور لام کو فتح سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مونث بنانا چاہین تو ف اور عین کو ضمہ سے ملادین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حسن سے حسنے اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل مین الف مقصورہ لکھا پڑھا جاوے گا جیسے علو سے اعلے اور شکایت سے اشکے اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہین بنتا ہی یعنے اُنسے اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنے سُرخ ہے اور اعرج بمعنے لنگ ہے زیادہ سُرخ اور زیادہ لنگ مراد نہین -

صفت مشبہہ

صفت مشبہہ - اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اوسکے بنانیکا کوئی طریق کلیہ نہین سوای وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اون مین معنے وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہہ کہلاتے ہین مگر یہان چند

اوزان اوسکے لکھدئیے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اُسکے یہ ہین فعل بسکون عین و حرکات ف جیسے صعب اور صفر اور صلب اور فعل بفتحہ فا و فتحہ و کسرہ عین جیسے حسن اور خشن اور افعل مثل اسم تفضیل جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہے جیسے ابیض اور اعرج وغیرہ اور فیعل بفتحہ فا و کسر عین جیسے میت اور سید اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہی اور فعال بفتحہ و ضمہ فا جیسے جبان اور شجاع اور فعیل جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہی ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین حسن سے اور فعول بفتحہ فا جیسے صبور اور فعلان بفتحہ فا و ضمہ فا و سکون عین جیسے عطشان اور عریان اور فعال بفتحہ فا و تشدید عین اور یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذاب یعنے بہت دروغگو حد سے زیادہ اور کبھی اس مین ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علامہ حد سے زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے ہین جیسے صراف بزاز بقال نجار وغیرہ

مصادر ثلاثی مزید

اب ثلاثی مزید کے مصدرونکو سُننا چاہیئے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین اوّل - افعال بکسر الف و سکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس وزن پر بنانا چاہین اوس کے حروف اصلی کے اول مین الف مکسور لگانا چاہیئے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن افعال کا ہو جائیگا مثلاً کرامت سے اگر افعال بنادین تو اوس کے حروف اصلی جو

کرم ہین او نیز قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا چاہیے۔ اول یہ کہ اگر کسی مصدر مجرد مین ف کلمہ واو ہو گا تو وہ اوس مصدر مین ی ہو جاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا دوم اگر عین کلمہ واو یا ی ہو گا تو اس مصدر مین حذف ہو جاویگا اور اُسکے عوض آخر مین ت زیادہ کیجاوے گی جیسے عون سے اعانت بجای اعوان کے اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے۔ سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ی ہو گی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدلجاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اسکو لکھتے نہین جیسے عفو سے اعفا۔ فائدہ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اوسکو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوتے بزرگ کرنا۔

دوسرا مصدر۔ استفعال بکسر الف و تا و سکون سین و فا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف اور سین اور ت زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہینگے اول کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا۔ اس مصدر کے معنی مین اکثر سوال کے معنے پاے جاتے ہین جیسے عفو کے معنے معاف کرنا اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا۔ تنبیہ۔ اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑھنا چاہیے ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر انفعال ہے بکسر الف وفا وسکون نون۔ اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے۔

چوتھا مصدر۔ افتعال ہے کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیئے ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین اور سوا اسکے تین قاعدون کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ ف کلمہ کی جگہہ مجرد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہو کر ت زائد مین ادغام کرکے پڑھی جاویگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان دوسرے یہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کی ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب۔ اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام کرین گے جیسے دعوے سے ادعا۔ تیسرے یہ کہ قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہے گا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا **فائدہ** یہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا اور اصطبار صبر

حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر۔ تفعّل ہے بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین ت اور ایک عین زیادہ ہے۔ اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنے جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرّد مین واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑہا جاوے گا اور واو بھی ی سے بدلجاویگی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اسی ی کو الف پڑہتے ہین جیسے تمنّی کو تمنا کہتے ہین اور یہ مصدر بتکلف[له] کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کیواسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر۔ تفاعل ہے اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہے کہ وہان بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہے وہی یہان بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر لام کلمہ واو اور یا ہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل بتکلف جاہل بنجانا۔

ساتوان مصدر۔ مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف

[له] یعنی کسی چیز سے غرض ہو اور وہ امر حاصل نہ ہو جیسے کہ مثال سے ظاہر ہے۔

زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر سے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ بلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بہ شکل ہائے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اردو مین مؤنث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لمبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہی جیسے مقابلہ محاولہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف بڑہا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتح تا و سکون فا و کسرہ عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر مین ہائے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہی اور یہ وزن خاص اوس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہی جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ۔ اور یہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے

جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا۔
اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اُسکا فَعْلَلَہ بفتحہ فا و سکون عین و فتحہ ہر دو لام جیسے تَرْجَمہ بفتح جیم۔ اس مین آخر کو ۃ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اوسکے مصدر مضاعف یعنے دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہے اور لام بھی دو بار اور زلزلہ اس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنے تفعلل بفتحہ تا ء زائدہ و فا و سکون عین و ضمہ لام اول جیسے تَسَلْسُل اور تَزَلْزُل اور تَذَبْذُب وغیرہ اب ان مصدرون کے اسماء مشتقات کو سُننا چاہیئے کہ سوای اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق انسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم مفعول کا یکسان ہے پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا اُنکا اگر اسم فاعل بناوین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اول لگانا چاہیئے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے اور اُس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اوسکو فتحہ دینا چاہیئے مثلاً افعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول مین لگایا تو مفعل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے جیسے انصاف سے منصف اور احرام سے محرم اور افتعال مین دونون الف گرا کر میم مضموم اول مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اوسکو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا

جیسے انتظام سے منتظم اور ارتہان سے مرتہن اسیطرح انفعال مین ف کو
فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہونگی
جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ
پڑہا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجائین گے جیسے محکم اور مستحکم
اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہین آتا اب
یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا ضرور ہے **اول** یہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت
ہوگا تو وہ مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل مین یاء معروف سی بدل جائیگا
جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل مقیم ہوگا اور
استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے بدلجائیگا
جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین ان چارون
مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاویگا مثلاً اقامت کا
اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سی
معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایکہی طرح کا
ہوگا **دوم** یہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل
مین چارون مصدرون کے یاے معروف پڑہا جاوے اور اسم مفعول مین
الف جیسے مقتضی اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے
اسم مفعولونکو ی سے اور الف سی دونو طرح لکہنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف
سے لکھتے ہین **تیسرے** یہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگی تو اسم فاعل
ان مصدرون مین ایک حرف حذف ہوجاوے گا اور افعال اور استفعال مین

فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑہا جاویگا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب اور مستحقق تہا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہونگے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ۔

اب باقی کے مصدرونکا اسم فاعل سننا چاہیے کہ سوا مصدر تفعیل کے اور مصدرونکے اسم فاعل کا یہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعیل سی اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل آویگا۔ کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اوسکی کچہہ حاجت نہین جیسے مناسبت سی مناسب اور فعللہ سے مفعلل جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تنزل سے متنزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گرا کر میم مضموم اول مین لگاو اور ف کو فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سی مکلف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتاہے اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکہا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہیگا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی او متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور متقی اور متقا وغیرہ۔

بیان جمع۔ اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اول جمع سالم یعنے جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچہہ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

واو معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہی مگر اکثر ذی عقل کے
واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر
اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مونث کیواسطے جمع سالم
ت لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہی جیسے کائنات
اور موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین ت یا
ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہوجاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ
کی جمع معاملات اور یھہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہوگئی ہی جیسے
کاغذ سے کاغذات اور جب اسم فارسی کے آخر مین ہاء مختفی ہوتی ہے وہ
جیم سے بدلجاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات ۔
دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات قایم نہین
جیسے شریف سے شرفا اور اوسکے بہت وزن ہین اس جگہہ جو زیادہ مروج
ہین اونکا بیان کیا جاتا ہے اول وزن افعُل بفتحہ الف زائد و سکون
فا وضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس
سے افلس اور حرف سے احرف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس مین
عین کلمہ حرف علت ہی دوسرا وزن افعال بفتحہ الف وسکون فا و زیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے
اعمال اور شریف سے اشراف اور ستر سے اسرار یہ وزن ایسے اسماء مین
جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف
ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب

سے انیاب تیسرا۔ وزن فعال بکسر فا وزیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال اور یہ وزن بضم فا وتشدید عین بھی آتا ہی اور اس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہی جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جہال چوتھا وزن فعول بضم فا وزیادتی واؤ معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لئے انھین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہی پانچوان وزن افعلہ بفتحہ الف زائد وکسر عین و فتح لام وزیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ چھٹا وزن فعلہ بکسر فا وسکون عین وزیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ ساتوان وزن فعلان بکسر فا وسکون عین وزیادتی الف ونون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یا ی معروف سی بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہی جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان آٹھوان وزن فعلاء بضم فا وفتح عین وزیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سی طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علماء اور خلیفہ سے خلفاء نوان وزن فَعَلَہ بفتح فا وعین ولام وزیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سی غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہی مگر ایسے فاعل کی جمع

آتا ہی جسکے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع مین یاء مفتوح الف سے
بدل جاویگی اور آخر کی ہ ت پڑہی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور
والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہُداۃ دسوان وزن افعِلا بہ فتح الف زائد
وسکون فا وکسرہ عین وزیادتی الف بعد لام یہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہی جو
فعیل کے وزن پر ہو اور اوسکے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے
اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا
اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُسکی جمع بھی
یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین ولام کو ملا کر پڑہینگے
جیسے حبیب سے احبّا اور شدید سے اشدّا گیارہوان وزن فُعُل بضم فا و
عین یہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہے جس مین تیسرا حرف
حرف علت ہو جیسے رسول سے رسُل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طرق بارہوان
وزن فِعَل بکسر فا و فتح عین جیسے فرقہ سے فرق تیرہوان وزن فُعَل بضم فا
و فتح عین جیسے نقطہ سے نقط - یہ دونون وزن بھی بجاے قاعدہ کلیہ کے
ہین کہ جو کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اوسکی جمع فعل بکسر ہوگی جیسے محنت
سے محن اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت
سے قدر اور امت سے امم اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ
فارسی مین اکثر نہین آتے - چودہوان وزن خاص چار حرف کے اسمائ
کے لئے یا پانچ کے لئے ہے یہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے
تاکہ فائدہ عام ہو قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اسکے

اول کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اونکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے
حرف کو یعنی الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ
ہوجائیگا جیسے مکتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑہایا
اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسیطرح مصدر سے مصادر
اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسیطرح
بنے گی اور پانچوان حرف گرجاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے
مکارم اور اس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے اول یہ کہ چوتھا حرف
اسم چارحرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہوجاویگا جیسے اعلے سے
اعالی اور ادنے سے ادانی دوسرے یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا
اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی
جیسے مصباح مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور
کبھی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اوستاد
سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہ کہ واحد کا دوسرا حرف
اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واو ہوجاویگا جیسے طالب سے طوالب اور
میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ
اس قاعدہ جمع سے ہرطرحکے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو
یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہہ مین
وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اوس مین مذکر و مونث و واحد
و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اوسکی ہ مختفی

... ہو جیسے دقیقہ کی دقایق اور جریمہ کی جرایم اور حقیقت کی حقایق اور ... کی فضائل اور یہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہوگیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیئے تنبیھہ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہے تو مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کی جمع تکسیر بتاؤ پس جواب مین جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیئے

بیان تثنیہ

فارسی مین سوای واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ دو کیواسطے بھی مستعمل ہے اور وہ مفرد مین الف اور نون یا یای ماقبل مفتوح اور نون لگانے سے بنتا ہے جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی والے ی کے ساتھ بہت بولتے ہین اور کبھی دو قسم کے لفظون کو ایک قسم فرض کرکے ایک لفظ کا تثنیہ تغلیبا کر لیتے ہین اور دو مراد ہوتے ہین جیسے والدین پدر و مادر کے لیئے اور قمرین ماہ و خور کے لئے اور مشرقین مشرق و مغرب کے لئے اور جس اسم کے آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا یای ہو تو تثنیہ مین واو یا یای ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتین ورنہ اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعا مین اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یاء ساکن ہوتی ہے جیسے حسن کی تصغیر حُسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فُعَیلِل انہین حرکات گذشتہ

اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہوجاتے ہین اگر چارسی زائد ہون جیسے مکتب سے مکیتب اور مصدر سے مصید اور عندلیب سی عنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واؤ سے بدلجاویگا جیسے خادم سی خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہوگا تو اوسکی جگہہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفتیح۔

باب پنجم ضرب الامثال کی بیان مین

واضح ہو کہ اس باب مین مشہور اور سلیس امثال بیان کیجائین گی

امثال الف

آب آمد تیمم برخاست
آب تیز در خانہ درآید کہ دولت تیز برود۔
آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد۔
آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست
آب شیرین و شک گندہ۔
آب ندیدن موزہ کشیدن۔
آب و آتش را چہ آشنائی۔
آتش چو بدمنبہ افتد تر و خشک نداند۔
آتش دوست و دشمن نداند۔
آتش زن در خانہ کہ دود ش کسے نہ بیند۔
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن

وبچہ اش نگاہداشتن کار خردمندان نیست
آخر پیری و وداع عمر ست
آخر سائیسی کاہ فروشی است
ع آخر طریق دولت چالاکی است و چستی۔
آخر گذر پوست بہ دباغان است۔
آدم با دم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد۔
آدم خوب حکم عنقا دارد۔
آدم خوش سودا شریک مال مردم است
آدم را گندم بہشت نسازد۔
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
ع آدمی را آدمیت لازم است
ع آدمی را بہ چشم حال نگر۔

علی ۲ ۹

آرزو عیب نیست
آزاد مرد مرد خدا است۔ آزادگان تہیدست اند۔
آزردن دل دوستان جہل است
ع آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را۔
آزمودہ را چہ آزمائی۔
آزمودہ را نباید آزمود۔
آزمودہ کار بازی نخورد۔
ع آسان گردد بر انچہ ہمت بستی۔
ع آسودہ کسے کہ خر ندارد۔
آش مردان دیرے پزد۔
ع آشنا را حال اینست وای بر بیگانہ
آشنا نساخت بیگانہ کے سازد۔
آشنائی روشنائی۔
آشنائی ملا تا سبق۔
آفتاب را بگل نتوان اندود۔
آفتاب ہمسایہ بہمسایہ میرسد۔
ع آفرین باد برین ہمت مردانہ تو۔
ع آلو چو بآلو نگرد رنگ برآرد۔
آمدن بارادت رفتن باجازت۔

ع آنانکہ غنی ترند محتاج ترند۔
ع آن بلا نبود کہ از بالا بود۔
آن دکان برچیدہ شد۔ آن دفتر گاو خورد۔
آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک۔
ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند۔
ہ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج
ع آواز دہل شنیدن از دور خوش است
ع آواز سگان کم نکند رزق گدارا۔
ع آواز گدا رونق بازار کریم است
آوازۂ مرگ زود میرسد۔
آہستہ بگو دیوار ہم گوش دارد۔
آہن کہنہ را بجلوا دہ۔
آئینہ داری در مجلس کوران۔
ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند۔
ع ابر میخواہ ہندستان خانہ گو ویران شود۔
ابروی ہلال بوس مہ آسمان سبز نشود۔
ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد۔
ابلیس رفت و خباثت بگذاشت

اجل سگ که آید بمسجد خواب کند۔

اجل سگ که میرسد نان چوپان میخورد۔

اختلاط زیاده برآشنائی۔

ادب آب حیات آشنائی است۔

ارزان بعلت گران بحکمت۔

از آتش او گرم نشدم و از دود او سوختم۔

ع از ابر سیه باشد افزونی بارانها۔

از اسپ فرود آورده بر خر نشاند۔

از برای یک شکم منت دو کس نتوان کشید۔

از بیضهٔ خاکی چوزه نزاید۔

از بیم باران زیر ناودان میگریزد۔

از پای لنگ چه سیر از دست گرسنه چه خیر

از پسر ناخلف دختر بهتر

از تو حرکت از ما برکت۔

از تو نازے از من نیازے۔

از چشمهٔ آفتاب جز تشنگی نتوان یافت۔

ع از خدا شرم دار و شرم مدار۔

از خردان خطا و از بزرگان عطا۔

از خرس موے بس است

از درویشان برگ سبزے۔

ع از دل برود هر آنچه از دیده برفت

از دور دست بر آتش میگذارد۔

ع از دوست یک اشارت و از ما بسر دویدن

از ریش کنده بر بروت لبت۔

از سوزنگر آهن نمیتوان خرید۔

ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد۔

از فریاد خر کسے نرنجد۔

ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب۔

از قاضی دو کس راضی نشوند۔

از کفچهٔ مار حلوا نتوان خورد۔

ع از کوزه همان برون تراود که در واست۔

از گره چه میرود۔

از گریه ماتم گل سودی نروید۔

ع از گوشهٔ بامی که پریدیم پریدیم۔

از ماست که بر ماست۔

از مردی و نامردی فاصله یک قدم است۔

ع از مکافاتِ عمل غافل مشو۔

از هر جا که سنگ آید بالائے سنگ آید۔

از یک دست صدا بر نیاید۔
اسپ چوبین راہ نسپرد۔
اسپ را روغن جو نے خورد
ع اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید۔
اُستاد در سبق طعام در طبق۔
اُستخوان سوختہ را سگ نہ بوید۔
اُشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند۔
اشتہار مردان زیر دندان۔
اصفہان نصف جہان۔
ع اصل بد از خطا خطا نکند
اطلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود۔
اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا خیره
افزونی نور ماہ برای سپری شدن است۔
اگر بشکار شغال روی سامان شیر کن۔
اگر خرے بود قاضی نمیشد۔
اگر در دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود۔
ع اگر ساقی تو باشی مے توان خورد
اگر قارورہ پاک است از طبیب چہ باک۔
اگر مورچہ بسر سلیمان رود علیش نگیرند۔

اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد۔
اگر ہوس است ہمین قدر بس است
اگر ہمہ آتش شوی خود را بسوزی۔
اگر یار اہل است کار سہل است۔
اللہ بس باقی ہوس۔ اللہم یک یک
امروز داری بخور غم فردا مخور۔
امروز را فردا در پے است
ع امشب ہمہ شب چمچہ زدی حلوا کو
انتظار بدتر از مرگ است
ع آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم
آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند۔
آنچہ در دل است بر زبان میآید
آنچہ در بغداد است گرد سر خلیفہ۔
آنچہ در دیگ است بچمچہ مے آید۔
ع آنچہ نصیب است ہم میرسد
اندکے جمال بہ از بسیاری مال۔
انگشت کاسب کلید روزی ست دست
بے ہنر کفچہ گدائی
ع انگور ز انگور ہمیگیرد رنگ

او داند و کار او داند ۔

اول آخر نسبتے دارد ۔

اول بچش بعد ازان گو بے نمک است ۔

اول بسم اللہ غلط ۔

اول بہا شکست بہا + اول پیالہ و دُرد

اول خویش بعدہ درویش ۔

ع اول شب میکشد مفلس چراغ خویش را ۔

اول طعام بعدہ کلام ۔

ایاز قدر خود بشناس ۔

اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست

ع اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی ۔

ع ای فرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش

ایلچی را چہ زوال ۔

ع این خانہ تمام آفتاب است ۔

ع این را بکسے گو کہ ترا نشناسد ۔

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔

این گل دیگر شگفت ۔

ع اینہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر ۔

ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

امثال باء موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی ۔

با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب ۔

ع با تنک ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است ۔

ع با درد کسے رسد کہ دردے دارد ۔

ع با دردکشان ہر کہ در افتاد بر افتاد

بادنجان ارزان است لیکن خرچکی دارد ۔

بادنجان بد را آفت نمیرسد ۔

ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ۔

بازار مصطفی خریدار خدا ۔

بازِ در پریدن[ل] بہ از دست پریدن

ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ۔

باغبان وقت میوہ گوش کر میباشد ۔

باغ و بوستان لایق دوستان

باقی داستان شب فردا ۔

ع با کافر و مسلمان بنشین و صلح کن ۔

ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد

با مغلوب مردی بہ نشد بتر سد ۔

باندازہ گلیم پا دراز کن ۔

[ل] باز در پریدن علامت سعادت و بقدر دست است و دست بر پریدن نشان صرف کردن زر است ۔

باہر کہ راست آید از چپ و راست آید۔
ع باہمن مردمان بباید ساخت
ع با ہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست
ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد
ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید۔
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
بہانہ بچہ مادر مے خورد۔
بت پرست را در کعبہ دیو گیرد۔
ہ بہ تمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضائے زشت قصابان
بت بامی نقش دیوار۔
بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد۔
بچہ در شکم و نامش ظفر۔
بخت کہ بر گردد اسپ تازی خر گردد۔
بخشندہ آب ست کہ ہر چہ بیابد تر کند۔
بد روز ہم روزی میخورد۔
بد عائے گرگان باران نمے بارد
ع۔ بد گہر با کسے وفا نکند۔
ہ بدی را بدی سہل باشد جزا۔

اگر مرے احسن الی من اسا۔
بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند۔
ع برات عاشقان بر شاخ آہو۔
برائے ماسر خرے بہر سید۔
برای کوری ابلیس سایہ گرد رسول نگردد۔
ع برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر۔
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس
ع بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد
ع بر عکس نہند نام زنگی کافور۔
برق زدہ را کافور چہ سود۔
ع برگ سبز ست تحفہ درویش۔
بزراغم جان قصاب راغم پیشہ۔
ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند۔
ہ بزرگش نخوانند اہل خرد
کہ نام بزرگان بزشتی برد
ع بزرگی بایدت بخشندگی کن۔
بزرگی بہ عقل ست نہ بسال۔
بزرگی طفل از ادب است
بزک میر کہ بہار مے آید۔

ع بزکه گرگین شد از گله بدر باید کرد

بزمرده و شاخ زرین - بز یا بهای بز -

بعد از رنج راحت است -

ع بهتر در مال باشد سرگرانی -

بکاهل کاری مفرما پند پیرانه بشنو -

بگفتن آتش دهن نسوزد -

بلا ی طویله بر سر میمون -

ے بلبلا مژده بهار بیار
خبر بد به بوم شوم گذار

ع بلقمان حکمت آموزی چه حاجت

بلیناس حکیم که در قیصریه حمامی ساخته بود که با فروختن چراغ گرم میشد -

ع بلی میوه ز میوه رنگ گیرد -

بمرگش گیر تا به تپ راضی شود -

ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست

بندگی بیچارگی - بنده درگاه تا در همراه -

ع بنگر که چه میگوید و منگر که میگوید -

ے به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ

بود هم پیشه با هم پیشه دشمن -

بوزنه را با دروگری چه کار -

بوزنه بنقل آدم انسان نمیشود -

بوسه به پیغام راست نیاید -

بوی مشک پنهان نمیماند -

بهر زمین که رسیدیم آسمان پیداست

ے بهر کاری که همت بسته گردد
اگر خاری بود گلدسته گردد

ع بهر یک گل منت صد خار باید کشید

ع بهشت آنجا که آزاری نباشد -

ع بی زری کردمن هر چه بقارون زر کرد

بی زر بی پر

بیکدست دو هندوانه نگنجد -

بی گنه از دره عمر نترسد -

بی نان توان زیست بی آب نتوان زیست -

بی می مست است -

امثال بای فارسی

ع پاجی بطواف کعبه حاجی نشود -

ع پای پیش آمد ستا پس دیوار -

پای چراغ تاریک است

؎ پای در زنجیر پیش دوستان
به که با بیگانگان در بوستان

پخته پنیر و نان خمیر۔

ع پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بد است

ع پراگنده روزی پراگنده دل

پرچشمی غربال از پردلی آسیا۔

ع پرستار زاده نیاید بکار۔

؎ پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
که بورانی ست بادنجان و بادنجانست بورانی

پس خوردهٔ سگ سگ را شاید۔

ع پسر که بد گهر افتد پدر چه کار کند

پس ماندهٔ گاو را بخر باید داد۔

؎ پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد

پشت بام را ندان و دزدی۔

ع پشه چو پر شد بزند پیل را۔ پنج انگشت برابر نیست

پهلوان زنده خوش است۔

پیچش مار از کجروی خود است۔

پیران نمی پرند مریدان می پرانند

پیر شو و بیاموز۔

پیرهن خس است اعتقاد من بس است

ع پیر من هر چه کند عین عنایت باشد

ع پیری که دم ز عشق زند بس غنیمت است

پیری و صد عیب چنین گفته اند

پیری و هزار عیب۔

پیش از عید مصلا می برد

پیش از مرگ واویلا۔

پیش دروغگو هر کس لاجواب است

پیش زبان کوتلے نیست۔

پیش طبیب مرو پیش کار آزموده برو۔

پیغمبر اول دعا برای خود کند۔

ع پیل در گل مانده را هم پیل باید تا کشد۔

امثال تای فوقانی

تا از سر چیزی نگذری بسر چیزی نرسی

ع تا ببینیم که از غیب چه آید بیرون

؎ تا به دکان خانه در گروی
هرگز ای خام آدمی نشوی

تریاق از عراق آورده شود مارگزیده مرده شود

ع تا تو من میرسی من بجدا میرسم

تاج محمد قرة العین مومنانست -

ع تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون -

ه تا خود رسد وعدهٔ هر کار که هست -
سودے نکند یاری هر یار که هست

ع تا در میانه خواستهٔ کردگار چیست

ع تا ز پیری دلبود مرگ یکیست -

تارک خواب فرشته است -

ع تا ریشه در آب ست امید ثمری هست

تاریکی شب سرمهٔ چشم کور موش است -

تاریکی واشارهٔ ابرو -

تا سال دگر مے که خورد زنده که ماند

ع تا شب نروی روز بجاے نرسی -

ع تا صدف قانع نشد پر در نشد -

تا مار راست نشود بسوراخ نرود -

ه تا مرد سخن نگفته باشد
عیب و هنرش نهفته باشد

ع تا نباشد چیزکے مردم نگوید چیزها -

ع تا نفس باقیست راه زندگی هموار نیست

ع تا یار کرا خواهد و میلش بکه باشد

تبدیل ذائقه مضائقه ندارد -

تخم تاثیر صحبت اثر -

تختهٔ تخت یا تختهٔ تابوت -

ترا آب مے برم و تشنه مے آرم -

ترازو خسیس است هر سو که زیادتی یافت -
سر فرود آورد -

ترازو همه دو سر قلب -

ترازوی زهره از گرانی ستارگان نشکند -

ع تربیت نا اهل را چون گردگان بر گنبد است

ترسان دل را چه پری و چه عفریت -

ترکی تمام شد -

تشنه در خواب هم آب مے بیند -

ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان -

تعریف زیاده بدتر از دشنام

تعظیم صاحب خانه کردن پنبه از ریش
حلاج برداشتن -

تعظیم کاریگران معاف -

تقویم پارینه بکار نیاید

ع تکبر عزازیل را خوار کرد۔

ع تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف

ع تندرستان را نباشد درد ریش۔

تنور تا گرم ست نان توان بست۔

تنها پیش قاضی روی راضی آئی

تواضع دو سر دارد۔

ع تواضع ز گردن فرازان نکوست۔

توانگری بدلست نه به مال۔

توبه برای شکستن است۔

ع توبه فرمایان چرا خود توبه کمتر میکنند۔

ع تو پاک باش برادر مدار از کس باک۔

تو دانی و کارت۔

تو که اینقدر از خواب مخطوظی چرا نمی میری۔

ع تو مرا دل ده و دلیری بین

تهی دست روسیاه۔ تیر آخر بجگر کافر۔

تیر چرخ را کمان چرخ باید۔

ع تیر چون تر شود کمان گردد۔

تیشه را با تراش کار است خواه خود پیش

آید خواه سپیدار

تیشه گر مقبل است در سن تاب مدبر۔

ع تیغ کج را نیام کج باشد

امثال تاء مثلثه

ثابت شدن بدست قاضی۔

ع ثابت قدم بگفت کسے بد نمیشود۔

ثواب راه بخانه صاحب خود میبرد۔

ثواب روزه بی عذاب آن روزی نشود۔

امثال جیم

جامه باندازه تن باید دوخت۔

جان گرد جامه گرد۔ جنگ دو سر دارد۔

جاہل ملتبس شتریست زیر جبّه

جاے استاد خالی است۔

جاے امید خالی است۔

ع جاے بنشین که بر نخیزی۔

ع جاے خر بستن تو اینجا نیست۔

جای که حسین تشنه میرد اگر بریزید باران

لعنت بارد جاے آن باشد۔

جاے که شاهین چنگ زند پای کبک

در رقص نه خیزد
جائیکه کمان رستم باشد باران تیر
بهمن هم تواند بود۔
جگر جگر است و دگر دگر۔
جنس از جنس آسیب نه بیند۔
ع جواب جاہلان باشد خموشی۔
جوز شکن و طالع بین۔
جو فروختن و گندم نمودن۔
جوہر آنست که نسوزد و روشن شود۔
جوہرے که آب مروارید در چشمش فرود آمده
باشد مروارید را کے بیند۔
ع جوہرے طالع ز خروار ہنر به۔
جوینده یابنده۔
ع جہاندیده بسیار گوید دروغ۔
ع جہد نما تا که بجائے رسی۔

امثال جیم فارسی

ع چاره نیست درین واقعه الا التسلیم
چاش خور بدتر از میراث خور است۔
چاه بیژن از زندان ضحاک کم نیست۔
چاه کن را چاه در پیش۔
چشم از روئے دوستان روشن شود نه از
باغ و بوستان۔
چشم دوستان روشن۔
چشم را گل بدتر از خار است۔
چشم فلک در میان سر است۔
چشم کرم در عیب مکفوف است۔
چشم مار روشن دل ماشاد۔
ع چشم مور و پای مار و خبز ممسک راکه دید
چراغ پائے خود روشنی ندارد۔
ع چراغ را نتوان دید جز بنور چراغ۔
چراغ روشن مراد حاصل۔
ع چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا۔
ع چراغ مفلسان نورے ندارد۔
ع چراغ مقبلان هرگز نمیرد۔
چراغ وقت مردن خانه روشن میکند۔
چرا کارے کند عاقل که باز آید پشیمانی۔
چربی از سنگ بر نمے آید۔
چغندر کاشتم زردک بر آمد۔

چه کند بینوا همین دارد

ع چه کنم چشم آسمان کورست۔

ع چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند۔

چندین هزار شکل برای اکل۔

ع چو احمق در جهان باقیست مفلس در نماند

ه چو از قومے یکے بیدانشی کرد۔

نه که را منزلت ماند نه مه را۔

ه چوب تر را چنانکه خواهی پیچ

نشود خشک جز بآتش راست

ع چو برگردد فلک کچکول سازد تاج شاهی را۔

چوب هر چند سنگین است آب فرو نبرد۔

ه چو پیروز شد دزد تیره روان۔

چه غم دارد از گریهٔ کاروان۔

ع چو تیر از کمان رفت ناید بشست۔

ع چو شد زهر عادت مضرت نه بخشد۔

ع چو فردا رسد کار فردا کنم

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

چوگان تواضع کرد گوئی برد گوئی سخت

سری کرد سزا شبها خورد۔

ع چو مه به هاله نشیند دلیل باران است

ع چو میدان فراخ است گوئی بزن۔

ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔

ع چو نام سگ بری چوبے بدست آر۔

چون از گلو فرو رفت چه حلوا چه زهر۔

چون برجیس را روز بد آید در کشت عطارد

خوشه چیند۔

ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر۔

چون سنگ را معرفت باشد زر پیش او سر فرود آرد

ع چون قضا آید طبیب ابله شود۔

چون کار از دست رفت پشیمانی چه سود۔

ع چون گوش روزه دار بر الله اکبر است۔

چهار پا را چهار روز آزمایند دو پا را دو روز۔

ع چه باک از موج بحر آن را که باشد نوح کشتیبان

ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار۔

چه خوش چرا نباشد۔

ه چه خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کاساً و ناولها

ع چه مرد بود کز زنے کم بود۔

چه نسبت خاک را با عالم پاک -

ع چیزی بده درویش را چیزی مگو درویش را

چینی شکسته صدا نمیکند -

چیزی که نیابی مجو - چین ابرو نمیتوان دید -

امثال حای مهمله

ع حاجت مشاطه نیست روی دلارام را

حاجی حاجی را در مکه مے بیند -

حاضر را لقمه - غائب را تکبیر -

حاکم تمام گوش باید -

حبذا خانهٔ خود اگر تمام گلخن است -

ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر -

حرام خوردن و شلغم -

ع حرف بد بر زبان بد باشد -

ع حرف حق بر زبان شود جاری -

حرف میماند وقت نمیماند -

حریف حریف را مے شناسد -

ع حریف باخته با خود همیشه در جنگ است

حساب دوستان در دل -

حق بحقدار رسید -

حکایت از مثل بمثل شود

ع حکم حاکم قبول باید کرد

حکم حاکم مرگ مفاجات -

حکیمے را پرسیدند دوست چیست گفت

اسمے ست بلا مسمے

حلوا خوردن را روے باید -

ع حلوا گفتن دهن نسازد شیرین -

حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن -

حیف که هنرمندان بمیرند و بے هنران

جاے ایشان گیرند -

حیله رزق بهانه موت -

امثال خاء معجمه

ع خاک از تودهٔ کلان بردار

خاک در عزیزان آسایش دیدهٔ مشتاقان است

ع خاک عمل از عبیر معزولی به -

خاک غربال را نشاید و خشت آسیا را -

خالی دست روسیاه -

خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست -

خاموشی علامت رضا است -

خانه بدوش یک بینی و دو گوش۔
خانه تنگ روزی فراخ۔
خانه جدا گور جدا۔
خانهٔ خالی را دیو میگیرد۔
خانهٔ شیشه را سنگی بس است۔
ع خانهٔ درویش را شمعی به از مهتاب نیست
خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب۔
خبر خضر هم معتبر
خدارا ندیده اند بعقل شناخته اند۔
خدا داری چه غم داری۔
خدا که می دهد نمی پرسد تو کیستی۔
خدا می بیند و می پوشد همسایه نمی بیند و میخروشد۔
خداوند بسلیمان سگی دهد
ع خدائیکه دندان دهد نان دهد۔
ع خر ار جل اطلس بپوشد خر است۔
ش خر از کسی در عروسی نخواند
مگر آن زمان کاب و هیزم نماند
خر باربر به از شیر مردم در۔
خربسته بهتر اگرچه دزد آشنا باشد۔

خربزه بخور ترا با فالیز چه کار۔
خربزهٔ شیرین کم بختی نوکران۔
خربزهٔ شیرین نصیب شغال است۔
خر خالی یرغه میرود۔ خر خفته جو نمیخورد۔
خر خواجه خر من خواجه۔
خر را خدا شاخ نمیدهد
خر را دو گوش گواه بس است۔
ع خرس در کوه بوعلی سیناست۔
ش خر عیسی اگر بمکه برود چو بیاید هنوز خر باشد۔
ع خر عیسی بآسمان نرود۔
ع خر قیمت زعفران چه داند
خر که پشت طاوس نیاید۔
خر که جو دید کاه نمی خورد۔
خرگوش دم برید دراز نمیخرد۔
خرما را پوست به از مغز۔
خر همان خر است اما پالانش دیگر است۔
خری بیفتاد و خیکی بدرید۔
خری که از خری بماند دم و گوشش باید برید
خس کم جهان پاک۔

ع خفتہ راخفتہ کے کند بیدار۔
ے خلاف رای سلطان رای جستن
بخون خویش باید دست شستن
خلق خدا ملک خدا
خندۂ گل گریۂ گلاب بار آرد۔
خندۂ مردم از شادی باشد و خندۂ بوزنہ از غم۔
ع خواب یک خوابست باشد مختلف تعبیرہا۔
ع خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش
ع خواجہ داند بہار شاخ نبات
خواجہ سر اگر ولی است مادر بخطا۔
ع خوب شد اسباب خود بینی شکست۔
خود پسند خلق نباشد۔
ع خود پسندی جان من برہان نادانی بود
خود غلط انشا غلط املا غلط۔
خود فضیحت دیگراں را نصیحت۔
خود کردہ را چہ درمان۔
خوردہ نہ بردہ الواسے درد گردہ۔
خورشید روی ہمہ سیاہ میسازد و روی ماہ سپید
ع خوش آمد ہر کرا گفتی خوش آمد۔

ع خوشحال کسانیکہ بہر حال خوش اند۔
خوشخو خویش بیگانگانست بدخو۔
بیگانہ خویشان
ع خوش سخن باش تا امان یابی۔
خوش کی سر دارد۔
خون را آب شوید خون را بخون نشوید۔
خون حسن و حسین دم الاخوین نیست
ے خوی بد در طبیعتی کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست
ع خوے بد را بہانہ بسیار۔
خویشی بخوشی سودا برضا۔

امثال دال مہملہ

داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سر بار۔
دامن پاک را کہ با دامن آلودہ ببندد
پاک ہم پلید شود۔
دانا باشارت ابرو کار کند۔
دانشمند را دست کوتہ بہ از دستار دراز۔
دایہ مہربان تر از مادر ہست۔
ع در آرد طمع مرغ و ماہی ببند۔

در تو میگویم دیوار تو گوش کن۔
در بلا بودن به از بیم بلا۔
ع در بیشه گمان مبر که خالیست۔
در جنگ حلوا بخش نمیکنند۔
در خانه آرد نے و در کوچه دود تنور۔
ع در خانه اگر کس است یک حرف بس است
در خانهٔ بینوا چه پنج چه شش۔
در خانهٔ خدا دام بازست۔
ع در خانهٔ مور شبنمے طوفان است۔
درختے که از وی بہی بکسی نرسد بہ نے آبی خشک بہ۔
ھ درختے که اکنون گرفت است پای
به نیروے شخصے بر آید ز جاے
ھ دردا که طبیب صبر مے فرماید
وین نفس حریص را شکر میباید
ع درد بکش تا بدواے رسی۔
ع درد را پیش دردمند بگو۔
درد را خدا بدوستان خود میدهد۔
درد دل دردیست۔ درد سر کمتر بهتر۔
ع درد عاشق به نه زمدارای طبیب

ع درشتی و نرمی بهم در به است۔
ع در عفو لذتیست که در انتقام نیست
در قصص انبیا مضاحک نگنجد۔
ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست۔
در که میکوبی و خانه که میپرسی
ع درمان بکسے رسد که دردے دارد۔
در مقام تشنگی هزار مروارید بقطرهٔ آبے نیرزد۔
در نیستی مردن به که حاجت پیش کسے بردن
درودگرے سرزنش کار نکند۔
درودگر تیشه بپلے خود میزند۔
دروغگو را تا بدر خانه باید رسانید۔
دروغگو هر جا ذلیل ع دروغے را جزا باشد دروغے۔
دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز
دروغگو را حافظه نباشد۔
ع درویش صفت باش و کلاه تتری دار
ع درویش هر کجا که شب آمد سرای اوست
درویشے زوال نه بیند۔
در هفتاد سالگی عشق طنبور میکند در گور نوازد۔
ع در یتیم را همه کس مشتری بود۔

ع دزد از خانهٔ مفلس خجل آید بیرون۔

دزد باش و مرد باش۔

دزد جوانمرد به از بازارگان بخیل۔

ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانه را

ع دزد راهی رود صاحب کالا راهی

ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد۔

دزد ناگرفته سلطان است۔

دست بکار و دل بیار۔

دست بر آسمان نتوان رسانید۔

دست بے هنر کفچه گدائی است۔

دست پیشین را بدل نیست۔

دست جوانمرد و همت دادن خار در کف

بخیل برائے ستدن۔

دست خود دهان خود۔

دست دست اول است۔

دست (چپ) دست را می شوید و هر دو دست رو را۔

دست را دست مے شناسد۔

ع دست زیر سنگ را آهسته میباید کشید

دست شکسته وبال گردن۔

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند۔

دست کوته و کله دراز۔

ع دشمن اگر قوی ست نگهبان قوی تر است۔

ع دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست۔

دشمن دانا به از دوست نادان۔

ع دعای گوشه نشینان بلا بگرداند۔

ع دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد۔

دلا خوش باش نان با روغن افتاد۔

ع دل بدست آور که حج اکبر است۔

دل تاریک را جان روشن نبود۔

دل را بادل راه است۔

دل را بادل راه است۔

دل را بجز دلدار نباید داد۔

دلیر تیغ را کار فرماید و غمین زبان را۔

دم عیسے در زندگانی درنگیرد (یعنی اثر نکند ۱۲)

دندان زدن شیر شغال را مبارک آهو را شوم

دندانے که درد کند بایدش کند۔

دنیا بیک قرار نیست۔ دنیا پنجروزه است

۵ دنیا خوابیست زندگانی دردسی۔

خوابیست که در خواب به بینی آنرا۔
دوائے غضب خاموشی است۔
ع دو دل یک شود بشکند کوه را۔
دورنگی سیب از سیه درونی اوست۔
ه دوست آن باشد که گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی
دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره
دشمنان هم دوست نمایند۔
دوست شاد دشمن پایمال۔
ع دولت تیز را بقائے نیست
ع دولت در آن سرا ست که از مهمان پر است
ع دولت نه دهد خدائے کس را بغلط
دو مرغ جنگ کنند فائده به تیر گر۔
دونده باد ست که دریا و کوه را سهل گیرد۔
ده خراب خراج ندارد۔ ده ویران چراغ ندارد
ده در دنیا ستان در آخرت۔
ده درویش در گلیمے بخسپند۔
دهمے بینی و فرسنگ مے پرسی۔
ع دهن سگ بلقمه دوخته به
دهن مخالفان نتوان بست۔
ع دیدیم همه را و آزمودیم همه را۔
دیده نه شنیده گواه گردید۔
ع دیده را ناخنه به از ناخن۔
دیدهٔ سخت را ناخن بشکند چنانکه بادام را سنگ۔
دیر آمدن زود رفتن۔ دیر آید درست آید
دیر گیر و سخت گیر۔
ع دیگ سیه جامه سیه میکند۔
ع دیو بگریزد از آن قوم که قرآن خوانند
ع دیو خوش خلق به از حور گره بپیشانی۔
ع دیو همان به که بود اندر سبد۔
ع دیوانه باش تا غم تو دیگران خورند۔
دیوانه بکار خود هشیار۔
دیوانه را هوئے بس است۔

امثال ذال مهمله

ذره را با خورشید چه نسبت۔
ذوالفقار علی در نیام نباشد۔
ع ذوق چمن ز خاطر صیاد میرود۔
ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزاری برد

امثال راء مهمله

ع راز دل جز بیار نتوان گفت۔
ع راز خود با یار خود چندانکه بتوانی مگو۔
راستگوئی در رزق خود خلل۔
راستگو را همیشه راحت در پیش است۔
راست دو دروغ بر گردن راوی۔
ع راستی را زوال کے باشد۔
ع راستی موجب رضای خداست۔
راه بزن اما راه خدا بہ بین۔
رَو بنده خریدار خدا
ع رزق را روزی رسان پر میدهد
ع رسیده بود بلای ولے بخیر گذشت
ف رشته در گردنم افگنده دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواه اوست
رضای مولے از همه اولے۔
ع رموز عاشقان عاشق بداند۔
ع رموز مصلحت ملک خسروان دانند
رنجش خر از راحت پالان است۔
رندان را رندان مے شناسند۔

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چه کار
ع رندی و هوسناکی در عهد شباب اولی۔
رنگ رو باخته رنگ ریزی میکند۔
رنگریز بریش خود در مانده۔
رنگریزی ماه قصب را زیان دارد۔
روباه را گفتند پوستین پوشی گفت آنچه
پوشیده ام بمن بگذارید۔
رو بروی بودن به از پهلو بود۔
ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم
روز نو و روزی نو۔
روز شنبه بجهود ارزانی۔
ع روزی بقدر همت هر کس مقرر است
روستائی را عقل از پس مے آید۔
روستائی بزبان خود گویائی۔
روشنائی عرب از نور محمد بود نه از شعله بولهب۔
رونده کسے است که قدمے دارد
روے دروغگو سیاه۔
روے شایسته مرهم دلهای خسته۔
روش ببین حالش مپرس۔

روے مفلسی سیاہ۔

ع رہ راست برو اگرچہ دور است۔

ع ریاضت کش بہ بادامے بسازد۔

ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت۔

امثال زاے معجمہ

زبان پاسبان سر است

زبان خلق نقارہ خدا

ع زبان سرخ سر سبز مید ہد برباد

زحل ہندی از ترکی مریخ نہ ترسد۔

ع زور پا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

ع زویم بر صف رندان ہرچہ باداباد

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔

ع زر دادن و درد سر خریدن

زر سفید برائے روز سیاہ است۔

زر کار کند مرد لاف زند

ع زصد تیر آید یکے بر نشان

ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ نساز

زمانہ سفلہ پرور است۔ زدہ را میتوان زد

ع زمرگ خر بود سگ را عروسی۔

ع زمین ترکید پیدا شد سر خر۔

زمین سخت آسمان دور۔

ع زمین شور سنبل بر نیارد۔

زن از غازہ سرخ رو شود و مرد از غزا

ہ زن بد در سرائے مرد نکو

ہمدرین عالم است دوزخ او

زن بیکار غر شود یا بیمار۔

زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر

زندگی را عشق است۔

زن مرد وش بہ از مرد زن وش۔

ع زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ

زور بر خر نرسد دہ بپالانش۔

ع زور بر گاؤ نالہ بر گردون۔

ع زہے مراتب خوابی کہ بہ زبیداریست

زیارت بزرگان کفارہ گناہ۔

ع زنہار از قرین بد زنہار

امثال سین معجمہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا

سال گذشت حال گذشت۔

ہ [illegible] ۱۲

سایهٔ هما برای دولت و گلا جویند نه
برای دفع گرما۔
ع سبزه بر سنگ نروید چه گنه باران را
سخت زنی سخت خوری۔
سخن از سخن خیزد۔
سخن به آواز گنبد است۔
ع سخن تا نپرسند لب بسته دار۔
سخن راست از دیوار هم بشنو۔
سخن راست تلخ مے شود۔
سخن شنیدن بیخ دولت۔
سخی را در هر دو عالم سر بلند۔
سخی و بخیل را سر سال برابر است۔
سر بریده بانگ نمیکند۔
ع سرکه مفت از عسل شیرین تر است۔
سر مار کوفته به۔
سرو از راستی آزاد شد
سرو بستان یاد دهانیدن۔
سری که بار کسی نکشد باری باشد بر گردن۔
سزای گران فروش نخریدن است

ع سطرها کی راست آید چون کجی در مسطر است
ع سعی بسیار کفش پاره کند
سگ از دکان آهنگر چه خواهد برد۔
ه سگ اصحاب کهف روزی چند
پی نیکان گرفت مردم شد
سگ باش برادر خورد مباش
سگ به هفت دریا پاک نشود۔
سگ حضور به از برادر دور
سگ حق شناس به از مردم ناسپاس۔
سگ را بمسجد چه کار۔
سگ را طوق گردن دائره دولت۔
سگ زرد برادر شغال۔
سگ سیر و قلیه ترش۔
ع سگ گزنده همان به که آشنا باشد۔
ه سگی را چون کلوخی بر سر آید۔
زشادی جهد کاین استخوانست
ع سلام روستائی بی غرض نیست
سنگ آمد سخت آمد۔
سنگ زدن بر محل به که زر دادن غیر محل۔

سنگ مفت و کلاغ مفت -

سوال دیگر جواب دیگر -

سوال از آسمان جواب از ریسمان -

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت -

سوزنده آتش است که هرگز سرد نمیشود -

سوزن عیسی را بجز رشتهٔ مریم در خور نباشد -

سوز از گله دور -

ع سوز باید مرگ را گو ساز بی آهنگ هست -

سیر را چه غم گرسنه -

سیر نخورده آم که از بوی گندش ترسم -

سیلی نقد به که حلوای نسیه

سیمرغ دیگر است و سی مرغ دیگر -

سیه دلی دوات سر قلم را سیاه کند

سیه روئی آهنگر سرخروئی آهن است -

سیه روی زحل بیک دو نتوان شست -

سیاقت عطارد از روزنامهٔ شمس روشن شود -

امثال شین معجمه -

ع شاخ گل هر جا که روید هم گل ست -

ع شاخی که بلند شد تبر خورد -

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن -

ع شاگرد رفته رفته باوستاد میرسد

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدارا -

ع شاهان کم التفات بحال گدا کنند

ع شاید که همین غنچه برآرد پر و بال عنقا گردد

شب بسیار و شادی بکار شب حامله فردا چه زاید -

ع شپر اگر وصل آفتاب نخواهد رونق بازار آفتاب نکاهد

شپرک پروانهٔ شمع خورشید نشود -

شتر ارزان است اگر قلاده در گردن نمیداشت -

شتر اگر چه مرده بود پوستش بار دو خر است -

ع شتربان در رود آنچه خربنده کشت -

ع شتر در خواب بیند پنبه دانه -

شتر صالح به از مردم طالح -

شد نی شد و گر چه خواهد شد -

شراب زده را شراب دوا است -

شراب مفت قاضی هم میخورد

ع شرطه همه وقتی نبود لایق کشتی -

شرم عثمان برای ایمان است نه برای روزی -

شعر فهمی عالم بالا معلوم شد -

شکل درویش صورت سوال است
ع شلغم پختہ بہ زنقرۂ خام۔
شماتت دشمن بہ کہ سرزنش دوست۔
شمشیر مردان خالی نباشد۔
ع شمع راپشت درونمے باشد۔
ع شمع را ہر چند سر برند روشن تر شود۔
شملہ بمقدار علم۔
ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔
ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبری در کار نیست
ع شوہی زن زشت روی نابینا بہ
ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست۔
ع شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکلست
شیطان خانہ خود را خراب نکند

امثال صاد مہملہ

صاحب خیر داخل خیر است۔
صاحب غرض مجنون مے باشد
صاحب کرم ہمیشہ مفلس۔
صباح خواہم کہ خضری بہ بینم خرسی دو چار شد
ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

صبر مفتاح کار است۔
ع صحبت نیکان بدان را سود نیست
ع صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر است۔
صد شکر کہ چقندر نبود۔
صدقہ دادن رد بلا۔
صد کلاغ را یک کلوخ بس است۔
صد موش را یک گربہ بسند ہست۔
صفائی خانہ در آب و جاروب است۔
صف مغلوب را ہوے بس است۔
ع صلاح کار کجا و من خراب کجا۔
ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست۔
صلا نشد بلا شد
صلح اول بہ از جنگ آخر۔
صورت بہین حالش مپرس۔
صورت گرگ دیدن ہم مبارک و ندیدن ہم مبارک۔
ع صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد۔

امثال ضاد معجمہ

ضامن بدست کسید ۔ ضرب ضرب اول ۔

امثال طا مہملہ

ع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

طامع ہمیشہ ذلیل است ۔

طبیب مہربان از دیدہ بیمار مے اُفتد ۔

طفل بمکتب نمیرود ولے برندش ۔

طفل شکیب ندارد ۔

طفلے را دہن مادر خوش بہشت ست ۔

طفیل کدو کرم ہم آب مے یابد

طلعت زیبا بہ از خلعت دیبا ۔

طمع دیدہ ہوشمند میدوزد

ع طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی ۔

طینت نے معنی سفالی ست نے شرارت ۔

طوفان شیطان اللہ نگہبان ۔

امثال ظا معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان ۔

ظاہر عنوان باطن است ۔

ظرف شکستہ صدا نمیدہد ۔

ظرفیکہ سگ لیسد باستعمال نیاید

ظلم ظالم باعث ویرانی اوست ۔

امثال عین مہملہ

عارف بخود بر عارف است ۔

عارف بخود غیر عارف است ۔

عارف کہ نمود غیر عارف است ۔

عاشق از پدر مہربان تر است ۔

عاشق کور مے باشد ۔

عاشقم اما ناز معشوقی دارم ۔

عاشقم لالا کنابام ۔ عاشقی بس مشکل است

عاشقے راز رمیباید نہ لاف ۔

ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ۔

عاقلان خوب میدانند ۔

عاقلان در پے لفظ نشوند ۔

عاقل باید کہ از دیگران پند گیرد ۔

عاقل دوبارہ فریب نمیخورد ۔

عاقل را اشارہ بس است ۔

عبارت از نظیر بے نظیر شود ۔

ع عجب عجب کہ ترا یاد دوستان آید

ع عدو شود سبب رزق گر خدا خواہد

عذر گناه بدتر از گناه

عروسی که بمن رسید شب کوتاه شد

عروسے که روے خود پس غربال پنهان
کند بجنبش حاجت نیست

عزت هر کس بدست آنکس است۔

ع عشقبازی از مجنون یاد میباید گرفت۔

عشق آمدنی بود نه آموختنی۔

ع عشق است و هزار بدگمانی۔

عشق و مشک پنهان نمے شود۔

عشق و واردات

عصاے پیر بجاے پیر۔

عصمت بی بی از بے چادری۔

عطارد می باید که تاب نزدیکی آفتاب آرد۔

عطاے او به لقاے او بخشیدم

ع علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد۔

علت برود عادت نرود۔

علم در سینه نه در سفینه

علم شے به از جهل شے۔

علم غیب خاصه خدا است۔

علم نجوم قیافه روزگارست

علم و ادب بهر گدا نه دهند

عمر دراز براے تجربه است۔ عمر سفر کوتاه۔

ع عمرش دراز باد که اینهم غنیمت است

عوان عود سوزد و کنند دوزخ شود۔

عوض دارد گله ندارد۔

عیان راچه بیان

عیب خود هرگز کسے نمے بیند۔

عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

ع عیش را در جهان خزان داوند۔

امثال غین معجمه

غربت دیده مهربان مے باشد۔

غرق شده را الف یاد چه سود۔

غریب کور مے باشد۔

غریب هر دلعزیز۔

غضب مرد محک اوست۔

غلام بمال نازد و آقا بهر دو۔

ع غله گر ارزان شود امسال سید میشوم

غم فردا امروز نباید خورد۔

غم نداری بز بخر۔

غنچه از ترش روئی دلتنگ ماند۔

غنی هر چند کریم باشد سفره براه نمی اندازد

غواص بدریا چیزے دیده است که بغورش فرو میرود۔

غوره مویز مے شود مویز غوره نمے شود

غول در بتخانه بند نمے شود۔

غیبت بدتر از زناست۔

امثال فا

ع فال نیکو بزن بهر کارے

فتراک جوان مردان دستاویز امید است۔

فراخ روزی را با قحط چه کار۔

ع فربهی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است

فرمان بردار در آئینده روزن۔

فریاد شغال وبال شغال۔ فردا که دیده است۔

ع فریاد سگان کم نکند رزق گدارا۔

ع فکر زاہد دیگر و سوداے عاشق دیگر است

ع فکر هر کس بقدر همت اوست۔

فلفل را ببین که کوچک است۔

امثال قاف

قاضی بدو گواه راضی۔ قاضی برشوت راضی۔

ع قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی۔

قدر جوهر جوهری داند

قدر عافیت کسے داند که بمصیبتے گرفتار آید۔

ع قدر عیسیٰ کجا شناسد خر۔

ع قدر نعمت است بعد زوال

ﮯ قدم نامبارک و مسعود
گر بدریا رود برآرد دود

قرآن را از لوح زر چه زیب

قرض شوهر مردانست۔

قرض که از هزار گذشت نان و گوشت باید خورد۔

قرض مقراض محبت است۔

قسم براے خوردن است۔

ع قضاے نبشته نباید سترد۔

قضیهٔ زمین برسر زمین۔

قطب از جا نه جنبد۔

قفا زدن گردنکشان را گردن زدن است۔

قفل بدریا نمیتوان زد۔

ع قلم اینجا رسید و سر بشکست۔

ع قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔
ع قناعت تونگر کند مرد را
قول مردان جان دارد
قہر درویش بر جان درویش
ع قیمت زعفران چہ داند خر۔

امثال کاف تازی

ع کار استاد را نشان دگر است
کار امروز بہ فردا مگذار۔
کار بچہ خام و عمل غلام کم
کار بکثرت است۔
کار تقدیر بہ تدبیر راست نیاید
کارد دستہ خود را نمی برد۔ کار را کار فرما کند
کار کنک ریگ خوردن است
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر۔
ع کاریکہ نہ کار تست زنہار مکن۔
ع کاریکہ نکو نشد نکو شد کہ نشد
کاسہ ہمسایہ دو پا دارد۔
ع کاذب ہمہ را بکیش خود پندارد
کالائے بد بریش خاوندش

کاہ در کاہدان نمے ماند۔
کاہے مخورد و راہے میرود۔
کجا آسمان کجا زمین۔
کج نشین و راست گو۔
کردنی خویش و آمدنی پیش۔
ع کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست۔
کرمے کہ مصحف خورد او زو باش چہ غم
ع کریمان دوست میدارند مہمان طفیلی را۔
کریم را صد دینار خرج میشود و بخیل را ہزار
ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب است کہ زشت
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است
؎ کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
؎ کس نیاید بزیر سایۂ بوم
ور ہما از جہان شود معدوم
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد۔

کفش دوز چرم آلوده خاید و لقمه پاک خورد۔

کفن دوز در شب از مرده نترسد در روز از زندگان برد۔

ف کلاغ تگ کبک در گوش کرد
تگ خویشتن را فراموش کرد

کلند چاه کن را آب دادن حاجت نیست

ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است

کم خرچ بالانشین۔

ف کند ہمجنس باہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کوتاه خردمند به از نادان بلند۔

کور بچراغ احتیاج ندارد۔ کور بکار خود بینا است۔

کور چه خواهد دو چشم۔

کور را به تماشاے گلستان چه کار۔

کور و نظر بازی۔ کوری به از نادانی۔

کوزه گر از کوزه شکسته آب میخورد۔

کوزه نو دو روز آب را سرد دارد۔

کوزه ہمیشه از چاه درست نه برآید۔

ع کوشش بے فائده است وسمه بر ابروے کور۔

که کرد که نیافت۔

کے آمدی کے پیر شدی۔

امثال کاف فارسی

گاو باشد که زبانش چرب بود۔

گاوزر ال از شیر الوان نوشیروان میترسد۔

ف گاه باشد که کودکے نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے

ع گدا اگر تواضع کند خوے اوست

گدا اگر ہمه عالم بدو دہند گدا است۔

گذشت آنچه گذشت۔ گذشته را صلوٰة

ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی

گربه از براے خدا موش نمیگیرد۔

گربه کشتن روز اول۔

ف گربه مسکین اگر پر داشتی
نام گنجشک از جہان برداشتی

ف گرچه کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدر ہا

گردگاہ توتیاے چشم گرگ۔

گردن شتر کمانیست کہ برای قربان ساختہ۔

ع گردنِ نے طمع بلند بود۔

ع گر ضرورت بود روا باشد۔

ہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ع گر نبودی چوب تر فرمان نبردی گاو و خر

ع گر نتویسی قلمے مے تراش۔

گریہ گوزن بہ از خندۂ شیر۔

گریہ بوقت بہ از خندۂ بیوقت۔

ع گفتن ہمین بس است کہ اسپ من ابلق است

ہ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو۔
از شما یک تن نشد اسرار جو

گل کاغذی را بہ شبنم چہ کار۔

گل کاغذی بو نمیدہد۔

گلہ از دوستان خیزد

گلہ از دوستان عیب است

گناہ کنند گاوان زمین دیہہ نہد تاوان

گناہ مے نئی بار سے کبیرہ بچن۔

گناہیکہ بکفارہ نزدیک است گناہش نتوان گفت۔

گندم از جو نروید۔

ع گندم از گندم بروید جو ز جو

ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد

گوسالہ بزور میخ میجہد۔

ع گوسالہ تا پیر شد و گاو نشد

گوشت ہر چند لاغر ست آبروی نان است

گوش خر دندان سگ۔

گوش زدہ اثرے دارد۔

ع گوش نامحرم نباشد جاے پیغام سروش

گوہر در کان بیقدر ست و در بازار بقیمت

گویم مشکل و گر نگویم مشکل۔

امثال لام

ع لایق افسر نباشد ہر سرے۔

لذت تیشہ از کوہ کن باید پرسید

لشکرے گریزد و لشکرے شیر شود۔

لعنت بکار شیطان لعنت ہیچ است

لنگ بخر کور بخر ہیچ مخر۔

ش لنگے زیر لنگے بالا۔
زغم وزدے غم کالا

لوزینہ بگاو دادن ازکون خری است

لیلی را بچشم مجنون باید دید۔

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت۔

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال۔

ع ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود

ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔

مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد۔

مار مردہ نمے گزد۔

ش ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ع مال حرام بود بجاے حرام رفت

مال عرب پیش عرب + مال مردہ پس مردہ

مال مفت دل بے رحم۔

مال نثار جان است و جان نثار آبرو۔

ماہی ماہی را بخورد و ماہی خور ہر دو را۔

ع مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن۔

ع سحر تا بفردا کہ شمرد و کہ دید

مثل معروف پیرایہ زبانہا ست

ع محتسب را درون خانہ چہ کار

ع محتسب گر بخورد معذور دارد مست را

محتسب در بازار است نہ در خانہ

محمد بمعراج بلند است نہ بعمامہ

محنت بر باد گنہ لازم۔

محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید۔

مدعی سست گواہ چست۔

ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان۔

ع مرا نان دہ و کفش بر سر بزن

ع مرغی بیار و مرغے بخور۔

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔

ع مرد بے زر ہمیشہ رنجور است۔

مرد بے سنگ را وزنے نباشد۔

مرد پا بر ہوا نہد نا مرد در ہوا۔

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد۔

مردن بہ نام بہ کہ زیستن بہ ننگ

مردن ملا نفع نمیکند خوبست که بابا بمیرد

ع مرده آنست که نامش بنکوئی نبرند۔

مرده اگر خاک دهد بستان۔

مرده بدست زنده۔

مرده هر چند عزیز است نگاه نتوان داشت۔

ع مردیست بیازمای و آنگه زن کن۔

ع مردے نبود فتاده را پائے زدن

ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش

مرگ انبوه جشنے دارد۔ مرگ به از رسوائی

مریخ نزد مشتری بسعادت نه خرسیان نخواهد رفت

مزدور خوش دل کند کار بیش

ع مزن فال بد کارد در حال بد۔

مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب۔

مشت بسته قفل بهشت است۔

مشت در محل خود از تیغ بالاتر است۔

مشت زن دیگر است و تیغ زن دیگر۔

مشت ناخورده بشت مے بازد۔

مشتے نمونه از خروارے۔

مشتے که بعد از جنگ بیاد آید بر کله خود باید زد۔

مشک آنست که خود ببوید نه که عطار گوید۔

مطلب سعدی دیگر است۔

مفت را چه گفت

مفتی نوشت هر چه گفتی۔

ع مقام عیش میسر نمیشود بے رنج۔

مگس حرام نیست الا دل بهم میزند۔

ملا منم و برادرم مے خواند۔

ملخ از چراغ نگارین تر است۔

ع ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ نیست۔

من آنم که من دانم

من از ریسمان میگویم او از آسمان

من چه هیچم که برادر کلان من هیچ است

من چگویم و طنبوره من چه میگوید۔

من زنده جهان زنده من مرده جهان مرده

موریکه پر برآرد عمرش بآخر رسد۔

موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدم بست۔

مومن موم دل کافر سنگدل۔

موسے را سفیدی دست هنرست نه عیب۔

مهمان عزیز است اما تا سه روز۔

مہمان مہمان را نتواند دید و صاحب خانہ ہر دو را
مہمان بے وقت پہلوے خود مے خورد۔
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز
ع میکشد زہر اگر اندک و گر بسیار است

امثال نون

ع نا بردہ رنج گنج میسر نمے شود۔
ع ناخواندہ بخانۂ خدا نتوان رفت
نادان سخن گوید دانا قیاس کند۔
ع نازبران کن کہ خریدار تست
ع ناسودہ کجا رود کہ آسودہ شود
ناکردہ کار چون کار کند خود را رسوا نماید۔
ع ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس۔
نالۂ آب از ناہمواری زمین است
نام بلند بہ از بام بلند۔
ع نامرد زند ہمیشہ لاف مردی۔
نام رستم بہ از رستم۔
ناکردہ ارمان و کردہ پشیمان
نامش کلان و دہش ویران۔
نان بدہ نام برآر۔

نان یک روزہ چہ بر پشت چہ بر شکم۔
ناودان کعبہ میزدی باران رحمت طمع میداری
ع نبرد قفل نرم را تیغ تیز۔
ع نبود خیر دران خانہ کہ عصمت نبود۔
نخود ہر آش است۔
ع نہ بد نقد را بہ نسیہ کسے۔
؎ نرخ متاعے کہ فراوان بود
گر بہ مثل جان بود ارزان بود
نرم چوب را کرم مے خورد۔
ع نرود میخ آہنی در سنگ۔
نزد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت
نزدیکان بے بصر و دوران باخبر و حضور۔
ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول
نقل کفر کفر نباشد نقل عیش بہ از عیش
ع نکوگوئی گر دیر گوئی چہ غم۔
؎ نکوئی با بدان کردن چنانست
کہ بد کردن بجاے نیکمردان
نگاہ درویشان عین سوال است۔
نگون شدن آسمان برای چیدن آدم باست

نماز ستون دین است و قامت مرد ستون نماز۔

ے نماند ستمگار بد روزگار + بماند برو لعنت کردگار

نمک خوردن و نمکدان شکستن۔

نوش بے نیش حاصل نشود۔

نوکر قاضی را خطرہ تعزیر نیست۔

ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

نہ از تو دود نہ از من نخود۔

ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

ع نہ روے رہائی نہ راہ گریز۔

نہ روے ماندن نہ راہ رفتن۔

ع نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد

نیاز پیران حق فقیران۔

ع نیاید بجو باز آبے کہ رفت۔

نیستی و نابرخورداری۔

ے نیش عقرب نہ از پے کین است
مقتضاے طبیعتش این است

نیک سودا شریک مال مردم است۔

نیکو کارے نیکو روے۔

نیکی بر باد گنہ لازم۔

نیکی کن و بدریا انداز۔ نیکی نیک را و بدی بد را۔

نیم حکیم خطرہ جان۔ نیم ملا خطرہ ایمان۔

نیم خوردہ سگ ہم سگ را شاید۔

امثال واو

واکن کیسہ بخور ہریسہ

ع وای بر آن خوردہ کہ تنہا خوری۔

ع وای بر قدر سخن گر بسخندان نرسد۔

ع وظیفہ گر طلبے رو ہنر بدست آور

وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید۔

وقت را بندہ ساعت را سلطان۔

ے وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

ولی را ولی مے شناسد۔

امثال ہاء ہوز

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت۔

دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست۔

ہر بہارے را خزانے۔ ہر پردہ را نواے۔

ہر جا کہ گل است آنجا خار است۔

ہر جا کہ گنج است آنجا مار است۔

هر جا که میوه خوب است کلاغ میخورد

هر چه از آسمان آمد زمین برداشت

هر چه از دزد ماند رمال برد۔

ع هر چه از دوست میرسد نیکوست

ع هر چه استاد ازل گفت همان میگویم

ع هر چه آن خسرو کند شیرین بود

ع هر چه بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

هر چه باد آرد باد برد۔

هر چه بقامت کهتر بقیمت بهتر

هر چه بیند از خود بیند۔

ع هر چه خدا خواست همان میشود

ه هر چه دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابی بصره

هر چه در بند آنی بندهٔ آنی۔

هر چه در دل فرود آید در دیده نکو نماید

هر چه در دیگ است بچمچه مے آید۔

هر چه دیر نپاید دل بستگی را نشاید

ع هر چیز که در کان نمک رفت نمک شد

هر خرے که باشد پالان ما برد۔

هر دردے را دوائے هست۔

ع هر روز عید نیست که حلوا خورد کسے

هر روز گاو نخواهد مرد که کوفته ارزان شود۔

هر زمینے را خاصیتے بود

ع هر سخن وقتے و هر نکته مکانے دارد۔

هر سگے که عوعو کند در کوچهٔ خود شیر غرانست

هر شبے را روزے در پے است۔

ع هر عیب که سلطان بپسندد هنر است۔

هر فرعونے را موسے۔

هر کارے و هر مردے۔

ه هر کجا چشمه بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آید

هر کرا زنده است نقش تازنده۔

هر کرا زبان شیرین ست سزاوار تحسین و آفرین است۔

ع هر کرا صبر نیست حکمت نیست

هر کرا طاؤس باید قصد هندوستان کند

هر کرده را جزائے هست۔

ع هر کس بخیال خویش خبطے دارد۔

هر کس را فرزند خود بجمال نماید و
عقل خود بکمال۔

ع هر کسے را بهر کارے ساختند۔

ع هر کسے مصلحت خویش نکو میداند

هر گنده خورے را گنده پزے

هر گهه که خر کباب شود شغال سلبت سیخ کند

هر کلے را زوالے۔

هر که آب دهن ندارد لب خشک ماند۔

هر که آتش مزاج باشد نے آب زید۔

ع هر که آمد عمارت نو ساخت

هر که از خدا نترسد از وے باید ترسید

ع هر که از دیده دور از دل دور

ع هر که با بدان نشیند نیکی نه بیند

هر که باد در سر دارد سر بباد دارد۔

ع هر که با نوح نشیند چه غم از طوفان شر

هر که بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند۔

هر که نے یار بود پیوسته بیمار بود۔

هر که خانه مردم بکاود خاک بر سرش افتد

هر که خود را بیند خدا را نه بیند۔

هر که خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد

هر که در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود

۵ هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

هر که مال نخورد پشیمانی خورد۔

هر که مال ندارد یار ندارد

هر که مشت نخورد مشت خویش مے نازد۔

ع هر مس که بکیمیا رسد زر گردد۔ هر ملکے و هر رسمے

هر نشیبے را فرازے۔ هر نمرودے را پشه۔

هزار جواب یک خاموشی۔

همت کارها دارد۔ همت مردان مدد خدا

هم ثواب و هم خرما۔

همرنگ ضرر ندارد۔

ع همره اگر شتاب رود همره تو نیست

همسایه بد خار در پهلو۔

ع همسایه بد مباد کس را۔

هم فال و هم تماشا۔

ع هم مال بدست آید و هم یار نرنجد۔

همه پلیدیها از آب شویند و پلیدی آب۔

از چنیرے شستہ نشود۔
ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد۔
ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیر از نمی ایستم۔
ہنر در نے ہنر خر۔ ہنوز دہلی دور است
ہنوز مسجدی ساختہ نشد کہ کوری بر در نشست
ہنوز ہمون آش در کاسہ۔
ہیچ کارہ و ہمہ کارہ۔

امثال یای تحتانی

یا باین شوراشوری یا باین نے نمکی۔
یار باقی صحبت باقی ع یار بد از مار بد بدتر بود۔
یار زندہ بہ از شوہر مردہ۔
یار شاطرم نہ بار خاطر۔
یار غارے باید کہ زخم مارے کشد۔
ع یار من نیکو ست اما رسم و آئینش بد ست۔
یک انار و صد بیمار۔
یک انگور صد زنبور۔
یک آہو و صد سگ۔
یک بام دو ہوا۔
یک توبہ صد گناہ را کافی۔

یک تیر و دو نشانہ۔
یک حمایت بصد شکایت۔
ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ
یک در گیر و محکم گیر۔
یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران
یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ۔
یک سر ہزار سودا۔
یک سنگ و دو کلاغ۔
یک گز و دو فاختہ۔
یک لقمہ بگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ۔
یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی۔
یک لقمہ صبح نہ دہ لقمہ شام۔
یک مرغ دو جا کباب نمیشود۔
یک من علم را دہ من عقل بیباید
یک مویز و صد قلندر۔
یک نشد دو شد۔
یک نظر دیدن حلال است۔
یک نظرے خوش گذرے۔
یک یوسف ہزار خریدار۔

یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت
یکے از بام افتاد و گردن دیگر شکست ۔
ع یکے بر صد آید نه صد بر یکے ۔
یکے حرام دوم شلغم ۔
یکے را بگیر و دیگرے را دعوے
ع یکے است جان و درد صد ہزار
نیرنگ است ۔
ہ یکے کرده ز بے آبروئی بسے ۔
چہ غم دارد از آبروئی کسے ۔
یکے گریزد و دیگر شہیر شود ۔
یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ ۔
ع یکے ہمین رود و دیگرے ہمین آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات اور استعارہ و مبالغات اور معنے شعر و ابتدائی شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین ۔

تشبیہات ۔ تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنیکو کہتے ہین خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو پس جس شی کو مانند کرین اوسکو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور اُن دونونکو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اوس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اُسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہین ج اور تشبیہ کیواسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغایرت یعنی غیر جنسیت لازم ہے اور تشبیہ ادنی کے اعلے کے ساتھ اور ایسے ہی اعلے کی ادنے کے ساتھ درست ہے بعد اس تمہید کی تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین ۔

تشبیہ قامت ۔ سرو و صنوبر و شمشاد و سرو آزاد سرو ناز سرو سہی طوبی شاخ طوبے شاخ گل قیامت نخل نہال تیر ۔

تشبیہ خرام۔ بہار برق نسیم صبح نسیم سحر فقط نسیم باد صبا شمیم گل نرمی رفتار آب

تشبیہ موی سر شب نیم شب شب دیجور شب یلدا ظلمات مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ

تشبیہ فرق راہ ظلمات خط استوا خط کہکشاں برق درخشاں تیغ خط سحر

تشبیہ زلف سنبل دستہ سنبل ریحان دستۂ ریحان کمند زنجیر طناب مار مشک شام شب عمر دراز حبش تازیانہ عقرب عنبر سارا رشتہ رسن دود لام ہیم چوگان چلیپا ابر سیاہ قلاب دام بادام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین تشبیہ کاکل وزلف کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے۔

تشبیہ رخ ماہ آفتاب شمع چراغ کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلۂ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت باغ ارم

تشبیہ خال ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشک دانہ دانہ اسپند نقطہ سویدا مردمک حجر الاسود تخم سپند۔

تشبیہ جبین آئینہ لوح سیمین لوح محفوظ ماہ ہلال بدر ماہ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل

تشبیہ چین پیشانی۔ تیغ رگ گل موج

تشبیہ ابرو۔ موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقۂ کمند طاق کلید ہلال عید نون خط نسخ۔

تشبیہ چشم۔ بادام نرگس ترک ہندو زہرہ بابل ہاروت سامری ساحر جادوگر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار حرف صاد حرف عین۔

تشبیہ مژگان خنجر تیغ سنان نیزہ تیر خار سوزن چنگل باز چنگل شاہین خدنگ پیکان نیش نشتر۔

تشبیہ غمزہ۔ وعشوہ۔ وکرشمہ کی بھی تشبیہات مذکورہین۔

تشبیہ گردن۔ صراحی دستۂ عاج بیاض صبح گردن آہو۔

تشبیہ بینی الف غنچہ نرگس غنچہ سوسن غنچہ گل غنچہ یاسمین۔

تشبیہ لب غنچہ برگ گل رگ گل آبحیات خرما پستہ موج آبحیات موج کوثر موج نسیم موج شراب رشتۂ مریم رشتۂ جان مسیحا شہد شکر نبات قند لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل ہلال آتش خاموش شفق اخگر۔

تشبیہ خط بنفشہ ہندو ریحان زمرد خط ریحان خط غبار نامۂ خضر سبزہ مورچہ ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول عنبرین جدول زنگاری

تشبیہ دہن غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطۂ موہوم صفر عدم صاف قطرہ تنگ شکر حقۂ مروارید حقۂ مرجان حقۂ یاقوت حقۂ لعل میم دل مور چشم مور نمکدان کوزۂ نبات۔

تشبیہ دندان۔ گوہر در ژالہ الماس انجم دانۂ انار عقد پروین عقد گوہر سلک دُر غنچۂ یاسمین غنچۂ نسترن۔

تشبیہ خندہ و تبسم۔ برق لمعۂ برق شیرین نمکین غنچۂ نیم شگفتہ صبح۔

تشبیہ زنخدان۔ سیب۔ شفتالو گوی سیمین شمامہ دستنبویہ بہی سیب جنت سیب سیمین قند

تشبیہ چاہ زنخ۔ حلقۂ ہای مہملہ و چاہ تشبیہ غبغب گرداب آبی بہی طوق۔

تشبیہ بر و دوش۔ آئینہ صبح صفای صبح سیم یاسمین سمن نسرین نسترن

تشبیہ بازو- سیم سادہ- گنج سیم- تشبیہ بازوے پہلوانان بہ ترازو-
تشبیہ بغل محبوبان- گل شگفتہ تشبیہ ساعد گلدستہ شاخ گل ماہی سیمین
تشبیہ پنجہ حنائی- آفتاب سحر- پنجۂ مرجان شفق پنجۂ گل لفظ اللہ-
تشبیہ کف دست- برگ گل مرہم دریا- تشبیہ خط کف دست رگ گل-
تشبیہ ناخن تراشیدہ بہ ہلال- تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ بہ آئینہ و بدر
تشبیہ سر انگشت حنائی غنچۂ گل فندق عناب گل ادرنگ-
تشبیہ انگشت خمیدہ- بہ ہلال یکہ و دو شبہ
تشبیہ لطف ابر دریا چشمۂ کوثر چشمۂ آب حیات باران رحمت باغ جنت
تشبیہ خلق مشک کافور نسیم صبح باد بہاری شمیم گل باغ گلستان بہشت عطر
تشبیہ قہر و غضب برق آتش- دوزخ- باد سموم- باد صرصر- سیلاب تند
صور قیامت- باد خزان طوفان باد

مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو اُن کے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین -

مناسبات حسن- بےمہری بیوفائی خودبینی خودنمائی عشوہ غمزہ کرشمہ ناز چالاکی سفاکی سنگدلی انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی دیر نشستی بدو خشمی تلخگوئی تندخوئی دلبری دلربائی ترکتازی رقیب نوازی

خونخواری دل آزاری خوش ادائی جانفزائی ستمگاری جفاکاری کم اختلاطی خونریزی
دارِ رباطی-فتنہ انگیزی-بہانہ جوئی دروغگوئی فریب سازی-عربدہ پردازی وغیرہ-
مناسبات عشق آہ نالہ فریاد فغان بیخوابی بیتابی زاری نزاری ناتوانی جانفشانی
خودسری جامہ دری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز
صحرا گردی کوہ نوردی نالہ فروشی خانہ بدوشی جنون مستی بیخودی گریہ نیم شبی
سوداگزینی تنہانشینی ہذیان گوئی بے اختیاری قلق تپش دیوانگی بیگانگی آوارگی
بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی وغیرہ انواع حالات مجانین -
مناسبات فقر- صبر توکل تحمل ہمت مراقبہ مشاہدہ مجاہدہ معاملہ محاسبہ مجادلہ
عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری ترک دنیا استغنا
شریعت طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوۃ حج
زکوۃ دم قدم فکر ذکر تقوی طہارت محنت مشقت عصمت عفت حق پرستی
خداشناسی راستی مقام رضا مقام تسلیم علم الیقین - عین الیقین
حق الیقین - حق الحق -
مناسبات امارت جاہ وجلال دولت واقبال حشمت مکنت سخاوت عدالت
شجاعت عنایت مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت فتح نصرت
رعیت پروری کرم گستری ایثار مکرمت کامرانی فیض رسانی بردباری کشورکشائی
لشکر آرائی ملک داری شکوہ تجمل کوسنوازی علم افرازی -
مناسبات باغ وبہار- ریاحین اشجار نسیم بادِ صبا گل غنچہ گلاب نرگس
یاسمن بنفشہ بادِ سحر سرو شمشاد فاختہ قمری بلبل چہچہہ کوکو آبِ رواں شبنم

نہر حوض گلزار جوئبار شبو لالہ ودیگ چمن روش خیابان باغبان گلچین سیر تماشا سبزہ نہال برگ شاخ قلم خوشبو نغمہ نکہت نافرمان۔ گل انار میوہ پستہ بہی نارنج ترنج لیمون تخم استخوان نبات وغیرہ۔

مناسبات برشکال ابر باران رعد برق صاعقہ گرد باد صحو قطرہ ژالہ شبنم آب سیل میزاب بارش غوک طاؤس ورطہ گرداب تاریکی شب گل دلاے وغیرہ۔

مناسبات علم کتاب ورق صفحہ شیرازہ نوشت خواند قلم کلک واسطی لوح کاغذ نسخہ جلد ادب اخلاق منطق حکمت ریاضی معقول منقول اسرار رموز اصطلاح صرف نحو جرثقیل تاریخ مناظر تحفہ جنذ سیر قصص تفسیر حدیث کلام مناظرہ قواعد مبادی مقدمہ تذکرہ اصول فقہ فرائض نظم نثر عروض قافیہ ردیف معانی بیان بدیع جغرافیہ مساحت ہندسہ اقلیدس جبر مقابلہ وغیرہ۔

استعارہ

استعارہ اوسے کہتے ہین کہ مشبہ کو متروک کرین اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اس سے مشبہ ارادہ کرین مثلاً چاند یا سورج کہین اور اوس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مراد لین اور سنبل ذکر کرین اور زلف مراد لین اور علےٰ ہذا القیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اس سے سخی کا ہاتھ مراد لین۔ بدر چاچ نے اپنے قصائد مین اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہے بلکہ اوسکی شاعری کا طور یہی ہے اور اکثر استعارات غریبہ لاتا ہے جیسے اس شعر مین ؎ چہ دود ش از سقف مینا رنگ طشت

زر زنگار افتاد - فلک را کاسہ ہاے نقرہ در دریاے قار افتاد + سقف مینا رنگ سی مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہاے نقرہ سے کواکب ارادہ کئے ہین - دریاے قار یعنے سیاہ سی رات مراد ہی معنی شعر کے ظاہر ہین اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجۂ مرجان ز ابر مروارید قمر ز جیب شب مشکبار پیدا شد + پنجۂ مرجان معشوق کے مہندی لگے ہاتھ سے استعارہ ہی اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرہ اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین - اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنیکے بعد ہوتی ہی بیان کی گئی ہے جب معشوق نے غسل کے بعد پنجۂ حنائی سے سر کی بال نچوڑے اور اُنسے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑکر چہرہ پرسے ادہر کو لوٹ دیا تو اوسکا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی اُنہین بالون سی نکل آیا - ایسی ہی اس شعر مین ؎ ہلال یکشبہ ریحون قرین بدر گشت - ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد - ہلال یکشبہ معشوق کی جھکی ہوئی حنائی اُنگلی سے مراد ہے اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سی عرق کی قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جیسے مصرع اول مین بدر ٹھہرایا ہی مراد ہین ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد + وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد - نرگس سے آنکھہ گل سے چہرہ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سی دانت اور عناب سی لب لعل مراد ہین معنی یہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی آنکھہ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم و اندوہ مین اوسنے دانتون سے ہونٹ کاٹے چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین - ایسے ہی اس شعر مین ؎ ... بدخشان بیخ بر چنار بندد + پالودۂ دمشقی غلطان ال مار گردد - یہ بات

مشہور ہے کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہی پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہے اور سخ سے مہدی جسکی تاثیر سرد ہی اور چنار سے ہاتھ کا پنجہ کہ اسکے پتے پنجے سے شباہت رکھتے ہین اور فالودہ دمشقی سے جو بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین یعنے جب معشوق اپنے ہاتھ پر جو چنار کے پتون کی مانند ہے مہدی کہ جو سخ کیطرح سرد ہی لگاوے اور اس وقت ہونٹ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودہ دمشقی سانپ کا خلخال بنجاویگا اور یہ ایک دستور ہے کہ مہدی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹ اور دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہدی خوب رچتی ہی اور بعضے یہ معنے کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر پالا جم جاوے اوس وقت مین پالودہ دمشقی یعنے اگ مار یعنے اخگر کی خلخال بن جاوے یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنے ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حدتک دعوی کرین کہ وہان تک اس کا پونہچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نرہے کہ اوس وصف کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی نرہا یہ تین طرح ہو سکتا ہے ایک یہ کہ اس حدتک پونہچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اوسکو تبلیغ کہتے ہین جیسے نظامی کے اس شعر مین ؎ سیاہی بکردار نخل بلند + ہراسان ازو دیدہ نخلبند ممکن ہی کہ وہ زنگی درخت خرما کی مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے دیکھنے سے دیدہ نخلبند ہراسان ہو۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد آنقدر جلئے

کہ حرف عذر نویسند۔ مرا شرمندگی از نامہ اعمال می آید۔ یعنے میرا نامہ اعمال گناہونکے لکھنے سے ایسا سیاہ ہوگیا ہے کہ حرف عذر لکھنے کیجگہہ باقی نہین رہی ہی دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن ہو اور بلحاظ عادت کے محال اُسکو اغراق کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ گرچو در چمن حسن توز نبور عسل + چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب یعنے اگر شہد کی مکھی تیرے چمن حسن مین چہر کر چھتا بنا وے اور اُس چھتے سے موم لیکر شمع بنا کر روشن کرین اور اوس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچھہ تعجب نہین ہی تیسرے یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اوسکو غلو کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ یک نیزہ رفت گریہ من از فلک براوج + کشتی درست کرد ز طوبے ملک براوج۔ یعنی میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہوگیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی کہ فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبی کی لکڑی سے کشتی بنائی۔

شعر و شعرا

جاننا چاہیے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اسکے سر کے بال ہین اور اصل لغت مین بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنے کا دریافت کرنا اور اور اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے ہین جسکو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ دو مصرع ہوتے ہین جنکا وزن متساوی ہو اور ایکدوسرے سے لفظ و معنے مین چسپان ہون نظم کے معنے آراستہ اور جمع کیے ہین اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان کیے۔ فائدہ کہتے ہین کہ ابتدا مین حضرت آدمؑ نے جنکی زبان سریانی تھی مرثیہ ہابیل مین

شعر کہے ہین جنکا ترجمہ زبان عربی مین تواریخ کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور عربی زبان مین یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہے جو سام بن نوح کی اولاد مین تہا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہے اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد بھی اسی سے ہوا ہے اس کی طبیعت کلام موزون کی طرف بہت راغب تھی اور کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہوتی تھی -

اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین عرب کے متبع ہین اور فارسی مین اول ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے جو نوشیروان کے اجداد مین سے تہا کہا ہے چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہے

ع منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا کنیت من بوجبلہ - اور صحیح یہ ہے کہ سب سے اول ابوحفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور وہ یہ ہی ع آہوی کوہی در دشت چگونہ دودا + یار ندارد دوست چگونہ رودا - اور بعد ابوحفص حکیم کے ۳۰۰ہجری مین اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اُس وقت مین عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد انکے ۵۰۰ ہجری مین فلکی شروانی اور خاقانی اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے جب نظامی گنجوی کا زمانہ پہونچا تو انہون نے جو ثقالت کلام مین باقی رہی تھی دور کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعرا نے اونکی تقلید کی -

باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین -

اس باب مین بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کار آمد بترتیب حروف تہجی کتب لغت سے نکالکر لکھے جاتے ہین -

حرف الف آئین بندی - کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہون کی آمد کے واسطے
آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین - شراب - آب منجمد و آب خشک
پیالہ بلور - آب گوہر و آب مروارید - موتی آبدار - آب بر آئینہ ریختن زدن - دستور ہے کہ جب
کوئی سفر کو جاتا ہے تو اوسکے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اس پر پانی ڈالتے ہیں
سلامت پھر آوے اور اسکو گریستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہین
آب رفتہ در جو آمدن - کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا - آب در سبد کردن
بیفائدہ کام کرنا - آب بر دست و پاے کسے ریختن و کردن - کسیکی خدمتگاری کرنی
آب زیر کاہ انداختن و آب بزیر کسے ہشتن و سردادن - حیلہ و فریب کرنا
آب گرفتن - پانی لگنا - آب بروے کار آوردن - رونق دینا - آب دہان خوردن
تحمل کرنا - آب شدن و آب در دیدہ داشتن - حیا کرنا - آب در جگر داشتن
صاحب مقدور ہونا - آب بپوست افگندن - میوے کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا
آب مردہ - بند پانی - آب بدہان آمدن - حریص ہونا - آب بازی - شناوری
آبی شدن - معاملہ کام کا بگڑ جانا - آب بردن کار - کام کا مشکل ہونا - آب از آتش
بر آوردن - محال کام کا سرانجام کرنا - آب سفر - پانی ناموافق مزاج کے - آب
ریزان جشن کا نام ہے جو ساون کے مہینے مین ہوتا ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے
یزد مین بارش اسی مہینہ مین ہوئی تھی اس وجہ سے اُس خوشی کا نام آب ریزان
اور آب پاشان رکھا - آب انبار - پانی کا خزانہ - آب سیاہ - گہرا پانی - آب در لجام خوردن
بے صرفہ کام کرنا اور کسیکا مال کھا جانا - آب دندان شکن - ٹھنڈا پانی - آتش بیدود
آفتاب - آتش تر - شراب - آتش محلول - گرم پانی یا گرم تیل - آتش زدن - آگ لگانا

آتش زن۔ ققنس اور چقماق۔ آدم ثانی۔ نوح علیہ السلام۔ آرزو شکستن۔ حاصل ہونا
آرزو کا۔ آستین فشاندن۔ رد کرنا اور منع کرنا اور آفرین کرنا اور رقص و سماع کرنا
آستین زدن۔ منع کرنا آستین بر جبین و چشم کشیدن۔ دلاسا و غمخواری کرنا آستین
کہنہ یا پارہ داشتن۔ مفلس ہونا۔ آش پختن۔ تدبیر کرنا۔ آشنا فروشی۔ آشنائی کی تعریف
کرنی۔ آغوش دادن۔ بیخبر ہونا۔ آفتاب سوار۔ صبح خیز اور شب بیدار۔ آفتاب بام
نزدیک بمرگ۔ آفتاب دادن۔ دہوپ دینا۔ آفتابی شدن۔ ظاہر ہونا۔ آفتاب خوردن
محنت کرنا۔ آن دفتر را گاؤ خورد۔ وہ حساب پاک ہوا۔ آواز گرفتن و نشستن۔ گلا بیٹھ جانا
آہوی لنگ گرفتن۔ ضعیفوں پر زور کرنا۔ آہ نیمکش۔ جو خوف کے مارے اچھی طرح نکیجاوے
آہن سرد کوفتن۔ کوشش بے فائدہ کرنی۔ ابدا لباکن کردن۔ بیتامل بات کہنا
اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج مین جمع ہونا۔ احتراق اہل
نجوم کے نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیاروں مین سے کسیکا ایک برج مین آجانا
آیات متشابہ۔ جنکے معانی مین حاجت تاویل کی ہووے۔ آیات محکمات۔ جنکے
معنے ظاہر ہون۔ ابن الوقت۔ جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے۔ ابن صبح
آفتاب۔ ابن السبیل۔ مسافر۔ ابن مقلہ نام خوشنویس۔ ابرو زدن۔ راضی ہونا
ابرو نازک و تنگ کردن۔ ناز و غمزہ کرنا۔ اثنا عشری۔ مذہب شیعہ۔ احرام
حاجیونکا حج مین بدون سیا کپڑا پہننا اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا
اختر در گذر۔ ساعت سعید۔ ارباب حجت۔ اہل منطق۔ اردک پرانی۔ ظرافت کرنا
اور گوز مارنا۔ از جا بر داشتن۔ رتبہ بڑہانا۔ از جا بر آمدن۔ بے حوصلگی کرنا۔
از دور بوسہ زدن۔ بہت تعظیم کرنا۔ از کسے کشیدن۔ ستم اوٹھانا

از کف دست موبر آمدن ۔ محال بات کا واقع ہونا ۔ از ہم در گذشتن و از خر افتادن
مر جانا ۔ از طرف بر شکستن ۔ کنارہ کرنا ۔ از تہ ریش گذشتن ۔ فریب دینا ۔ از جا
در آمدن ۔ اچھی حالت سے بری میں آجانا ۔ از چشم افتادن ۔ بے اعتبار ہونا
از راہ افتادن ۔ راہ بھولنا ۔ از جا رفتن ۔ مضطرب ہونا ۔ از بن دندان ۔ نہایت
رغبت ۔ از دہان یا از سر تو زیادہ است ۔ یعنے تیری طاقت سے باہر ہے
از جگر گذشتن ۔ نامردی کرنا ۔ از پرکار افتادن ۔ بیکار ہونا ۔ از پوست بر آمدن
کمال شادمانی کرنا ۔ استرجاع ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا ۔ اشراقیین
فرقہ حکماکہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم وتحصیل کرتے تھے کسی اُستاد کی پاس
نجاتے تھے جیسے افلاطون اور بقراط ۔ اعضاء رئیسہ ۔ دل و دماغ و جگر وغیرہ ۔
الماس دندان شدن ۔ کمال عاجزی کرنا ۔ الف قامتان ۔ پلکین ۔ الف تن کشیدن
محنت یا غم مین سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا ۔ الف بر خاک کشیدن ۔ شرمندہ ہونا
ام القریٰ ۔ مکہ معظمہ ۔ ام الکتاب ۔ قرآن ولوح محفوظ و سورۂ الحمد ۔ ام الخبائث
شراب ۔ انگشت نما ۔ کامل و مشہور رسوا ۔ انگشت پیچ ۔ عہد وپیمان ۔ انگشت
در دہان شدن ۔ متاسف ہونا ۔ انگشت بر لب زدن ۔ باتو سنے آنا ۔ انگشت
بر حرف نہادن ۔ عیب پکڑنا ۔ انگشت بدندان گرفتن ۔ تعجب یا حسرت کرنا
انگشت بر چشم نہادن ۔ قبول کرنا ۔ انگشت بر جبین نہادن ۔ سلام کرنا ۔ انگشت
بر در زدن ۔ دروازہ کہولنا ۔ اہل بخیہ ۔ خراباتی ۔ اہل ذمہ ۔ کافر مطیع شاہ
اسلام بائے موحدہ باد دست ۔ مسرف ومفلس ۔ بالین پرست
بیکار و آرام طلب ۔ باد سنج ۔ خام طمع اور بے فائدہ کام کرنے والا ۔ باد سیح

دم مسیح - باد آورد - پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اوسکے خوف سے
جزیرہ مین بھیجا چاہتا تہا اور ہوا کے سبب ملک پرویز مین پونہچگیا - بادگیر
ہوا کی کہڑکی - باد بروت و باد ریش - مکر و لاف - باد فروش خوشامد گو اور بہاٹ
باخوان - بہاٹ - باد شرط - ہواے موافق - باز خوردن - ملاقات ہونا -
باخود بر نیامدن - بے اختیار ہونا - آب رسیدن بنا - نیو کا مضبوط ہونا اور گھر کا
گر پڑنا - باد پیمودن - بے فائدہ کام کرنا - بال تذرو ابر - باد در بروت افگندن
تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو
غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا
بالین شکستن - تھوڑی سی تعظیم کرنی - بازی خوردن فریب کہانا - باد بدامان
کردن - غرور کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار افگندن - فروکش ہونا - باد
در کلہ داشتن - غرور اور لاف کرنا - باطن زدہ - دعاے بد مین گرفتار
ہونے والا - باغ سبز نمودن - فریب دینا - بافلان چہ داری - تجکو
اس سے کیا خصومت ہے - بانگ خلیل اللہی - کشتی والے جب حریف کو
اٹھا کر زمین پر پٹکتے ہین تو اللہ اکبر کہتے ہین اوس سے مراد ہوتی ہی
بہ بینی رسیدن - مرنے پر پہونچ جانا اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط
بر زمین کشیدن - کمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا
بپوست گفتن - اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بپرکار بودن - باقاعدہ ہونا
بتن برداشتن و برگرفتن - بری بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم
کردن - انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا

بحر یدان کشتی بحرین - دریاے روم و فارس - بخت سفید - اچھا نصیب - بخام کشیدن - چمڑے سے مڑھنا - اور مجرم کو کھال مین کسنا - بخیہ از روے کار افتادن - راز کا فاش ہونا - بدست کم گرفتن - حقیر سمجھنا - بدست و دندان چسپیدن ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا - بد جلو - سرکش گھوڑا - بد زہرہ - ترسناک بروز فلان نشیند - یعنے اُسکے موافق تباہ ہو - ببال دیگرے پرواز نمودن دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا - بروے آب آوردن - ظاہر کرنا - بر روے ایستادن - مقابلہ کرنا - بر ریسمان کسے بچاہ افتادن - کسیکی بدولت بلامین پڑنا - بر رو در ماندن - شرمندہ ہونا - بر ریسمان عجب افتادن - مکار آدمی سے پالا پڑنا - بر خویش نا بخشودن - مہلک چیز کا ارادہ کرنا - بر طبع خوردن - ناپسند آنا بر رو دویدن - شوخی کرنا - بر زدہ رو - چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا - بر سر آمدن - غالب ہونا - بر بنا گوش زدن - طمانچہ مارنا اور خبردار کرنا - برابر دو دیدن - استقبال کرنا - بر روز سیاہ نشاندن - خراب کرنا - بر چیزے چشم سرخ کردن - کسی چیز کی طمع کرنی - بر طاق بلند نہادن - اعلے مرتبہ پر پہونچانا یا بلند جگہہ پر رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہونچے - بر یخ زدن و نوشتن - فراموش کرنا اور نابود کر دینا - برگ سبز فرستادن - کسیکو اپنے مقابلہ کے لئے بلانا - بر وقت کسے ریختن - مغلوب کرنا - بروت کسے را پنبہ نہادن - تمسخر کرنا - بر قالب زدن - مہیا کرنا - بر شکستن - کنارہ کرنا - بر آب بستن - سیراب کرنا - براہ بردن بسر کرنا - بر انگشت پیچیدن - یاد رکھنا اور مشہور کرنا - بر در جلال زدن غصہ ہونا - بسر زلف حرف راندن - کثرت سے کلام کرنا -

بسر زلف صحبت داشتن - پریشان ہونا - بسر پیچیدن - منت سماجت کرنا
بسر پا آمدن - مرض شدید سے شفا پانا - بسر کسے گردیدن - تصدق ہونا - بغداد
خراب یا کہنہ یا خالی - خالی پیالہ - بلاگردان - قربان - بلا کردن - کار عجیب کرنا
بلند شنیدن - اونچا سننا - بار بستن و بنہ بستن - سفر کرنا - بند بستن
توقع اور طمع رکھنی - بوقلمون - کپڑا یا جانور رنگا رنگ کہ صبح اور معلوم ہو اور
شام اور - بوسہ بلب خویش زدن - کشتی کے لئے خم ٹھوکنا اور
ہاتھ ملانے - بوالصہبا و بوتراب - کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ - بوحنیفہ
کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح - بہند رفتن حسام ہندی کا ایسا چلنا کہ
سپاہی مارنے لگے - بہار کردن - قے کرنا - بہرام چوبین - نام ہرمز کے میر
لشکر کا چونکہ لاغر تھا اس لئے چوبین کہلاتا تھا - بیور بروزن زیور
دس ہزار کو کہتے ہیں - بیت المعمور - مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ - بیت اللطف
کسبی خانہ - بیت الشرف - وہ برج جسمیں کسیکو سات سیاروں میں سے سعادت
حاصل ہو - بیت الحرم و بیت العتیق - کعبہ - بیت المال - وہ گھر جسمیں مال غنیمت
اور لاوارثی رکھا جاوے - بے سر و دل - بے پروا - بیت الحزن - حجرۂ یعقوب
علیہ السلام بے سکون - چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے - بیت الغزل - بیت میں
عمدہ بیت غزل کی - بینی زدن - انکار کرنا - بیحضور شدن - بیمار ہونا - بیڑہ برداشتن
پکا ارادہ کرنا - بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن - کسیکو مغلوب یا رسوا کرنا -
بے سکہ - بے قدر - بینی کوہ - پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی - بیارہ - بیلدار
درخت مثل کدو وغیرہ کے - بے اندامی - بے ادبی - بے تمیزگی

کسی بات مین یکتا ہونا پا۔ فارسی پاپے ترسا۔ پیالہ شراب۔ پاپی کوب ناچنے والا۔ پاشنہ کوب۔ دوسرے کا پیچھا کرنے والا۔ پا بر کاب جانے پر طیار۔ پاپے بر نج۔ انعام قاصد۔ پابند مقید۔ پامرد۔ مددگار۔ پا زند چمٹا۔ پاکار۔ پیادہ وخدمتگار۔ پا افراز۔ کفش۔ پا غوش۔ غوطہ۔ پاپے کلاغ قلم۔ پاذنگ۔ دھان کوٹنے کی ڈھینکلی۔ پالہنگ۔ باگڈور پالا کوتل گھوڑی کو کہتے ہین۔ اُسی سے یہ نکلا ہے۔ پاپے در گل۔ گرفتار وحیران پائمال۔ خراب۔ پا دراز کشیدن۔ لیٹنا اور دعوے کرنا۔ پاپی ماچان مجرم کو ایک پاؤن پر کھڑا کر کے اُسکے ہاتھ سے کان پکڑوانا۔ پا بقدر گلیم دراز کردن۔ اپنی استعداد کے موافق کام کرنا۔ پا بسنگ آمدن خطرہ اور مانع پیش آنا۔ پائین پرستی۔ خدمتگاری۔ پاپے نہادن بر چیزے۔ کسی چیز کا ترک کرنا۔ پختہ خوار۔ آرام طلب۔ پر شکستن مرغ۔ اوڑنے کو تیار ہونا پر باد شدن۔ مغرور ہونا۔ پرانیدن۔ شیخی کرنا اور تعریف مین مبالغہ کرنا پریخوان۔ جادوگر۔ پس خم گرفتن وپس سر گردانیدن۔ منہ پھیرنا۔ پس کار نشستن مقصود کو چھوڑنا۔ پس آوردہ۔ وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب پشت دست برزمین نہادن۔ بہت عاجزی کرنا۔ پشت پا زدن۔ کسی چیز کا رد کرنا۔ پشت چشم نازک کردن۔ تغافل کرنا یا رنجش ناز آمیز کرنا۔ پشت دست خائیدن۔ افسوس وندامت کرنا۔ پشت گرمی۔ تقویت۔ پل شکستن۔ محروم کرنا اور غرق کرنا۔ پنج نوبت۔ نوبت پنج وقتی یا اذان پنجوقتی۔ پنج گنج۔ حواس خمسہ یا نماز پنجگانہ یا پرویز کے آٹھ خزانون مین سے پانچ خزانے

باد آورد یعنے شائگان اور گنج گاؤ اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شاد اور
پنج ارکان حج۔ احرام اور سعی اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور
طواف۔ پنبہ دہان۔ کم سخن۔ پنبہ کردن۔ عاجز اور نرم کرنا۔ پنج ارکان اسلام
کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ۔ پوست تخت۔ فقیرون کا بستر شیر وغیرہ کے
کھال کا۔ پوست کندن۔ ظاہر کرنا۔ اور عیب بیان کرنا۔ پوست کندہ گفتن
برملا اور صریح کہنا۔ پہن چشم۔ شوخ اور بے حیا۔ پہلو تہی کردن۔ کنارہ کرنا
پہلو زدن۔ برابری کرنا۔ پہلو دادن۔ مدد کرنا۔ پہلو خوردن۔ صدمہ اٹھانا
پہلو نہادن۔ لیٹنا۔ پہلو دزدیدن۔ کسی کام سے خفیہ باز رہنا۔ پیش دست
نائب و پیشکار۔ پیر سراندیپ۔ آدم علیہ السلام۔ پے سفید۔ منحوس
پیش خورد۔ کھانے کی چاشنی۔ پیش آمد۔ سلوک۔ پیش نہاد۔ ارادہ۔
پیرانہ سر۔ وقت پیری۔ پیش باز۔ استقبال کرنے والا۔ پیشکش۔ نذرانہ۔ پیش طاق
صحن گھر کا۔ اور دروازہ کے سامنے کا۔ پیش آہنگ۔ لشکر اور قافلے کے
آگے چلنے والا۔ پیش بین۔ دانا۔ پیل افگندن۔ عاجز کرنا۔ پیر کنعان یعقوب
علیہ السلام۔ پیمانہ پر شدن۔ عمر آخر ہونی۔ پے کردن۔ کوچیں کاٹنی
پیہ گرگ بر پیرہن مالیدن۔ مکر کرنا۔ پیرو۔ تابع۔ پیشرو۔ امام۔ پیشین گاہ
وقت نماز ظہر۔ پیر چہلسالہ۔ قوت عاقلہ جو ۴۰ برس کی عمر مین کمال کو پہونچتی ہے
پیر افشانی۔ پیری مین جوانون کے کام کرنے۔ پیشدستی۔ نیابت اور چالاکی
تا۔ فوقانی تاج شمع۔ شعلہ شمع۔ تالیف۔ کئی کتابون سے مضامین جمع کرنی
تاویل۔ کلام کے ظاہر معنے چھوڑکر احتمالی معنے لینے۔ تاب خانہ۔ حمام تازہ دماغی

دانائی۔ تبرزد۔ قند سفید۔ تبرخون۔ صندل سرخ یا بقم۔ تبرزین۔ ایک قسم کا تبر کہ سوار زین مین رکھتے ہین۔ تثلیث۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستارہ سعد اوس سے پانچوین یا نوین برج مین ہو۔ تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھکر انجان بننا تحت الشعاع۔ ماہ قمری کے آخر کے دو تین دن جس مین چاند بہت پاس ہونیکے سبب سورج کی کرنون مین معلوم نہین ہوتا۔ تختہ بند۔ حبس اور قید۔ تختۂ اول لوح محفوظ۔ تختہ بر شکستن۔ خراب اور رسوا کرنا۔ تخم چیزے برافتادن۔ نابود ہونا تخت رونده۔ گھوڑا۔ ترکی تمام شد۔ غرور کا خاتمہ ہوا۔ تربیع۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو۔ تردماغ۔ سرخوش اور نیم مست۔ ترازوے عدل۔ وہ ترازو جسکے دونون پلے مین تولنے سے کچھہ کمی بیشی نہو۔ ترشدن۔ شرمندہ ہونا۔ تردامن فاسق وگنہگار۔ ترزبان فصاحت سے کلام کرنے والا۔ ترکی کردن۔ ظلم کرنا۔ ترجمان۔ جو ایک شخص کی زبان دوسرے کو سمجھا دے۔ ترک چین۔ آفتاب۔ ترازوے پولاد سنج۔ نیزہ ترازو شدن۔ تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر رہے اور برابر ہونا۔ ترازوے سنگ زن۔ جسکے دونون پلے کم و بیش ہون تسدیس۔ چاند کا ایک برج مین ہونا اور دوسرے سیارہ کا تیسری یا گیارہوین برج مین ہونا۔ تسلسل۔ ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسری کا تیسری پر اور کہین تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسری کے کلام کو اپنے کلام مین لانا۔ تعقید۔ کلام مین ایسی تقدیم و تاخیر کرنی جس سے معنے بسہولت سمجھہ مین نہ آوین۔ تعریض۔ کسیکو اشارۃً برا کہنا

تقدم بالشرف - ایک چیز کا دوسری سے باعتبار شرف کے بڑھکر ہونا - تلمیح کلام میں کسی قصہ کیطرف اشارہ کرنا - یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا - تنگ سال سال قحط - تنگ چشم - بخیل - تنگ زدن - چپ ہونا - تن در دادن - راضی ہونا تن آسانی - راحت - تنگ ورزی - چسپانی ووصل - تو دخدا - تجھے خدا کی قسم - تہ ریش گذشتن - فریب دینا - تہ نشان - تلوار کے قبضہ وغیرہ پر طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی - تہ کردن زانو - مؤدب بیٹھنا - تیغ سوزن - رباد سوزن دار - جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اوٹھالی - تیر پرتاب وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے - تیغہ پشت - قطار پیٹھ کے مہروں کی - تیر چرخ - عطارد - تیر آذر - مکار - تیر بکسے دادن - کسیکو ہن دینا - تیر کشیدن - دور کرنا - تیغ شدن - روبرو ہونا - تیغ و ترنج بمیان آوردن - امتحان کرنا ماخوذ قصہ یوسف علیہ السلام سے - تیر دو کمانہ - جو بٹا کھاکر دوسری جگہہ لگے - تیر خانہ - کڑی - تیر سبک زخمہ و شکر زخم تیر نے خطا - تیغ دودم - دو باڑھی تلوار - تیغ کوہ - پہاڑ کا سر - تیرہ روزی مکاری - تیغ کشیدن بینی - مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا - تیر ہوائی جو تیر آسمان کی طرف پھینکیں - ثار مثلثہ - ثانی اثنین مثل اور مانند ثالث ثلاثہ - تین معبودوں میں کا ایک معبود - ثالث بالخیر - ولد الزنا - ثلث ایک خط کا نام ہے - ثوابت - وہ ستارے کہ حرکت نہیں کرتے - جسم تازی - جام جہان نما - جام کیخسرو جس سے دنیا کی نیکی بدی معلوم ہوتی تھی - جان من و جان شما - تمکو میری قسم - اور مجھکو

تمہاری - جای فلان پیدا است و سبز ست و خالی است - اہتمام مین وہ چاہیئے
جاگیر - منصب کے ساتھ کی جائداد - جا براے کسے خالی کردن - کسیکو تعظیم سے
اپنی جگہہ بٹھلانا - جان بردن - زندگی کاٹنا - جا گرم کردن - کسی جگہہ دیر تک ٹہرنا
جانشین - قائم مقام - جامہ گذاشتن - سلاطین اوراد لیا کا مرنا - جان درمیان
داشتن - نہایت مہر و محبت - جبل رحمت - عرفات کے پہاڑ کا نام - جبہ درویش
جاڑے کا آفتاب - جبین گرفتہ - ترشرو - جستہ رگ - خبردار - جفت
کردن نظر - بغور دیکھنا - جفت ران - ہل چلانے والا - جگر بند بیش
زاغ نہادن - محنت و مصیبت اختیار کرنا - جگر داشتن - تاب و طاقت رکھنا - جگر باختن
ڈرنا - جگر گوشہ - فرزند عزیز - جنبش زنخ - مسخرہ پن - جنگ زرگری - جنگ
مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دہوکا دینے کو ہو - جوانمرد - سخی - جوان سنگدیدہ
بہادر و تجربہ کار - جولانی - گہوڑا اور پیالہ - جہل مرکب - کسی امر کو واقع مین
نجاننا اور یہ سمجہنا کہ جانتے ہین - جہاد اکبر - نفس کشی - جہاد اصغر - کفار سے
لڑنا - جیسم فارسی - چار ارکان و چار طبع - آب و باد و خاک و آتش
چار اسباب علت - مادی اور صوری اور فاعلی اور غائی - چار آئینہ
لڑائی کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات اور مخمل مین مڑھکر سینہ
اور پشت کے گرد لگاتے ہین - چار جوے بہشت - پانی اور دودہ اور شراب
اور شہد کی نہرین اور انکو چار خوان بہی کہتے ہین - چار تکبیر - نماز جنازہ -
چار ضرب - شغل صوفیہ اور چوتالا باجا - چار قب - ایک لباس امرا کا
چار مذہب - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - چارم اصطرلاب - قران مجید

چار میخ و چار شاخ - ایک قسم مجرم کی سزا کی - چار مغز - اخروٹ - چار طاق راوٹی - چار وانگ - وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزون سے دوُنی ہو - چار منزل شریعت - طریقت - معرفت - حقیقت - چار مرغ خلیل - کبوتر - کوا - مُرغ مور - چار طاق افگن - فراش - چار زبان - بہت کلام کرنے والا - چار طوفان - طوفان آب نوح کی قوم پر - ہوا کا طوفان قوم ہود پر - آگ کا طوفان قوم لوط پر - خاک کا طوفان قوم صالح پر - چار کان آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ گندک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہین - چار شانہ - تنومند - چار وجہ - گردا چپ انداز - مکار - چپ دادن و رفتن - مخالفت کرنا - چرخ انداز - تیرانداز - چرخ زدن - چکر باندہنا - چراغ از چشم پریدن - دماغ مین بہت صدمہ پہونچنا - چراغ آسمانی - بجلی - چشم داشتن - توقع کرنا - چشم زدن - پلک مارنا - چشم بند - نیند کا منتر اور جادوگر - چشم شور - نظر بد - چشم خروس - گھونگچی - چشم زاغ - بچیا - چشم زخم - اثر نظر بد - چشم رسیدن - نظر لگنا - چشم رسانیدن و کردن - نظر لگانا چشم سیاہ کردن - حسد کرنا اور طمع رکھنا - چشم سرخ کردن - طمع کرنا اور غصہ ہونا - چشم را آب دادن - تماشا دیکھنا - چشم گرم کردن - نظارہ کرنا اور جاگنا - چشم درد داشتن - حیا کرنا - چشم فرنگی - عینک - چشم روشنی - مبارکباد چنبر جہانیدن - نیزہ پھرانا - چنبر بازی - ناچنا اور چکر باندہنا - چوگان زرد تلوار - چوب زن - پاسبانونکا افسر - چوگانی - وہ گھوڑا جو چوگان بازی مین خوب دوڑنے - چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد - اس کو وہان بولتے ہین کہ کوئی ایسا کام کرنے لگے جو اُس سے بڑے سے بھی نہو سکے - چہار باد - پوروا - پچھوا - شمالی

جنوبی - چہرہ پرداز وچہرہ کشا - مصور - چہرہ خیز - روشن - چہرہ شدن - مقابل
ہونا - چہار رکن - شامی ویمانی وعراقی وحجر اسود - چارون گوشہ کعبہ کے
چیرہ دست - غالب - چینیہ دانہ - پوٹا مرغ کا حاء مہملہ حاشا اور حاشا
للہ - مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے مین بولتے ہین - حرف چشمہ دار
جس حرف مین دائرہ ہو - حرف بارگیر - تکیہ کلام - حرف جو بردار - حرف خوب
حرف گیر - عیب جو - حرف گلوسوز - سخن تند و تلخ - حرف کم - کلمۂ حقارت
حرف معجم - نقطہ دار - حرمین - مکہ معظمہ و مدینہ منورہ - حرامی - چور اور ٹھگ
حرف درکار کسے کردن - اُسپر اعتراض کرنا - حرف زدن - بولنا
حرکت نفسانی - جس حرکت سے روح کو حرکت ہو - جیسے غصہ اور خوشی
اور خوف و خجالت - حرارت غریزی - گرمی سرشتی اسکا مقابل حرارت غریبی ہی جو
گرمی خارجی ہو - حسن طلب - کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا - حسن گلوسوز
نہایت شیرین خوبصورتی - حساب نگرفتن - معتبر نجاننا - حسن برشتہ - وہ خوبصورتی
جسکے رنگ مین سے سرخی جھلکتی ہو - حفظ غیب - پیٹھ پیچھے کسیکو بھلائی سی
یاد کرنا - حکم انداز - وہ شخص جس کا نشانہ خطا نکرے - حلقہ بگوش
غلام و تابع - حلقہ بر در زدن - حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا - حناہی
سرناخن - چیز قریب بزوال - حواس خمسۂ باطنی - حس مشترک - خیال
واہمہ - متصرفہ - حافظہ - حواس خمسۂ ظاہری - دیکھنا - سننا - سونگھنا
چکھنا - چھونا - خاء معجمہ خاک برلب - چیز کے انکار مین قسم کھانا
خارست و خاربند - کانٹونکی باڑہ کھیت وغیرہ کے گرد - خارق یا خارق - عادت

معجزہ اور کرامت - خارپشت سیہی - خاک جگر گیر - زمین دلچسپ - خاک خوردن تیر کا نشانہ پر نہ لگنا - اور زمین پر گرنا - خام سوز - جو اوپر سے جلجاوے اور نیچے کچی رہے - خانہ رس - میوہ پال کا پکا ہوا - خانہ بدوش - مسافر لے تعلق جس کا گھر بار نہو - خام ریش - بے عقل و مسخرہ - خانمان - گھر بار - خانہ بر خروس باز کردن - گھر کا اجاڑنا - خامہ زدن - قلم کو خط دینا - خار در راہ نہادن کار مشکل سامنے کرنا - خانہ کردن کمان - کمان کے گوشون کا وضع اصلی سے ترچھا ہونا - خامہ فرسائی - لکھنا - خاکدان وخاکدان دلو - دنیا - خاک مردہ - زمین بنجر جس مین سبزہ نہو - خام دست - ناتجربہ کار - خاتم بندہ خاتم کار چیزون پر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا - خدا جواب دہد و خدا بردارد - اللہ تعالے اوسکو موت دے - خدا خدا کردن - ڈر ڈر تے کام کرنا خردہ فروش - بساطی - خرقہ تازہ کردن - نئے سرسے دوسرے کا مرید ہونا - خرقہ از کسے پوشیدن - اوسکا مرید ہونا - خر گرفتن - احمق فرض کرنا - خر در پیش خانہ خود بستن و خر در از بستن - زعم ہوجانا اور اپنی شان ظاہر کرنا - خرمن کہنہ بباد دادن - پہلی دولت پر شیخی کرنا - خرج راہ شدن - سفر مین مرنا - خرمن ماہ - چاند کا ہالہ - خرمہرہ - سنکھ اور کوڑی - خزان حنا - زردی رنگ حنا - خس بدندان یا بدہن گرفتن عاجزی کرنا - اور امن چاہنا - خسک آوردن - چپ رہنا - خشک مغز یا دماغ - دیوانہ - خضرائے دمن - جو محبوب صورت کا اچھا اور نسل کا برا ہو خط از خون نوشتن - کمال عاجزی کرنا - خط کشیدن - محو کرنا اور سبزہ

نکلنا اور لکھنا۔ خط بر آب کشیدن۔ کار بے فائدہ کرنا۔ خط بر خاک کشیدن۔ شرمندہ
ہونا۔ خلال مائدہ۔ سوئینیان۔ خمیازہ خشک۔ آرزوے بیحاصل۔ خم زدن
بھاگنا۔ خم افلاطون۔ جس مٹکے مین افلاطون بوڑھا ہوکر بیٹھ رہا تھا
خمیازہ بر چیزے کشیدن۔ اوس چیز کا مشتاق ہونا۔ خم کسے خوردن
کسیکا فریب کھانا۔ خم اندر خم داشتن۔ برابر ہونا۔ خمسہ متحیرہ۔ پانچ سیارے
سواے چاند سورج کے۔ خندۂ جام۔ موج شراب جام۔ خندۂ زمین
سبزہ کا اوگنا۔ خونبہا۔ جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثار کو دیا جاوے
خوشۂ چرخ۔ برج سنبلہ۔ خواب صیاد یا خرگوش۔ غفلت۔ خورشید سوار۔ سحرخیز
بیدار دل۔ خویشتن دار۔ مرد احتیاط والا۔ خود سوار اور خود کام۔ خود راے
خون خروس یا ناموس۔ شراب۔ خواجہ تاش۔ غلام اور نوکر ایک
آقا کے۔ خوش غلاف۔ وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل
آوے۔ خوش قلم۔ جو کاغذ بہت صاف ہو۔ خورشید لب بام۔ آخر عمر۔ خوش عنان
بلیغ گھوڑا۔ خوش دامن۔ ساس۔ خود را بکسے رساندن۔ برابری کرنا۔ خود افگن۔
یکہ تاز۔ خود شکن۔ منکسر۔ خوے از لعل روان شدن۔ شرمندہ ہونا۔ خوش نشین
جو شخص جس جگہ چاہے پڑ رہے۔ خون گرمی۔ الفت۔ خود سازی۔ اپنا ظاہر سنوارنا
خوردہ کار۔ وقت پسند۔ خیرہ سر۔ بیہودہ۔ و سرکش۔ خیرہ کش۔ بلے وجہ
مارنے والا۔ خیلتاش۔ ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام۔ خیارک
بد جو ران مین نکلتی ہے۔ خیر باد گفتن۔ رخصت کرنا۔ اور ہونا۔ خیرہ راے
سست راے۔ دال مہملہ دار الشفا۔ شفاخانہ۔ دار الضرب ٹکسال۔ دار الحرب

ملک کفار - دامن شب - آخر شب - دار السلطنت و دار الخلافت - بادشاہ کے
رہنے کا شہر - اور اوسکو پایہ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہین - دار البوار - دوزخ
دار و گیر - حکومت - دار القرار - و دار النعیم - و دار السلام - بہشت - دامن افشاندن
غرور و ناز کرنا - دامن چیدن - کنارہ کرنا - دامن بر زمین کشیدن - غرور سے
چلنا - دامن بدندان گرفتن - تیز بھاگنا - داغ بر تیغ زدن - کسیکو تکلیف دینی اسطرح
کہ وہ ایذا نہ پاوے - دائرہ عظیمہ و صغیرہ جو کرہ کو برابر دو ٹکرے کرے ورنہ دائرہ
صغیرہ ہوگا - دبیر فلک - عطارد - دبہ بپاے فیل افگندن - فتنہ برپا کرنا - دختر آفتاب
شراب - در و بست - تمام - درساعت - فی الفور - دریاے ثالث - مینہ - در خورد
سزاوار - در خوردن - ملنا - دُر یتیم - یکتا موتی - در پوستین یا پوست افتادن
کسیکا عیب نکالنا - در پوست گفتن - اشارہ سے اور خفیہ کہنا - در گرفتن - اثر کرنا
اور موافق آنا - در افتادن - بحث کرنا - در بر آوردن - بند کرنا - در خط شدن
خراب اور شرمندہ ہونا - در آب و عرق افتادن - بہت شرمندہ ہونا
در آب و آتش بودن - محنت و مشقت اوٹھانا - در پاے چراغ کمر بستن - خدمت
کے لئے مستعد ہونا - دراز شدن - لیٹنا - در پوست درآمدن - واقف ہونا
دراز دست - ستمگار - دراز نفس - بہت کہنے والا - دست بالا - غالب و مغرور
دست بر روے دست - بیکار - دست پخت و دست پرور و دست آموز
ہاتھ کا پلا ہوا - دست رنج و دست مزد - اُجرت - دست بُرد - غلبہ - دست
بر سر - متحیر و متاسف - دستگیر - مدد کرنے والا - دست افراز - اوزار
دست باف - آسان - دست و دل - قوت و ہمت - دست بر دل - بیقرار

دست دادن ۔ بیعت ہونا اور مرید ہونا ۔ دست شستن ۔ ناامید ہونا ۔ دست یافتن ۔ غالب ہونا ۔ دست در آستین کشیدن ۔ بیکار رہنا ۔ دست ستون زنخ ماندن ۔ حیرت مین رہنا ۔ دست بر دل گذاشتن و نہادن ۔ تسلی پکڑنا ۔ دست از چیزے برکندن ۔ ترک کرنا ۔ دست برابرو گرفتن ۔ دیکھنے کی تاب نہ لانی ۔ دست جستن ۔ بھیک مانگنا ۔ دست بدامان دادن ۔ مرید ہونا ۔ دست در پیش داشتن منع کرنا ۔ اور مانگنا ۔ دست افشاندن ۔ ترک کرنا اور رقص کرتا ۔ دست بر پشت چنبر کردن ۔ مشکین باندہنا ۔ دستار بر زمین زدن ۔ اپنا داد چاہنا ۔ دشمن کام جو شخص کہ دشمنون کی مراد کے موافق ذلیل ہو ۔ دعا کردن ۔ دگفتن ۔ رخصت کرنا اور ہونا ۔ دعوے بکرسی نشاندن ۔ دعوے گواہون سے ثابت کرنا ۔ دل شب آدہی رات ۔ دل دادن ۔ دلیر کرنا اور تسلی دینا ۔ دل در جان رایکے کردن کسی کام مین اہتمام کرنا ۔ دل بچیزے دوختن ۔ متوجہ ہونا ۔ دل گرفتن رغبت کرنا دلالت مطابقی ۔ لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا ۔ دلالت تضمنی ۔ لفظ کا معنی کی جزپر دلالت کرنا ۔ دلالت التزامی ۔ لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا ۔ دلکش جو گانے بجانے مین دوسرے کی آواز مین مدد اور ساتھ دے ۔ دماغ سوختن بہت محنت کرنا ۔ دم خر بپیمودن ۔ بیہودہ کام کرنا ۔ دم خوردن ۔ فریب کھانا دم بستن چپ ہونا ۔ دم زدن ۔ بولنا ۔ اور دعوے کرنا ۔ دماغ بیہودہ پختن ۔ فکر عبث کرنا ۔ دندان دراز ۔ حریص ۔ دندان سفید کردن مسکرانا ۔ دندان بکام فرو بردن ۔ کامیاب ہونا ۔ دندان تیز کردن ۔ طمع کرنا ۔ دندان کنان ۔ ڈرتا ہوا دندان بنہادن ۔ فریب دینا ۔ دندان سرخ کردن ۔ رغبت کرنا ۔ دندان

ن صبر کرنا - دندان بجگر افشردن - مرنے پر طیار ہونا - اور مشکل
کام کی جبر [illegible] ہنسنا - دندان زنی - خصومت کرنا -
دور دست - وہ جگہہ کہ جہان پہونچنا مشکل ہے - دو پیکر - برج جوزا - دوچار
مقابل - اور یہ صحیح بدون واو کے ہے - دور باش - نیزہ دوشاخہ کہ بادشاہون
کے آگے آگے جاتا ہے کہ اوسکو دیکھکر لوگ راہ سے علحدہ ہوجاتے ہین - دورنگ
منافق - دوازدہ مقام - راگ کے بارہ پردے - [1] راست - [2] صفاہان - [3] بوسلیک
[4] عشاق - [5] زیر بزرگ - [6] زیر کوچک - [7] حجاز - [8] عراق - [9] زنگلہ - [10] حسینی - [11] رہاوی - [12] نوا
دوازدہ امام - بارہ پیشوای دین - [1] علی - [2] حسن - [3] حسین - [4] زین العابدین - [5] محمد باقر
[6] جعفر صادق - [7] موسی کاظم - [8] موسی رضا - [9] محمد تقی - [10] محمد نقی - [11] حسن عسکری - [12] مہدی علیہم
السلام - دوست کام - جو شخص دوستون کی مراد کے موافق سرسبز ہو - دوصحن - آسمان
وزمین - دوزبان ودورو - منافق - دورخ نہادن - کسیکو بے بس کرنا -
دود برآوردن - خراب کرنا - دوش زدن - آگاہ کرنا - دوستگانی - اپنی باری کا
پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدینا - دہ مردہ - بیہودہ گو -
دہ زدہ - ویران گانو - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بوالہوس وبہادر
وپریشان - دہ یکے - دسوان حصہ جو پیداوار زمین سے لیا جاتا ہے - دیو
ہفت سر - کرۂ زمین - دیریاز - مدت دراز - دیدہ سرخ کردن - طمع کرنا - دیوار
کسے کوتاہ دیدن - کسیکو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ نو - اُسکے
جنون کا جوش مین آنا - ذال معجمہ ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین - ایماندار
ذوالفقار علی - نام تلوار حضرت علی کا کہ اوس کی پشت مہرہاے پشت

کی طرح تھی۔ ذو القرنین ۔ نام ایک بادشاہ کا ۔ اور بعض سکندر کو کہتے ہین ۔
ذو ذوابہ ۔ ذو ذنابہ ۔ ستارۂ دُمدار ۔ ذلیقعدہ ۔ ذوالحجہ ۔ گیارہوان اور
بارہوان مہینہ اہل اسلام کی سال کا ۔ رائے مہملہ ۔ راس و ذنب ۔ مراد ایت
سے یعنی آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُسکے سر اور دُم کا یہ نام ہے
راس المال ۔ سرمایہ ۔ راز زمین ۔ گل و سبزہ ۔ راہ پیش گذاشتن ۔ رہنائی کرنا ۔
راہ بریدہ ۔ جو راستہ ٹھگون کے خوف سے چھوٹ گیا ہو ۔ ربع مسکون ۔ چہارم
حصہ زمین کا جسپر انسان رہتے ہین ۔ مراد ہفت اقلیم سے ہے رجعت قہقری
ایڑیون کی طرف چلنا اور پچھلے پاؤن لوٹنا ۔ رُخ کسے بردن ۔ اُسکو ذلیل کرنا
رخت بستن ۔ سفر کرنا ۔ رخت افگندن ۔ ٹھہرنا ۔ رسن باز ۔ نٹ ۔ رستخیز
قیامت ۔ رشتۂ عمر ۔ سالگرہ ڈورا ۔ رشتہ دراز دادن ۔ مہلت دینی اور
تنگ کرنا ۔ رصد در کار بستن ۔ کام کو بخوبی تمام کرنا ۔ رکاب گران کردن
سوار ہونا ۔ رگ جان ۔ شریان ۔ رنگ بست ۔ پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے
رنگ آمیز ۔ نقاش ۔ رنگ ریختن ۔ بنیاد ڈالنی ۔ رنگ نہ بستن ۔ فائدہ نہ اٹھانا
رنگ بر رو شکستن ۔ چہرہ کا رنگ اوڑنا ۔ رنگ کردن ۔ مکر کرنا ۔ رنگ بر روی
کار آوردن ۔ رونق دینا ۔ رنگ برآب زدن و ریختن ۔ تازہ منصوبہ نکالنا ۔ روی
دست ۔ حقیر و خوار ۔ رواق صبح ۔ آسمان ۔ روح مجرد و روح القدس
و روح مکرم و امین ۔ جبرئیل ۔ روسفید ۔ معزز و ممتاز ۔ روداد ۔ ماجرا
روز بازار ۔ رونق ۔ رو بدیوار ۔ حیران ۔ رو شناس ۔ جان پہچان والا
رو کش ۔ شرمندہ ۔ روز امید و بیم ۔ قیامت ۔ روزۂ مریم ۔ خاموشی

روز دیر شدن - دن کا ضایع ہونا - رو نیافتن - توجہ نملنی - روغن قاز
مالیدن - خوشامد کرنا اور فریب دینا - رو انداختن - سوال کرنا - روی دستی
خوردن - فریب کہانا - اور طمانچہ کہانا - رو ساختن - شرمندہ ہونا - رو
نداشتن - ورو از سنگ داشتن - بیحیا ہونا - رو فگندن - عاجزی کرنا
رو بچیزے آوردن - متوجہ ہونا - رو دادن - توجہ کرنا - اور حاصل ہونا - روزنامچہ
وہ کاغذ جس مین روزمرہ کا حال ہو - روز سیاہ - نحس دن - روح حیوانی
جو تمام بدن مین دل سے پھیلتی ہے - روح نفسانی - وہ روح جو دماغ مین جاکر
کیفیت جدا پیدا کرتی ہے - اسکو نفس ناطقہ کہتے ہین - روح طبعی - جو جگر مین
جاکر جدا کیفیت حاصل کرتی ہے - راہ داشتن - انتظار کرنا - ریش بابا
ایک انگور کی قسم - ریش برباد - مغرور - ریختہ دم - وہ ہتھیار جسکی باڑہ
گرگئی ہو - رنگ ریختن - خراب کرنا - ریش قاضی - شیشہ شراب کی ڈاٹ
ریش گادی - حماقت - ریزہ سرائی - نغمہ گانا - ریشمالی - چمچمی ودیوتی
زا معجمہ - زاہد خشک - عابد بے کیف - زانو زدن - مؤدب بیٹھنا - زبان لقفا
گل نافرمان - زبانگیر - جاسوس - زبان فروش - بہت کہنے والا - زبانیان
سرکش - اور دوزخ کے فرشتے - زبان دادن - وعدہ اور شرط کرنا - زبان
تر کردن - بولنا - زبان بر دیوار مالیدن - توکل اور قناعت - زبان سنگین
توتلی زبان - زبان برخاک مالیدن - عاجزی کرنا - زبان ترازو - کانٹے کی
سوئی جسکے سیدہے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے - زبانبازی - برابری خصومت
زر دست افشار - سونا نہایت خالص وملایم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا

زر گوش - منافق - زر خشک و زر جعفری و زر دہ دہی و زر شمش سرخی و زر مغربی و زر رومی - زر خالص - زلہ بند - جو ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے - زلہ ربا - فائدہ لینے والا - زمین مردہ زمین خشک کہ قابل زراعت نہ ہو - زند خوان - بلبل - زنخ زدن - بیہودہ بکنا - زنگولہ بستن - مرتبہ بلند حاصل کرنا - زہرہ باختن - نامردی کرنا - زہ بر زدن - حد بندی - اور شیرازہ - زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن - کیا فریب ظاہر کرکے عجائبات دیکھنے - زیادہ سری - خود پسندی - اور سرکشی - ژاژ خا - بیہودہ بکنے والا اور شیخی کرنے والا - سین مہملہ سایہ دست - مدد - سایہ پرست - ناز پروردہ سادہ لوح - بے شعور - ساقی کوثر - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ساق عروس نام شیرینی - سایہ بر افگندن - توجہ کرنا - سال جلالی - سال شمسی جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے - سبک پا و سبک عنان - تیز رفتار - سبکبار - فارغ البال - سبک سر و سبک مغز فرومایہ و احمق - سبز کار - جو کام خوب کرے - سبع شداد - ہفت آسمان سبع الوان - ہفت رنگ - سرخ - سیاہ - سفید - زرد - سبز - کبود - عباسی سبع مثانی - سورۂ الحمد یا قرآن - سبعۂ معلقہ - وہ سات قصائد جو فصحائے عرب نے تفاخر کے لئے کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے - سبزۂ بیگانہ - سبزۂ خودرو - سبعہ سیارہ سات ستارے متحرک - خورشید - قمر - مریخ - عطارد - مشتری - زہرہ - زحل سپید بخت - نیک بخت - سپید کار - پرہیزگار - سپیدہ دم - صبح صادق - سپرغم نازبو - سپر انداختن و در آب انداختن - نامردی کرنا اور عاجز ہونا -

سپری شدن - تمام ہونا - سینچی سراسے - کھیت والون کے جھوپڑے اور دنیا
ستارۂ صبح - زہرہ - سحر حلال - شعر سخن فصیح و بلیغ - سخت خوردن - تصدیع
اُٹھانا - سخت کمان و سخت زہ - شہزور پہلوان - سخت جان - سنگدل
سدرۃ المنتہیٰ - مقام جبرئیل ساتوین آسمان پر - سراپا - تمام اور ترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا - سر در ہوا - پریشان - سر چوب - سرکی
سلائی - سر حساب - خبردار اور آگاہ - سر دست - فی الفور - سرو آزاد - سیدھا
سرو - اور آزاد اس وجہ سے بھی کہتے ہین کہ اوسپر خزان نہین آتی - سر و بند - عہد و زمانہ
سر فلان شخص ہیچ بند - یعنی وہ زندہ اور خوشی اعتبار ہے - سر و مہر - بیعت
سر رشتہ دار - کسی کام کا موجب ہو - سر رشتہ دار منتظم - سر عشر - وہ آیتین جو لڑکونکو
بسم اللہ کے وقت سر کا بتا دیتے ہین - سر انداز - گھونگھٹ - اور اوڑھنی - سر جوش
اول جوش کا گلاب وغیرہ اور چیز صاف و خلاصہ - سرخوش - مست
سرخط - تعلیم خوشنویسان - اور لڑکون کے یاد کی تحریر - سرمای گل - گلابی جاڑا -
سرگرم - مشغول - سرت گردم - تیرے قربان جاؤن - سر بر خط نہادن -
اطاعت کرنا - سرگران - مست - سر انگشتان عنابی کردن - کسی چیز کو رنگین
کرنے میں مصروف ہونا - سر آمدن - آخر ہونا - سر آوردن - تمام کرنا -
سر کردن - شروع کرنا - سر زدن - ظاہر ہونا - سر گرفتہ - ناراض -
سر باز ماندن - حیران رہنا - سرکہ فروختن - ترش رو ہونا - سرکہ جبین
ترش رو - سرمہ خوردن و سرمہ بہ گلو کشیدن - گونگا ہونا - سر دادن - چھوڑنا
سر در سر چیزے کردن - کسی چیز کی طلب مین فنا ہونا یا چیز کی خواہش کرنی

سر نہادن - سونا - سر وا زدن - منہ پھیرنا - سر بند کسے گرفتن - کسی کام کی تہ معلوم کرنا - سر پا زدن - ٹھوکر مارنا اور رد کرنا - سر از چیزے بیرون آوردن اُس کے عہد سے باہر آنا - سرخ شدن - غصہ ہونا - سر خانہ رسانیدن کمال کو پہونچانا - سر در کلاہ کسے نہادن - تابع ہونا - سر زدہ آمدن و رفتن - بیخبر آنا یا جانا - سر جنبانیدن - آفرین کرنا - اور کسی کام سے باز رہنا - سر نگرفتن - موافق ہونا - سر گوش گرفتن - فرمانبردار ہونا - سر زندہ - بڑے سر والا - سر کوچک کمینہ - سر گوشی - کان مین بات کہنا - سر پرستی - تیمارداری سست ریش - احمق - سعد اکبر - مشتری - سفسطہ - وہ حکمت جس کی بنا مغالطہ پر ہو - سفید کردن - ظاہر کرنا - سفید گردیدن - ظاہر ہونا - اور معزز ہونا - سفید چشم - بیحیا - سقائے نیل - ابر - سقط فروش - جو گرا ہوا میوہ جمع کرکے فروخت کرے - سکندری خوردن - سر کے بل گرنا - سلم - بدنی بیع کی قسم - سنگ پشت - کچھوا - سنگ بست - مضبوط سنگین وست - جو دیر مین کام کرے - سنگسار - پتھر مار کر مار ڈالنا - سنگ دشتی و سنگ امتحان و سنگ زر - کسوٹی - سنگ در دہان انداختن - چپ رہنا سنگ در موزہ افتادن - بیقرار ہونا - سنگ رو - بیحیا - سنگ شدن بیماری بیماری کا سخت ہونا - سواران آب - بلبلے - سوختگی نفس - ہانپنا سورۂ اخلاص - قل ہو اللہ - سواد بر گرفتن - پڑھنا - سواد کردن - لکھنا - سوفسطائی - حکیم مغالطہ باز - سوزن عیسے - وہ سوئی جو آپ کے دامن مین رہگئی تھی - اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے

آگے نہ بڑہے۔ سہ بعد۔ طول و عرض و عمق۔ سہ روح۔ روح حیوانی و نباتی و جمادی۔ سہ خواہران۔ تین ستارے بنات النعش کے۔ سہ اسپہ کسال جلدی۔ سیاہ کاسہ و سیاہ دست۔ بخیل۔ سیاہ مست۔ بدمست سیماب بدگوش۔ بہرا۔ سیاہ سال۔ خشک سال۔ سیاہ گلیم و سیہ کام و سیہ خانہ۔ بدبخت۔ سیاہ چشم۔ پرند شکاری۔ سیہ زبان۔ کل جیبھا۔ سیاہ شدن زبان۔ برا کہتے کہتے زبان کا تھک جانا۔ سیر در لوزینہ کردن۔ خوشی مین غم کر دینا۔ سیر آمدن۔ تنگ ہونا۔ سیاہ نامہ۔ بدکار۔ سینہ باز۔ دورنگ شین معجمہ۔ شاہ مغرب۔ ہلال۔ شاہ مشرق۔ آفتاب۔ شاہ بیت قصیدہ یا غزل مین سے عمدہ تر شعر۔ شاخدار۔ دیوث و متکبر۔ شانہ سر ہدہد۔ شاخ بدیوار۔ مغرور و گردن کش۔ شادی مرگ۔ جو خوشی دفعتاً آنے سے موت پیدا کرے۔ شانہ در آب گذاشتن۔ آرایش کے لئے طیار ہونا۔ شانہ گردانی۔ منہ پھیرنا۔ شادخواری۔ شراب پینا۔ شب زندہ دار عابد۔ شب اندر روز۔ دہوپ چہاؤن کپڑا۔ شب گرد۔ کوتوال۔ شبگیر زدن۔ رات کے آخر مین چلنا۔ شتر دلی۔ نامردی۔ شراب طہور۔ شراب بہشتی شرح کشاف خواندن۔ بہت بکنا۔ ششدر۔ حیران۔ شش روزہ۔ دنیا کہ چھہ روز مین بنی۔ ششدانگ۔ کامل۔ شش ارکان۔ چھہ ضروری چیزین ہوا۔ کہانا۔ پینا۔ حرکت و سکون بدن۔ حرکت و سکون نفس۔ خواب و بیداری استفراغ و احتباس۔ شش خاتون۔ چھہ سیارے سوا آفتاب۔ شقایق نعمان لالہ سرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اسکا بیج لایا تھا

شکر خند۔ مسکرانا۔ شکر ریز۔ جو نوشہ اور دولہن پر نثار کرین۔ اور خوشی کے روز
کو بھی کہتے ہین۔ شکر رنج و شکر رنگ۔ ناراض۔ شکر لنگ۔ کسیقدر لنگڑا
شکستہ رنگ۔ زرد رنگ۔ شکنجہ کردن۔ تکلیف دینا۔ شکستہ ناخن۔ بیوقوت
شکم خاریدن۔ بہانہ کرنا۔ شکم در خویش دزدیدن۔ ڈرنا۔ شکم بندہ۔ حریص۔ شمع
ایمن تجلی نور الٰہی۔ شمار بہ بست چپ کردن۔ سیکڑون اور ہزارون گنتا۔ شور بخت
بدبخت۔ شور چشم۔ جس کی نظر ضرر پہونچاوے۔ شوریدہ پشت۔ شوخ۔ شیر خدا
حضرت علیؓ۔ شیشہ باز۔ مکار۔ شیخ رئیس۔ بوعلی سینا۔ شیشہ بر سنگ
خراب۔ شیشہ دل۔ نامرد۔ شیشہ بر سر بازار شکستن۔ افشار راز
کرنا۔ شیخ نجدی۔ شیطان۔ صاد مہملہ صاحب فراش۔ بیمار اور جس بیمار
چارپائی پر سے نہ اٹھا جاوے۔ صاحب قران۔ جس بچہ کے رحم مین آنے یا پیدا
ہونے کے وقت مین قران عظمے پڑے۔ صاحب الزمان۔ مہدی علیہ السلام۔ صباغ
زمین۔ آفتاب۔ صباغ فلک۔ ماہتاب۔ صبح آخرین و دوم صبح صادق۔ صد برگ
گیندا۔ صدقہ جاریہ۔ جو خیرات ہمیشہ جاری رہے۔ صغریٰ۔ دلیل کا پہلا جملہ
صواب دید۔ تجویز۔ صورت باری۔ بہروپ طا۔ مہملہ طائر قدس و طائر عرش
جبریل۔ طاوس علوی آشیان۔ آگ۔ طاس باز۔ تھالی پھینک کر
لکڑی پر لینے والا۔ طبل از زیر گلیم برآمدن۔ راز کا فاش ہونا۔ طبل در زیر
گلیم بودن۔ راز کا پوشیدہ رہنا۔ طبل خوردن۔ کنارہ کرنا۔ طبائع اربعہ
گرم و سرد و تر و خشک۔ طرفدار نجم۔ مریخ۔ طرف بستن۔ حاصل کرنا
طرف شدن۔ مقابل ہونا۔ طرف گرفتن۔ حمایت

اور گوشہ نشینی۔ طرح کردن و ریختن و انداختن۔ بنیاڈالنی۔ طشت از بام افتادن۔ رسوا ہونا اور راز کا کھلنا۔ طفل شب۔ چاند۔ طفل مکتب۔ نوآموز طفل ہندو۔ آنکھہ کی پتلی۔ طفل چہل روزہ۔ آدم علیہ السلام۔ طمع خام۔ تمنا ناممکن کی۔ طفیل۔ نام شاعر کوفی کہ بدون بلاے مجلس مین جاتا تہا اب مجازاً ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے عین مہملہ عالم آب۔ حالت مینوشی۔ عالم برزخ مقام روحون کا مابین موت اور قیامت کے۔ عالم صغیر۔ جسم انسان عرض عمر۔ لذت زندگانی۔ عرق ریز۔ خادم اور بہت سعی کرنیوالا عرق کردن و عرق ریختن۔ شرمندہ ہونا۔ عقل اول و فعال و کل۔ جبرئیل عقد انامل۔ انگلیون پر شمار کرنا دہنے ہاتھہ پر اکائیان اور دہائیان اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہین۔ عقول عشرہ۔ دس فرشتے حکماء کے نزدیک خدا یتعالے نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اوس نے دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا۔ دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم آسمان پیدا کیا اسیطرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے دسوین نے تمام عالم پیدا کیا۔ عکس نقیض۔ جملہ مین مبتدا کے نقیض کو خبر کرنا اور خبر کے نقیض کو مبتدا کرنا اسطرح کہ اصل جملہ اور عکس دونون ایک سے ہون صدق اور کذب اور کلی اور جزئی ہونے مین۔ عکس مستوی۔ جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا علم کلام علم عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا۔ علم شدن۔ ظاہر ہونا علم لدنی۔ وہ علم کہ بدون اوستاد کے حاصل ہو۔ عنان تاب۔ وہ گھوڑا کہ باگ کے اشارہ پر ہی عنان تافتن۔ دوڑانا۔ عنان بر عنان۔ برابر۔ عنان دزدیدن

باز رہنا۔ عنان گران کردن۔ گھوڑا ٹھہرانا۔ عین الکمال۔ چشم بد۔ عیب بردن
عیب کا ظاہر کرنا غین معجمہ غائب باز۔ وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے
غاشیہ باف ریش۔ مسخرہ۔ غاشیہ بردار۔ خادم۔ غنچۂ آب حباب۔ غوغائیان
گلبن۔ بلبلین الفاء فانوس خیال۔ وہ چراغ جسکے گرد گھومتی تصویرین
لگاتے ہین۔ فتنہ برچیزے شدن۔ عاشق ہونا۔ فذلک۔ تتمہ اور تفصیل حساب
کا مدجمع فرد کش شدن۔ ٹھہرنا اور اترنا۔ فرزین نہاد۔ کج نہاد۔ فراگرفتن
سیکھنا اور یاد کرنا۔ فرش افگندن۔ عاجز کرنا۔ فرمان رسیدن۔ اجل آجانی
فرو خوردن۔ تحمل کرنا فصل قریب۔ جو جنس قریب سی نوع کو جدا کرے۔ فصل بعید
جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے۔ فصلی۔ وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۷۱ھ
باعتبار فصل کے مقرر کیا۔ اور ابتدا اوسکی اساڑہ ماہ ہندی سے مقرر کی چونکہ
ہندی مہینوںمین لوند بڑہتا رہتا ہی لہذا اب فصلی اور ہجری مین فرق بارہ برس سی
زائد کا ہوگیا۔ فلک اطلس۔ نواں آسمان جسمین ستارے نہین اوسکو فلک الافلاک
بھی کہتے ہین۔ فن خوردن۔ دغا کہانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن
بائین ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی انگلی ایسی طرح مارنی کہ آواز نکلے قاف
قاضی چرخ۔ ستارہ مشتری۔ قدر انداز۔ تیر انداز کامل۔ قائم تحتن۔ عاجز ہونا
قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور جگہہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اور کام
مین بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیزے نہادن۔ چیز کو ترک کرنا۔
قزلباش۔ سپاہی اور لغوی معنے سرخ سر کے ہین سمعیل صفوی نے اپنی فوج
کے لئے سرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اس رو سے مجازاً سپاہی کے

معنے ہے۔ قضیہ۔ جملہ۔ قطرہ دزد۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا۔ قفل و سواس
گورکھ دہندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم درکشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم
بناخن شکستن۔ قلم درسیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلمرو۔ ولایت
قندمکرر۔ لب محبوب۔ قوس قزح۔ دہنک۔ اور اسکو قوس شیطانی بھی کہتے ہین۔ قوای
طبیعی۔ جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جنکا تعلق جگر سے ہی۔ قوای حیوانی۔ جو دل سے متعلق ہین
جیسے خوشی اور غصہ۔ قوای نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہین جیسے واہمہ
اور حافظہ وغیرہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو جملون یا زیادہ سے کاف تازی
کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافور خوار۔ سردا اور نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈوی
کاکل شمع۔ شمع کا دہوان۔ کار باستخوان رسیدن۔ تنگ آنا۔ اور قریب
بہ ہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے
شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کے گھاٹ لگنا۔ کار کسے
ساختن۔ مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا اور عاجز ہونا۔ کاسہ
سرنگون۔ مفلس۔ کاہ کہنہ بباد دادن۔ شیخی کرنا۔ کار دست بستہ۔ مشکل کام
کبری۔ دلیل کا دوسرا جملہ۔ کباب تر۔ برف۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ کشکدار۔ پاسبان
کف کردن۔ کہانا۔ کفن پارہ کردن۔ سخت بیماری سے شفا پانا۔ اور آفت سے
بچنا۔ کلاغ گرفتن و کلاغ زدن۔ طعنہ مارنا اور ٹھٹھا کرنا۔ کلاہ بر کلاہ کسے زدن
برابری کا دعوی کرنا۔ کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن۔ نہایت خوش ہونا۔ کلاہ
افگندن و بر کشیدن۔ تعظیم کرنا۔ کلاہ گوشہ شکستن۔ فخر کرنا۔ کلوخ۔ خشک بر لب
مالیدن۔ راز کا پوشیدہ رکہنا۔ کلک فرنگی۔ پنسل۔ کم چیزی گرفتن۔ نیست سمجھنا

کمر باختن - بے طاقت ہونا - کمر کشادن - ترک کرنا - کمان از طاق بلند آویختن - کسی بڑے کام سے فخر کرنا - کند پیر - نہایت بوڑہا - کن فکان و کن فیکون - عالم موجودات - کندہ کاری - سونے وغیرہ کی نقشکاری - کوچہ سلامت ایک قسم کی نقب یا خندق جس مین سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے کوتاہ نظر - جو انجام کو نہ سوچے اسیکو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہین - کوک شدن ساز کا موافق ہونا - کوہ کن - فرہاد - کوچہ دادن - راہ دینا - کوچہ یافتن پہ او ملنا کوچہ خموشان - قبرستان - کوچک دل - نازک دل - کیک در شلوار یا موزہ افتادن بیقرار ہونا - کیغدان - نشہ اور معجونون کا ڈبہ کاف فارسی گاو آہن - پہالی - گاو در خرمن کردن - خراب و تباہ کرنا - گاو زادن - نفع کثیر پانا - گاو سفالین شراب کا مٹکا - گاو گردون - برج ثور - گران رکاب - میٹھا جانور - گران سر متکبر - گرفتن خاطر - رنجیدہ ہونا - گرفتن چراغ - گل کرنا - گردن باریک مطیع گران سنگ و گران سایہ - باوقار - گرسنہ چشم - بخیل و حریص - گران جان سخت جان و سست - گرم خون - بڑا دوست - گرم جوش - بہت تپاک والا - گربہ باہبان فروشدن - کمال کامیاب ہونا - گرد بر آوردن - پائمال کرنا - گربہ کون و گربہ در بغل - مکار - گردن خاریدن - حیرت ظاہر کرنا - گرہ بباد زدن - بی بقا کام پر تکیہ کرنا - گرگ باران دیدہ - آزمودہ کار - گرگ آشتی - کسی مصلحت کے واسطے ظاہر مین صلح کرنی - گستاخ دست - تیز دست - گسیل - رخصت کرنا - گل مہتاب - چاندنی کے ٹیکے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین گل شگفتن - امر عجیب ہونا - گلگشت - سیر اچھی جگہہ کی - گل جلمت - کپروٹی

گل سرسبد سب سے بہتر چیز۔ گلزار ابراہیم۔ نمرود نے جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا تہا وہ آگ سرد ہوگئی تھی اور گلزار بن گئی تھی اسی سے مراد ہے گل کردن۔ ظاہر ہونا اور بجھنا اور جلانا۔ گل فرستادن۔ مقابلہ کے لئے بلانا گل زمین۔ اچھا قطعہ زمین کا۔ گل چیدن۔ پھول توڑنا۔ اور سیر کرنا۔ گل بیگانہ پھول خودرو۔ گل سادہ۔ جس کا پیڑ چہوٹا ہو مثل نرگس اور لالہ کے۔ گلستان زادہ گل وسبزہ۔ گنبد چار بند۔ دنیا۔ گنبد گل۔ غنچہ۔ گنجگاو۔ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کو ملا تہا۔ گندہ مغزی۔ تکبر کی بات کہنی۔ گوشت خر۔ چیز بیکار۔ گوش دادن وکردن۔ سننا۔ گوے بردن۔ غالب ہونا۔ گو تازی۔ دعوی بے حقیقت گیر ودار۔ حکومت حرف لام۔ لاہوت۔ عالم ذات الٰہی۔ لاطائل۔ بیفائدہ لالای چشم۔ آنکہہ کی پتلی۔ لاابالی۔ بے باک وبے پرواہ۔ اور عربی مین معنے یہہ ہین کہ مین پروا نہین کرتا۔ لب چرا۔ میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھکر بیچ مین رکھ لیتے ہین اور کھاتے ہین۔ لبیک۔ کلمہ ایجاب تعظیمی ہے یعنے حاضر ہون خدمت کو۔ لب بلب جستن۔ بہت ڈہونڈہنا اور ہر شخص سے پوچھنا۔ لب زدن خاموش ہونا۔ لب ودندان داشتن۔ لیاقت رکھنا۔ لب گزیدن۔ افسوس کرنا لب شیرین کردن۔ مسکرانا۔ لقمہ خلیفہ۔ ایک قسم کا حلوا۔ لنگر انداختن قیام کرنا۔ لن ترانی۔ خودستائی۔ لیلۃ القدر۔ رمضان کی ستائیسوین شب حرف میم۔ ماہ نخشب۔ وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا بنایا تہا اور اسکی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی۔ ماوراء النہر۔ توران ماحضر۔ طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو۔ مار نہ سر۔ آسمان۔ ماہ

کنعان - یوسف علیہ السلام - ماہتاب بگز پیمودن - امر محال کرنا - ماہیچہ - ایک شکل چاندکی - چاندی اور سونے کی بنا کر علم پر چڑہائی جاتی ہے - ماہیچہ - سوئیان مبدء فیاض - حق تعالی - مبادی - علم کے شروع کی باتین مثلثہ آبی - سرطان عقرب - حوت - مثلثہ آتشی - حمل - اسد - قوس - مثلثہ بادی - جوزا - میزان دلو - مثلثہ خاکی - ثور - سنبلہ - جدی - مجردات - ارواح وملائک - مدلبل نالہ بلبل - مدلول - معنی - مذکر سماعی - جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو - مرحبا - مہانکے لئے بولتے ہین کہ اوسکا اکرام ہو - مرغ عیسے - شبپر - مرگ ہیچ - پگڑی کا وہ پیچ جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہین اور یہ بہادرون کے لئے تہا جو موت سے نہین ڈرتے تھے - مرغ صبح یا سحر - بلبل یا خروس - مرکز چرخ - زمین مرگ نومبارک باد - فتنہ تازہ برپا ہوا - مرغ آتش خوار - چکور - مرغ نامہ بر کبوتر - مرادف - ایک لفظ جو معنے مین دوسرے کا شریک ہو - مرغ شب آہنگ بلبل - مرغ سلیمان - ہدہد - مسقط الراس - پیدائش کی جگہہ اور وطن - مست لدار جسکی مستی حد سے بڑھ گئی ہو - مشک را کافور کردن - سیاہ بالونکو سفید کرنا مشعل وادی کلیم - تجلی کہ موسئے علیہ السلام پر ہوئی تھی - مشائین - وہ فرقہ حکما کا کہ حقیقت اشیار کو دلائل سے معلوم کرتے ہین - مشک بر زخم افشاندن ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا - مشک در شراب کردن - بیہوش کرنا - مصرعہ تند یا برجستہ - مصرعہ خوب کہ بلے فکر حاصل ہو - معدل النہار - وہ دائرہ کہ خط استوا کے محاذات مین آسمان پر ہے اور جس پر آفتاب کے پہونچنے سے دن رات برابر ہوجاتے ہین - معلم ملائکہ - شیطان - معلم اول - ارسطو جس نے حکمت

سب سے پہلے لکھکر سکھائی پہلے حکما، زبانی سکھاتے تھے معلق زدن۔ کلا بازی کھانا اور بازی کرانا۔ معنے بیگانہ۔ معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سے نہوی ہون۔ معانی وہ علم جس سے فصاحت و بلاغت تعلق رکھتی ہی۔ معلم ثانی۔ ابو نصر فارابی جس نے ارسطو کی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا۔ مغز در سر کردن۔ خاموش ہونا۔ مغز تر کردن۔ بات کہنا۔ مغربی۔ اشرفی۔ مقولات عشر۔ دس باتین جو ممکن مین پائیجاتی ہین یعنے مخلوق چیز یا جوہر ہوگی یا عرض جوہر اُسکو کہتے ہین کہ بذات خود قائم ہو۔ اور عرض وہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ قایم ہو اور عرض نو ہین۔ اول کیف یعنے کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی۔ دوم کم یعنی مقدار کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی۔ سوم این یعنے مکان مین ہونا چہارم متی یعنے وقت مین ہونا پنجم اضافت یعنے دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا جیسے باپ ہونا یا بیٹا ہونا ششم۔ وضع یعنے وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسے قبلہ رُخ ہونا۔ اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا ہفتم۔ فعل یعنے کام کے کرنے کی صورت ہشتم۔ انفعال یعنے فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت۔ نہم۔ ملک یعنی چیز کا کسی ایسی چیز سے گھرا رہنا جو اوس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے پس ایک جوہر اور نو عرض ملکر دس چیزین ہوئین ان سب کو مقولات عشر کہتے ہین۔ مقدمۃ الجیش ہراول اور لین ڈوری۔ مگس گیر۔ مکڑی۔ مگس ران۔ مور چھل۔ ملکوت۔ عالم فرشتون کا ممکن۔ جسکا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہون۔ منطقۃ البروج۔ آسمان کا وہ دائرہ جس مین آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہے اور اُس مین یہ بارہ برج ہین۔ حمل ۱ ثور ۲ جوزا ۳ سرطان ۴ اسد ۵ سنبلہ ۶ میزان ۷ عقرب ۸ قوس ۹ جدی ۱۰ دلو ۱۱

حوت ۔ موش خر ۔ گلہری ۔ موش کور ۔ چھچھوندر ۔ موسے دماغ ۔ عیش مین
خلل ڈالنے والا ۔ مو برآوردن زبان قلم ۔ قلم لکھنے سے رہ جانا ۔ مو برتن تیغ
کشیدن ۔ کمال غضب مین آنا ۔ مو بکف برآمدن ۔ کام کا محال ہونا ۔ مو برآوردن
زبان ۔ امر محال کا ظاہر کرنا ۔ موشک دوانی ۔ فتنہ انگیزی ۔ مہر شفا ۔ بیمار بیکا
گندہ ۔ مہرہ چین و مہرہ باز ۔ مداری ۔ میم کاتب ۔ اندہا ۔ میر آخور ۔ داروغہ
اصطبل ۔ میر بحر ۔ داروغہ گذر دریا ۔ میر آتش ۔ داروغہ توپ خانہ ۔ میدان دادن
کسیکی تعظیم کے لیئے جگہہ خالی کرنی ۔ مے در گریبان کردن ۔ زبردستی شراب پلانا
میرزائی کشیدن ۔ ناز اٹھانا ۔ میل در چشم کشیدن ۔ اندہا کرنا ۔ میانداری
دلالی کرنا حرف نون ۔ ناخن آفتاب ۔ آگ ۔ ناسوت ۔ عالم اجسام
ناداشت ۔ مفلس ۔ ناگرفت ۔ اچانک ۔ ناف ہیچ ۔ درویش ۔ ناموس اکبر
شریعت و جبرئیل ۔ ناتراش ۔ بے ادب و سفلہ ۔ نان خورش ۔ سالن ۔ ناف
خاک یا زمین یا عالم ۔ مکہ معظمہ ۔ ناخن بدل زدن ۔ اثر کرنا دل مین اور بیقرار کرنا
ناف زدن ۔ بچہ کا نال کاٹنا ۔ نام بر تیغ زدن ۔ نام کا محو کرنا ۔ نان در روغن
افتادن ۔ خاطر خواہ کام بنجانا ۔ ناخن بسنگ آمدن ۔ مشکل پیش آنی ۔ ناخن
گذاشتن ۔ کمال خوف و عاجزی ۔ ناف ہفتہ ۔ منگل کا دن ۔ نازل منزلہ
قایم مقام ۔ نتائج و آثار ۔ حرارت و برودت و رطوبت و یبوست
اور ہوا لید سہ گانہ ۔ نحسین فلک ۔ زحل و مریخ ۔ نخل طور ۔ وہ درخت جسپر
سے موسیٰ کو تجلی معلوم ہوئی تھی ۔ نرگسی زدن چشمک مارنی نستعلیق ۔
خط معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے ۔ نستعلیق گو ۔ فصیح اور بلیغ کلام

بولنے والا۔ نشخوار۔ جگالی۔ نصب العین۔ مد نظر۔ نظر یافتن۔ فیض اٹھانا
نعل در آتش۔ بیقرار۔ ساحروں کا دستور ہے کہ کسیکا نام گھوڑے کے
نعل پر لکھکر اوسکو آگ مین رکھتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہو جاے۔ نعل افگندن
یا ریختن۔ گھوڑے کا چلنے سے رہ جانا۔ نعل چوبین۔ کھڑاؤن۔ نفس کل
عرش۔ نفی کردن۔ شہر بدر کرنا۔ نفس کشادن۔ کلام کرنا۔ نفس سوختن
ہانپنا۔ سانس چڑہنا۔ نفس راست کردن۔ آرام لینا۔ نفس امارہ وہیمی۔
خواہش بری چیزونکی۔ نفس ناطقہ۔ روح۔ نقطہ جانگیر۔ زمین۔ نقطہ نوکریز
جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گرجاے۔ نقطہ ریختن۔ رمل سے فال نکالنی
نفس زدن۔ داؤ لیجانا۔ نقش بد نشستن۔ حسب مراد کام نہونا۔ نقش
برآب کشیدن۔ بیفائدہ کام کرنا۔ نم نداشتن۔ مفلس ہونا۔ نمک خوردن
و نمکدان شکستن۔ نمکحرامی کرنا۔ نماز بردن۔ عاجزی کرنا۔ نوبر کردن۔
میوہ تازہ اول کھانا یعنے نیا کرنا۔ نہال ساختن۔ بونا۔ نہانخانہ۔ تہخانہ۔ نی بست
چھپر۔ نیم کار۔ جو دوسرے کے اوزار سے کام کرے۔ نیمروز۔ سیستان۔
نیم لنگ۔ کمان کا چلہ۔ نیم رنگ۔ ناقص اور رنگ اڑا ہوا۔ نیمجان۔ عاشق
نیل بزبان رفتن۔ امر غیر ممکن کو شہرت دینا۔ جسکو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہین
نیکی کردن ودرآب انداختن۔ بدون توقع عوض کے نیکی کرنا حرف واؤ
واسطۃ العقد۔ موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور
قیمتی موتی۔ واجب الوجود۔ حق تعالے۔ واماند۔ بقا و قیام۔ واخوردن
و برخوردن۔ ملنا۔ واکشیدن۔ زور یا حیلہ سے کچھہ حاصل کرنا

وابوسیدن - منہ پھیرنا - واسوختن - محبوب سے ناراض ہونا - وارستگی آزادی - وارفتگی - مضمحل ہونا - اور گھلنا - وحدت الوجود - سب موجودات کو وجود حق تعالے کا سمجھنا - وحدت نوعی - ایک نوع کی افراد کا متحد ہونا بلحاظ نوع کے - ورق الخیال - بھنگ - ورق خام - دفتر کا وہ کاغذ جو مشکوک اور محکوک نہو - ولی عہد - بادشاہ کا وہ لڑکا جو اوس کے بعد مسند نشین ہو - ولیمہ - نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کیطرف سے

ہاے ہوز - ہارونی - قاصدی اور پاسبانی - ہرمان - مصر کے دو بُرج نہایت قدیم - ہزار داستان - بلبل - ہزار پایہ کھنکھجورا - ہزار خانہ شکمنبہ جانوروں کا - ہشت بہشت - خلد - دار السلام - دار القرار - عدن جنت ماوی - جنت النعیم - علیین - فردوس - ہفت دریا - دریاے اخضر عمان - قلزم - بربر - اوقیانوس - بحر الروم - دریاے اسود - یا یہ سات ہین دریاے چین - دریاے مغرب - دریاے روم - بحر نیطس - بحر طبریہ - بحر جرجان - بحر خوارزم

ہشت بہشت - کلام خصومت - ہفتاد و دو ملت - اہل اسلام کے بہتر فرقے کہ اصل مین چھہ ہین اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہین - اور سب گمراہ ہین ایک فرقہ بہترواں اہل سنت وجماعت کا اصل مذہب پر ہے - ہفت دوزخ دوزخ کے سات طبقے یعنے - سقر - سعیر - لظی - حطمہ - جحیم - جہنم - ہاویہ ہفت کشور - یا ہفت اقلیم - ربع مسکون کے سات حصے عرض مین مساوی اور خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصہ کو اقلیم نام رکھا ہے - ہفت جوش سات دھاتون کو ملا کر بناتے ہین - اور اوس کو اشٹ دہات بولتے ہین

سات دہاتین یہ ہین - سونا - چاندی - تانبا - جست - لوہا - سیسہ - ر
ہفت اورنگ - سات ستارے بنات النعش کے - ہفت پردہ چشم
ملتحمہ - قرنیہ - عنبیہ - عنکبوتیہ - شبکیہ - مشیمیہ - صلبیہ - اوران پردون مین
تین رطوبتین ہین - بیضیہ - جلیدیہ - زجاجیہ - اول تیسرے پردہ کے بعد
اور دو چوتھے کے بعد - ہفت قلم - سات طرح کی لکھائی - ثلث - محقق
توقیع - ریحان - رقاع - نسخ - تعلیق - ہفت اندام - سر - سینہ - پشت -
دونو ہاتھ - دونو پاؤن یہ ظاہر کے ہین - اور باطن کے - دماغ - دل - جگر - تلی - پھیپڑا
پتا - معدہ یا گردہ - ہفت خوان - وہ سات منزلین جس مین رستم کیکاوس کو
کنوئین سے نکالنے کو گیا تہا - اور ہر منزل کی مشکل کو دفع کرتا تہا
ہم پشت - مددگار - ہمدست - شریک و برابر - ہم آورد - حریف
ہمزلف - دو بہنون کے شوہر آپس مین کہلاتے ہین - اور انکو
محاورہ اہل زبان مین ہم داماں بولتے ہین - ہم سلک - سمدہی
ہمدوزن - جادوگرنی - ہندوانہ افگندن - نہایت خوف کہانا
ہوا گرفتن و ہوائی شدن - اڑنا - ہوایافتن - مزاج مین ہوا کا اثر
ہونا - یای تحتانی - یارفروشی - یار کی تعریف کرنا - یخ در بہشت
ایک قسم کا حلوا - یکدست - یکسان - یک جہت - متفق - یک چشم
آفتاب - یک قلم - تمام - یک رو کردن - بالکل قطع کرنا - یک
پشت ناخن - مقدار قلیل - یک طرف اوفتادن - مقابل
ہونا - یکدلہ - شجاع - یک رنگ - بے نفاق - یوم الحساب

...روز قیامت۔

...محاورہ دانان فارسی ہر معدود چیز کو چند الفاظ سے

...کی تفصیل یہ ہے۔

...لئے خاص ہے۔ مہار۔ اونٹ کے لئے خاص ہے۔

...فیسین۔ طاقہ۔ زربفت۔ مخمل۔ اطلس۔ بانات وغیرہ

ضرب۔ لاٹھی۔ بندوق۔ توپ تمنچہ وغیرہ ساز۔ باجے کی چیزین۔

دستہ۔ تیر کے لئے۔ جلد۔ کتاب و چمڑا۔

فرد۔ قالین وغیرہ فرش کی اشیا۔ اور ورق کاغذ۔ ثوب۔ آستین دار کپڑا۔

نفر۔ آدمی کے لئے مگر شرط یہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم یا مزدور یا رذیل ہووے مثلاً دو نفر۔

راس۔ لادنے اور دودھ کے جانور جیسے گھوڑا۔ خچر۔ گدھا۔ گائے۔ بکری۔ وغیرہ اور ہرن گینڈے کو بھی لکھتے ہین

دست شکاری پرندون مثل باز وغیرہ کے لئے اور ڈھال اور خلعت کے لئے۔

قلادہ درندون کے لئے جیسے شیر۔ چیتا۔ کتا۔ بندر۔ ریچھ۔ لنگور۔ اور خرگوش کو بھی لکھتے ہین۔

منزل خیمہ۔ قنات۔ کشتی۔ مکان۔ پلنگ۔ چوکی۔ ہودہ۔ عماری۔ زین۔ پالکی۔ بہل۔ چھکڑا۔

قطعہ جواہرات۔ الماس و لعل و فیروزہ وغیرہ۔ اور خط۔ اور کھیت اور تالاب و باغ

قبضہ کاٹ کے ہتیار۔ مثل تلوار و خنجر و پیش قبض و چاقو اور کمان کو

بھی لکھتے ہین۔

جفت موزہ۔ جوتہ۔ کھڑاون۔ اور زیور کا جوڑا مثل بازو بند و کنگھن وغیرہ کے۔

مبلغ روپیہ اور اشرفی کے لئے مگر یہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہے کہتے ہین کہ مبلغ دو اشرفی۔ اور مبلغ چار روپیہ۔

موازی گھٹر۔ اور بیگہہ اور ٹکہ اور فلوس اور من اور سیر کے لئے اور یہ لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہے جیسے موازی دو بیگہہ۔

دانہ موتی اور مونگا اور میوے کے اقسام مثل انار و سیب وغیرہ۔

عدد برتنونکے اقسام اور یہ لفظ ایسا عام ہے کہ بہت جگہہ اسکا استعمال ہوسکتا ہے مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین۔

تنبیہہ سواے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہین مثلاً پنج نفر مزدور وچہار راس اسپ وغیرہ۔

باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان مین مشتمل تین فصلون پر

فصل اول۔ نثر و نظم مین۔ نثر کی تین قسمین ہین مرجز مسجع عاری۔ مرجز۔ وہ نثر ہے جسکے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم ہموزن ہون اور قافیہ نرکہتے ہون جیسے صرف اوقات نے ذکر واہب کارساز وخرج انفاس جز شغل خالق کردگار عین نقصان ست۔ مرجز مشتق رجز سے ہے جو ایک بحر سبک کا نام ہے۔ اور مسجع سجع سے نکلا ہے

جس کے معنے آواز کبوتر اور قمری کے ہین اور اصطلاح مسجع اوس نثر کو کہتے ہین جس کے فقرون کے آخر کے کلمات مین قافیہ ہو اور اسکو مقفے بھی کہتے ہین - اب سجع کی تین قسمین ہین - ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف مین برابر ہون - اور اخیر حرف دونون مین مشترک جیسے از دوست مہجورم و بر فراق مجبور - کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف مین برابر اور تمامی دونون کی حرف ر پر ہے -

دوسرا سجع مطرف کہ دونون لفظون کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو جیسے مرد باوقار خجستہ اطوار ست - کہ وقار و اطوار کے آخر مین ر مشترک ہے مگر اول مین چار حرف ہین اور دوسرے مین پانچ - سوم سجع متوازن کہ دونون لفظونکے شمار اور وزن ایک ہون مگر حرف آخر دونومین جدا ہو - جیسے فقیر اور جلیس کو قافیہ مین لائین اور اگر ایسے کلمات دونون فقرون مین جمع کرین کہ ہر ایک لفظ ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرہ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر مین متحد ہو تو ایسی نثر کو مرصع کہتے ہین جیسے باوف حقائق گویاست و بصنوف دقائق جویا اور شعر کے دونون مصرعون مین اگر ایسے الفاظ جمع ہون تو اوس کو بھی مرصع کہین گے - اور نثر عاری وہ ہے جسکے فقرات نہ مرجز ہون نہ مسجع اور عاری کے معنے برہنہ کے ہین یعنے نثر مذکور دونون تکلفات سے برہنہ اور خالی ہے - یہ قسمین نثر کی باعتبار الفاظ کے ہین اور معنی کے لحاظ سے نثر کی دو قسمین ہین سلیس اور دقیق - سلیس وہ ہے جسکے معنے بسہولت سمجھہ مین آجائین - اور دقیق وہ ہے جسکے معنے دقت سے سمجھے جائین

اور انمین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین - سادہ اور رنگین - سادہ وہ ہی جس مین مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو اور رنگین وہ ہی کہ اداے مطلب مین ایک طرح کی الفاظ کی رعایت کی ہو مثلاً شروع مین اگر بہار کا ذکر آیا ہے تو آخر تک اوسی کے مناسبات لکھدئے یا علم کا ذکر آیا تو اوسکے مناسبات لکھے اور علے ہذا القیاس -

اور نظم کی قسمین دس ہین - قصیدہ - تشبیب - غزل - مثنوی - رباعی - مستزاد - فرد - قطعہ - ترجیع بند - مسمط -

قصیدہ کے معنے لغوی مغز سطبر کے ہین اور بعضونکے نزدیک قصد سے مشتق ہے اور قصد کے معنے لغت مین کسی جانب یا کسی چیز کیطرف متوجہ ہونا ہین - اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا اسواسطے اس نام سے موسوم ہوا اور قصیدہ کی دو قسمین ہین تمہیدیہ[1] اور خطابیہ[2] - تمہیدیہ وہ ہی کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھکر اوسکے بعد مدح شروع کرین - تمہید کے معنے لغت مین فرش بچھانا ہین - اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کے لئے نہین بچھاتے ہین اور یہان مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہی جو بعد تمہید کے لکھتے ہین - اور قصیدہ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزین لازم ہین - اول ممدوح کے حسب حال تمہید لکھنا - دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کیطرف آئین شایستہ اور دلچسپ سے رجوع کرنا - تیسرے اول ضمیر غائب سے اوسکی صفات بیان کرین بعد اسکے خطاب کرکے چند ابیات ممدوح کی تعریف مین لکھین اور اس ضمن مین اپنے دلکا مطلب ظاہر کرکے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کرین اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

لحاظ رکھین - اگر ممدوح سلاطین اور امرا مین سے ہو تو اُسکے مناسب الفاظ
سنجیدہ لکھے جائین - اور اگر انبیا اور اولیا اور مشائخ اور علما مین سے ہو تو جو
کلمات اور اصطلاحات اُنکے شان کے لایق ہون استعمال کئے جائین -
ایسا نہو کہ محاورہ مین جو کلمات حمد و نعت و منقبت مین لکھے جاتے ہین وہ
سلاطین و امرا کی مدح مین لکھے جائین اور ایسے ہی برعکس اسکے اسباب مین تمیز شرط
ہی قصیدہ تمہیدیہ کی مثال جیسے عرفی کا قصیدہ نعت مین جسکی تمہید یہ ہی ؎
سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور + شنیدم آیت استفحوا ز عالم نور - اور قصیدہ
خطابیہ وہ ہوتا ہی جس مین تمہید نہین لکھتے - مطلع ہی سے خطاب کرکے ممدوح
کی مدح شروع کرتے ہین جیسے عرفی کا قصیدہ جسکا مطلع یہ ہی ؎ ای مہر
تو جان آفرینش - نعت تو زبان آفرینش - اور قصیدہ مین ۱۹ - یا ۲۰ بیتون سے
کم نہونی چاہئین اور زیادہ کی کوئی حد نہین - اور قصیدہ گوئی مین متقدمین کا
اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لئے کہ متاخرین کو اس فن مین مہارت
کلی حاصل نہین ہے اونکی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہی اور یہ
درست نہین قصیدہ اور غزل کے روزمرہ مین مغایرت کلی ہی اور نیز قصیدہ
کو اس مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمے کرتے ہین مثلاً جس مین
مضمون عشق ہو اوسکو عشقیہ کہتے ہین اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی
والے کو فخریہ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ اور اگر شہر کے
ادنے اور اعلے کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب اور دنیا کی
پریشانی کا مذکور ہو تو جہان آشوب کہتے ہین -

تشبیب - لغت مین ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اُن اشعار کو کہتے ہین جو قصیدہ کے شروع مین کسی چیز کی صفت مین لاتے ہین یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہین۔

غزل - کے معنے لغت مین عورتون سے بات کرنے کے ہین اور غزل کی بیتین پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہین ہوتین اور طاق ہونا ضروری ہے اور غزل مین سواے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولہ اشتیاق اور آرزوے وصال اور تعریف خط وخال کے اور کچھہ نہ لکھا جاے اور جو مضمون مطلع مین لکھا جاے مقطع تک وہی چلا جاے اور روزمرہ صاف فصحا کا سا ہو اور جنون آمیز اور عشق انگیز باتین اور یاس اور نومیدی جس قدر غزل مین زیادہ ہوگی اوسیقدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص وعام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے

فائدہ - واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونون مصرعونمین قافیہ ہوتا ہے اوسکو مطلع کہتے ہین اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہے اوسکو حُسن مطلع بولتے ہین اور جس شعر مین شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہو یعنے شعر آخر کو مقطع کہتے ہین اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہین۔

مثنوی - کے معنے ہین تثنیہ کیا گیا چونکہ مثنوی کی بیتون کے دونون مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہین اس لئے مثنوی کہتے ہین اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے اس فن مین فردوسی طوسی اور نظامی گنجوی [illegible] کہتے ہین ... [illegible] مثنوی گو [illegible] امیر خسرو

دہلوی اور مولوی جامی اور ہاتفی کے انکے متبع ہین اور بالاتفاق مثنوی کے سات وزن ہین سواے انکے دوسرے وزن مین مثنوی کہنا اساتذہ کی نزدیک غلطی فاحش ہے کیطرح جائز نہین اور داستان مثنوی کے لئے تمہید شرط ہے اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباجہ مین کئی چیزین لازم ہین۔ توحید۔ مناجات۔ نعت۔ مدح سلطان زمان۔ تعریف سخن و سخنوران۔ سبب تالیف و تصنیف کتاب۔ مثنوی کے دیباجہ مین ان سب باتون کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہین ان سے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے شروع کیا کرتے تھے جیسے تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی مولوی روم وغیرہ

رباعی جسے فارسی مین ترانہ کہتے ہین اسکا واضع رودکی ہے۔ اور مثنوی کی طرح رباعی کے اوزان بھی علحدہ ہین سواے اُنکے دوسری وزن مین نہین کہتے ہین چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ دو شجرون مین لکھے ہین۔ الغرض مراد رباعی سے جسے دوبیتی بھی کہتے ہین چار مصرعے ہین جن کا وزن اور قافیہ یکسان ہو اور رباعی کے تیسرے مصرعے مین اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہے اور جو نہو تو معیوب نہین اور رباعی کی دوسری بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے۔

مستزاد۔ اوسے کہتے ہین کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کرین اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہین اور شعر اصلی کا مضمون اُنپر منحصر نہین ہوتا جیسے ع ہر چند کہ گل خان وہر اند بسے + بارنگ دصفا۔ مشکل تو بہ نیکوی ندیدست کسے۔ اے عشوہ نما۔ در پای تو غیر ازین کہ جان

افشانم - اے یار عزیز - مارا نبود ہیچ ہوا و ہوسے - برخیز و بیا - اور متاخرین شعراء اردو نے وزن رباعی کے سوا غزل مین بھی مستزاد کہا ہے -

فرد - اُس شعر کو کہتے ہین جسکے دونون مصرعون مین سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکر سکین اس لئے کہ اگر دونون مصرعے مقفے ہونگے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اوسکو بیت کہین گے اور جو ان دونون سے خارج ہو اوسے فرد کہتے ہین -

قطعہ کو اس لئے قطع کہتے ہین کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہے اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کرین قطعہ رہجائے گا اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہین ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہین ہے -

ترجیع بند - لغت مین ترجیع کے معنے لوٹا لنے کے ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین یہ ہے کہ چند اشعار جنکا وزن قافیہ یکسان ہو لکھکر انکے بعد ایک شعر خاص اوسی وزن کا لائین ان سب کا نام بند ہوتا ہے - اگر ایسے کئی بند کہ جنکے آخر مین ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین تو مجموعہ ترجیع بند کہلاے گا جیسے ہاتف کی ترجیع بند ہے - اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جدا گانہ ہو تو اوسکو ترکیب بند کہتے ہین اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہین ہوتے -

مسمط تسمیط سے مشتق ہے جسکے معنے لغوی موتیونکا لڑی مین پرونا ہے اور اصطلاح مین چند ایسے مصرعونکے جمع کرنے کو کہتے ہین کہ وزن و قافیہ مین کسی شعر کے مصرعہ اول سے متفق ہون پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائین گئے تو اوسکو مربع کہین گے جیسے کسیکا شعر ہے ؎ نالۂ مرغان

شدہ بر فلک از ہر طرف - باغ شدہ چون صنم باد شدہ چون سمن - اس کے اول مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے ہ ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست کف - ژالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف - نالہ مرغان شدہ الخ پس یہ مربع ہوگیا - اسیطرح تین مصرعے زائد ہونگے تو مخمس کہلاے گا - اور چار والی کو مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھہ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہین اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانے کا دستور نہین - اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرعے ہموزن اور ہم قافیہ جمع کرین آپس مین پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہون اور بیت اصلی کے مصرعہ تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنے شروع سے آخر تک ایک صورت کے ہون علٰحدہ معلوم نہون -

فصل دوم عیوب شعر کے بیان مین عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہی اور مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا نام ہی یعنے معنے مصرعہ ثانی مصرعہ اول کے نقیض ہون جیسے اس شعر مین شیخ سعدی کے ہ یکے سیل رفتار ہامون نورد + کہ بعداز ہیش دور ماندے چو گرد - اول مصرعہ مین اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہی اور مصرعہ ثانی مین اسکو ہوا پر سبقت دی ہی اور دونون مصرعون کے معنے کا تناقض ظاہر ہی اگرچہ مصرعہ اول مین خوشخرامی کی جہت سے سیل کو ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز دوی کی جہت سی ہوا کے سنا نہ کہنی سی تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر مین مذکور نہین اسلئے شبہ پڑتا ہی اور جیسے انوری کے اس شعر مین ہ ای ملک تراعرصہ عالم سرکوی - ازملک تو تاملک سلیمان

سر موسے ۔ مصرعہ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو سر کو ہی ٹھہرایا ہے۔ اور مصرعہ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کر دیا ہی مناقضہ ظاہر ہی مخفی نرہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح مین واقع ہون تو مصرعہ اول کو عروج فے المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فے المدح کہین گے اور کبھی کلام مین اسکے برعکس بھی واقع ہوتا ہے یعنے نزول فے المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف مین بدر چاچ کے یہ شعر ؎ آن قمر جبہہ و شب پیکر و خورشید مسیر + کہ در امروز پس پشت نہد فردا را + تیز گوشی کہ بمشرق اگرش ہا گوئی + جز بمغرب بالف وصل نیفتد ہارا ۔ مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید مسیر کہا ہی اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اور دوسری بیت مین کہتا ہی کہ اگر اوس گھوڑے پر چڑھ کر مشرق مین کوئی شخص نعرہ ہا مارے تو ایسا جلد مغرب مین پہونچ جاے کہ الف اور ہ کا وصل وہان پہونچکر ہو دوسرا عیب تقدیم و تاخیر وہ دو قسم ہے۔ ایک یہ ہے کہ مصرعہ اول کا مضمون دوسرے مین باندھا جاوے اور مصرعہ ثانی مصرعہ اول مین جیسے بیدل کو اس شعر مین ؎ چشمے ست کہ بادیہ رخ ہر دو جہان بست + گر فتن ازین خانہ ورے داشتہ باشد + مصرعہ ثانی کا مضمون اول مین چاہیے تھا اور اول کا مضمون دوسرے مین لکھنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنے لفظ آگے پیچھے ہو جاوین جیسے نظامی کے اس شعر مین ؎ چنان زد بر وناچخ نہ گرہ ۔ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ + اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا لازم تھا اسلئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ ۔ یہ عیب عیوب حسن

تقریر کی قسم مین سے ہی اور حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ کے دیباچہ مین پہلے ہی سے اس کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہہ ایسی ضرورت پیش آتی ہے اسواسطے اوسکی خطا قابل گرفت نہین چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔ ؎ بتقدیم و تاخیر برمن مگیر + کہ باشد گزارندہ را ناگزیر + کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہین جیسے سعدی کے اس شعر مین ؎ چو در دوستی مخلصم یافتے + عنانم ز صحبت چرا تافتے۔ یعنے عنان از صحبتم چرا تافتے۔

تیسرا عیب تعقید کلام ہے۔ اس کی بھی دو قسمین ہین۔ تعقید لفظی اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام مین اختلال الفاظ کا نام ہے جسکے سبب مراد قائل بدلالت صریح نہین سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر مین ؎ این سایۂ بلند ز سرو ریاض کیست + عمرے درین ہوا است پر و بال میزنم + دوسرے مصرعہ مین است رابطہ کا نہایت بیجا اور بے معنے تعقید لفظی ہے اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھہ قباحت نہوتی اور اسطرح کہنا مستحسن ہوتا ع عمریست در ہواش پر و بال میزنم۔ جب مطلب فوت نہوتا ہو تو تعقید لفظی جائز رکھتے ہین جیسے سعدی رح کے اس شعر مین ؎ تو نیکو روش باش تا بد سگال + بنقص تو گفتن نیابد مجال + گفتن کو لفظ نقص پر مقدم رکہنا مناسب تھا۔ مگر چو مطلب فوت نہین ہوتا ہے جائز رکھا گیا ہے۔ تعقید معنوی کلام مین مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہے جیسے جامی کے اس شعر مین ؎ بیک جنبش دو بارہ سر نسودہ + چو مہ ہر روز از برجے نمودہ چاند ہر روز برج سے نہین نکلتا ہے۔ اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی

تضمین دو قسم ہے - ایک یہ کہ ایک بیت کے معنے دوسری بیت کے معنے کے ساتھ علاقہ رکھتے ہون یعنے جب تک دوسری بیت نہ پڑہین اُسکے معنے سمجھہ مین نہ آوین - زمانۂ قدیم مین اسطرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہین جانتے ہین جیسے کسی اوستاد کے یہ دو شعر ہین ؎ ہزر مینے کا اژدہا باشد در دو یران شود + اژدہاے خسروآزادۂ نیکو سیر - ہرکجا باشد بود آباد دائم آن دیار - سایۂ او نعمت است و بود نش زیب ست دفر + ایسے ہی عرفی کے یہ دو شعر ہین ؎ انجاکہ دانش تو نہد رسم تقویت + اے آیت شعور تو نازل بشان علم - دست ضعیف جہل کہ در آستین شکست - از عقل اولین بربایدعنان علم - فارسی مین ایسی تضمین بہت ہے اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطع بند بولتے ہین - دوسری قسم تضمین کی یہ ہے کہ شعر یا غزل کسیکی لیکر اپنے اشعار کے ساتھ پیوند کرنا جیسے علی حزین کے تین شعرون مین کسی اوستاد نے پیوند لگا کر مخمس لکھا ہی مخمس بیاد آن پری کردم بلند از بس کہ غوغا را - رسانیدم بگوش اہل گردون شور سودا را + کجا زہد و صلاح و پارسائی کہ خبر ما را - بآب از آتش مے دادہ ام خاک مصلے را - بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوی را - زبہر امان نہ یکدل برسر خود مہربان کردم - برآئین جرس ہرچند صد شور و فغان کردم + طفیل عشق آخر سرنوشت خود عیان کردم + جبین را سجدہ فرسائی در پیر مغان کردم + ببام کعبۂ دل بینم ناقوس ترسا را + چہ سازم چون کنم ہیہات امشب سخت حیرانم + کہ دل از دست رفت و نوبت افتاد دست بر جانم تعرض چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم + برہمن زادۂ زنار بندے برد ایمانم

کہ سوداے کنم باکفر زلفش دین و دنیارا۔

تخلیع۔ اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہہ بھی معیوب ہی۔

تخالف قاعدی اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہی جیسے اس مصرعہ مین خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہی۔

ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت۔ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سر کشیدن کی جگہہ سر وادن لکھنا۔

تنافر ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج جیسے نظامی گنجوی کہتے ہین ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ۔ فرزند باشد لشب چون چراغ۔ ایسے ہی فردوسی کا یہ شعر ہے ؎

ز سم ستوران دران پہن دشت ✤ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت +

غرابت غیر مانوس الاستعمال کلمات لکھنے کا نام ہے چنانچہ خداے تعالےٰ کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا۔

ضعف تالیف۔ اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگہہ ملبب اور شلوار بند کی جگہہ کمربند اور تراشیدہ کی جگہہ سترش لکھنا۔

عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین۔ یہہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کرے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کر دے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کرے جیسے نظامی گنجوی نے

وزن کی درستی کے لئے لفظ ارنی مین راے متحرک اور لفظ معصفر مین عین متحرک
کو ساکن کر دیا ہی یہ دو شعر اسکی مثالین ہین ؎ موسے ازان جام تہی دیدہ دست
شیشہ بکہ پایہ ارنی شکست + ؎ گشت جہان از نفسش تنگ تر + وازسرش
معصفری رنگ تر - ایسے ہی شمس تبریز نے مفرح القلوب مین عم تیسار لون کو
عمّیت لکھاہے ؎ زسی سیپارہ قرآن تا بعمّیت - تمام ست این سلوک
سی و صد بیت فائق پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور موانع
اضطرار مین اس طرح کے تصرفات یعنی کمی و زیادتی حروف اور تبدیل حرکات
و سکنات جو شعراے عرب و عجم نے کئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورے
واقف اور فصاحت و بلاغت کے موجد تھے کوئی وجہہ اس کی درستی کی
انہون نے اپنے نزدیک ٹھہرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہو کہ
اونکی پیروی سے جس لفظ کو چاہے اوسمین اپنی طرف سے تصرف کرکے متغیر کردے
مناسب یہ ہی کہ اسمین اونکی تقلید نکرے اور انکے تصرفات کو ترک کرے

اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز کہا ہی وہ آٹھ ہین
اول فصل یعنی کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کر دینا اور اسکے معنے نہ لینا اور وہ نو
حرف ہین الف باے موحدہ تاے فوقانی یاے تحتانی شین منقوطہ میم واو جنکا بیان
معانی حروف کے بیان مین گذرا - دوسرا قطعہ یعنی کسی لفظ کے حروف
اصلی مین سے کوئی حرف گرادینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کرلیا ہی ؎
آنکہ چو عنکبوت و کوتر + دربان و رقیب سان بہرد - تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو
مخفف کرلینا جیسے لفظ تنور کہ اصل مین بتشدید نون ہی تنور بہ تخفیف نون اس

شعر مین آیا ہے ؏ ازان گروہ نمائی برون کہ در دوزخ ۔ مقام شان بہ قیامت
بود چونان بہ تنور ۔ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جسکا حرف آخر
مشدد ہے فارسی مین تخفیف سے مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اس شعر مین ؏
عادت عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن ۔
چوتھا تشدید یعنے مخفف کو مشدد کر لینا جیسے زر اور پر اور برد اور در دست مخفف
اساتذہ کے اشعار مین مشدد آئے ہین ۔ مثال زر سعدی رح کے اس شعر مین
؏ وجود مردم دانا مثال زر طلاست + کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش
دانند ؏ نبرد قدر نرم را تیغ تیز ۔ نظامی ؏ اگر پائے پیل ست و گر پر مور ۔
بہر یک تو دادی ضعیفی و زور + ایضاً ؏ شر آن جرم ناپختۂ نیم خام ۔
بدرد بخاید بحرص تمام + پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج
سے اخشیج ؏ ز شش جہات و چہار اخشیجان تو ئی مقصود + چھٹا مقصورہ کو
ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے
ممدودہ لکھا ہے ۔ سعدی ؏ شنیدم کہ فرماندہے دادگر ۔ قبا داشتے
ہر دو رو آستر + ساتوان متحرک کو ساکن کرنا ۔ آٹھوان ساکن کو متحرک
کر لینا جیسے فردوسی کے ان اشعار مین ؏ بفرمود تا بہمن آمدش پیش +
سخن گفت با او ز اندازہ بیش + ؏ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد ۔ ز تنگ اندر ان
انجمن خاک خورد + آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل مین متحرک تھی
ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین ۔ اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا
اوس کو متحرک کر لیا ہے ۔ یا جیسے اس مصرعہ مین مصرعہ

غریب خاک خراسان علے بن موسے - بن کی ب اصل مین ساکن تھی
متحرک کرلی ہے -
تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین - اغلاط کلام تین قسم ہین
لفظی - معنوی - ترکیبی - اغلاط لفظی یہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے
اس شعر مین ؎ نہ یر مزاج کسے دست یافت پیکر مے - نہ در دماغ کسے
غلبہ کرد قوت خواب + اس شعر مین جو پیکر مے کہا ہے یہ خطا فاحش ہے
اس لئے کہ مے پیکر نہین رکھتی کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت
پر ہوا کرتا ہے یا اونکی تصویر پر - اگر بجاے پیکر کے کیف یا جرم کہا جاتا تو درست
ہوتا ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو بر عکس باد مقرون باد
بہ شادی کہ نباشد مخافت خزنش + اس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو
برعکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہے اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح
ربط نہین ہوتا ہے اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد
بشادی کہ نباشد مخافت خزنش + تو کچھہ قباحت نہوتی - ایسے ہی فردوسی نے
رستم کی مان کی زبان سے اُس کے نوحہ مین یہ شعر کہا ہے ؎ ہزار و صد و
سیزدہ سالہ گرد + جہان راندید و جہانش بخورد - خورد کا قافیہ گرد لانا خطا لفظی ہے
اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین - واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیے
پس اگر بجاے گرد کے مُرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہہ
ایسا قافیہ لایا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہے ؎ نیست جم در نہ خجلتے میبرد
شاہرخ کو کہ شاہرخ مے خورد + اغلاط معنوی یہ ہین کہ معنے مین خطا واقع

ہو جیسے ابو الفرج کے اس شعر مین ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو + در گوش او بہاد فضائل لن ترانیا۔ جس حالت مین کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار چاہتی تھی تو زمانہ کے کان مین لن ترٰی کہنا مناسب تہا نہ لن ترانیا کیونکہ یہان فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہے جس سے معنی خبط ہوگئے۔ ایسے ہی یہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہے از عجم اندر جہان۔ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی۔ مصرعہ اول مین ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہے اور مصرعۂ ثانی مین جم سے تشبیہ دی ہے یہ نجانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے اور ایسے ہی مولوی جامی کا یہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام است۔ عزیز مصرم و مصرم مقام است۔ مولوی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے ہین کہ آپ نے عالم خواب مین زلیخا سے کہا تھا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور میرا مقام شہر مصر اور اس وقت مین آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہان مقیم تھے پس خلاف کہا اور دہوکا دیا کہ زلیخا نے اونکے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا شادی کر لی اور ۴۰ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے اس صورت مین دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کیطرف عائد ہوتا ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتے ہین ایسے ہی ایک جگہہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہے ؎ بیا بنگر کنیزک زادگان را + زراہ عقل دور افتادگان را۔ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے پر پہونچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہین ہوتا ہے نبوت کیواسطے حریت ضرور ہے۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر

مین ؎ بلبل گردش سجود انعمک الله صباح - خود بخود مے بازد او صبحک الله جواب + اصل انعم الله صباحک تھا بجاے اسکے انعمک الله صباح کہا۔ ایسی ہی یہ شعر ہے ؎ غمزۂ اختر بہ بست خندۂ رخسار صبح + سرزدہ گیتی بشست گریۂ چشم سحاب + خندہ لب و دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے ہان خندان رو محاورہ ہے خندان رخسار نہین ہے اور کسی کے گریہ چشم سی کسیکی آنکھ کا سرمہ نہین دُہلتا ہی۔ ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ؎ خرمن ز مرغ گرسنہ خالی کجا بود + ما مرغکان گرسنہ ایم و تو خرمنے۔ لفظ خرمنے ترکیب مین بموقع واقع ہوا ہی اسواسطے کہ خرمنی بھی پڑہا جاتا ہی جسکے معنے ہین ہیر اگدا ہے اور کبھی لفظ غلط کو خلاف قاعدہ شعر مین بھی ترکیب دیکر ایسے عذر کردیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم ہونے لگتی ہے جیسے استاد ریحی کے یہ دو شعر ؎ از ما اگر بحق تو تقصیر کے فتاد معذور دار مارا اے صاحب البریف + این فا بجاے دال نہادم ز مفلسی پیوند کردہ ام رسن موے ز لطیف۔ اول بیت مین صاحب البرید کی جگہہ صاحب البریف کہا ہی اور دوسری بیت مین کہا کہ یہ ف جو بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی ہے اور اسمین دو طرح کا لطف ہی ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردہ مین اظہار مفلسی کیا ہی۔ دوسری یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیے تھے سب صرف ہوگیے اور مین قافیونکی طرف سے مفلس ہوگیا اسیے دال کو فا مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا

توارد - اُسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسیکے کلام مین آجاوے اور اُسکو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہی جیسے امیر خسرو کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرعہ سی توارد ہوا ہی۔ امیر خسرو ؎

اے صفت بندہ نوازندگی - از تو خدائی و زما بندگی - نظامی ؎ دو کار است بافر و فرخندگی - خداوندی از تو زما بندگی - مولوی عبد الرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کے ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہی جیسے یہ اشعار جامی کے ؎ مرا اے کاشکے مادر نمیزاد ؛ وگر میزاد کس شیرم نمیداد نظامی ؎ مرا اے کاشکے مادر نزادے - وگر زادے بخور دسگ بدادے ایضاً جامی ؎ زن از پہلوئے چپ شد آفریدہ ؛ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ - نظامی ؎ زنان از پہلوے چپ گویند برخاست ؛ نیاید ہرگز از چپ راستی راست - اسیواسطے بعضون نے لکہا ہے کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہے - حق تو یہ ہے کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہے کہ جس مین نظامی کے ایک دو مصرعے یا شعر نہون ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی کا کلام ان دونون کی مزاولت مین بہت رہا ہے اسلئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانون تک نہ پہونچا ہو اُس مین توارد نہین ہوتا ہے اور اگر کہین احیاناً ہو جاتا ہے تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی فکر اُستاد کی فکر سے جا ملی اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کیطرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہے - سرقہ اُسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اوستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بہ تغیر الفاظ اپنے شعر مین لاوے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہ ہے کہ توارد ناوانستہ ہوتا ہی اور سرقہ دانستہ جیسے علی حزین کا شعر ؎ اے وای بر اسیری کز یاد رفتہ باشد ؛ در دام ماندہ باشد

صیاد رفتہ باشد۔ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بران صید مسکین چہ بیداد رفت
کہ در دام از یاد صیاد رفت۔ بعضون کے نزدیک اس صورت مین سرقہ جائز ہے
کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے
ملا شیدا نے غیا ثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے ؎ زبسکہ گردغمت بست بر جگر
ناخن ٭ چو پشت ماہیم از پاے تا بسر ناخن ٭ غیا ثا حلوائی ؎ ازبسکہ سینہ کندم
و ناخن دران نشست ٭ چون پشت ماہی ست سراپا ے سینہ ام۔ ایسے ہی یہ شعر
ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا موفشانی دشت پر سنبل شود ٭ ور بدریا رخ بشوئی
خار ماہی گل شود ٭ بعینہ کاتبی کا مضمون چرایا ہے ؎ گر بدریا افتد از عکس
جمال تو فروغ۔ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل۔

باب نہم صنائع کے بیان مین

یعنے وہ باتین جنسے کلام مین خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہین اول **صنائع معنوی** جنسے معنون مین خوبی آوے گو معنو کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون۔ **دوم صنائع لفظی** کہ صرف الفاظ ہی مین حسن ظاہر ہو اس لئے اس باب کو دو فصلون مین بیان کیا جاتا ہے مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیے کہ صنائع نظم اور نثر دونون مین ہوتی ہین لیکن چونکہ منظوم مثالو نکا یاد کرنا سہل ہے اس لئے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے۔

فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین صنعت اول طباق ہے

طباق

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کلام مین دو معنی ایکدوسرے کے ضد ذکر کرین جیسے ع تو میرا فی و زندہ کن ہم توئی بس اگر

دونون امر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ؎ ذندان نہ کنی سپید تالب ازتپ نہ کنم کبود ہر دم۔ اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کرکے پھر انکے اضداد ذکر کرین تو اس صنعت کو مقابلہ کہینگے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چون جواب خطا۔ موافقان تو مقبول چون سوال صواب **دوم مراعاة النظیر** جسکو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہین یہ ہے کہ کئی چیزین جنمین مناسبت ہو ایک جا ذکر کرین جیسے ؎ بہرام روز کوشش وناہید روز بزم۔ برجیس روز بخشش وخورشید روز رزم۔ اور اسمین داخل ہی صنعت تشابہ الاطراف یعنی کلام کو ایسی شے کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سی مناسبت رکھتی ہو جیسی ؎ نامۂ تہدید چون سازد رقم ؛ درکفش تیغ دودم گردد قلم۔ اور اس مین ملحق ہے ایہام تناسب کہ کلام مین ایسے معانی جمع کرین کہ اونکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنی دوسرے معنے کے لحاظ سے البتہ متناسب ہی جیسے ؎ ازدم خلق تو در مسدس گیتی۔ بوے مثلث بہر مشام برآمد۔ یہان مثلث سے بوے خوش مراد ہے اُسکو مسدس سے کچھہ نسبت نہین مگر مثلث کے دوسرے معنی مسدس کی متناسب ہین **سوم صنعت تشبیہ** اسکے معنی اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہوچکا ہی یہان صرف اسکے اقسام کا ذکر ہوتا ہے اول معلوم کرنا چاہیئے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہ کے ہی یعنی اگر وجہ شبہ مذکور نہین ہوتی ہے تو اوس کو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم نرگس است اور اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہے جیسے چشم چون نرگس است در حسن ولطافت دوسری تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہی تو تشبیہ مرسل بولتے ہین جیسے اوپر کی مثال مین اور اگر مذکر نہو تو مؤکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس اور ایک تقسیم باعتبار مشبہ کے ہے کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتی ہین جیسے اوپر کی

مراعاة النظیر

ایہام

مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد - وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد - اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اوسکی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت لکھی گئی ہین پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین - اول تشبیہ مشروط جسمین مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد ببوی تو لیک بقامت رسد سرو اگر روان شود - قدیار کی مشابہت کی لئی سرو مین روانی کی شرط ہی - دوم تشبیہ عکس کہ دو چیزون سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس + صبح گردد چو شام تیرہ شعار + سوم تشبیہ تسویہ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کرین جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ است + تنش چو موے میان تو لاغری دارد - چہارم تشبیہ اضمار کہ ظاہر کلام ایسے ڈہنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہین اور واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن + کشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن + ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مگر مراد یہ ہی کہ مین عاشق مثل غنچہ کے دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کے - پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قدیار میگویند + سرو چون لست ناتراشیدہ - چہارم صنعت مشاکلت - جسکے معنے ہین ایک دوسرے کی شکل ہونا وہ یہ ہی کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کی مناسبت ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ بیشتر ست + عبث بخرقہ خود بخیہ میزند درویش

تشبیہ عکس

صنعت مشاکلت

یہان خموشی کو لب کے بخیے سے تعبیر کیا ہے اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین
بخیہ خرقہ کا ذکر ہے۔ پنجم صنعت مزاوجت وہ ہے کہ دو معانی دو شرط و جزا مزاوجت
مین واقع ہون اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎
چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب ٭ چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب
یعنے میرے دیکھنے سے تیرے صفات مین تغیر ہوتا ہے اور تیرے دیکھنے سے
میری صفات مین۔ غرضکہ تبدل صفات دونون صورتون مین ہے اور مزاوجت کے معنے
لغت مین جوڑا ہونے کے ہین۔ ششم صنعت ارصاد لغت مین اسکے معنی راہ پر ارصاد
نگہبان بٹھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ
لاوین جس سے معلوم ہوجاوے کہ قافیہ مین یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم
شود بخت بر درش ٭ ہرکو چو بخت روے براین آستان نہاد۔ یہ شعر اس قصیدہ کا ہے
جس کی بناء قافیہ ان پر ہے اس لئے اول مصرعہ مین آستان کے آنے سے معلوم
ہوجائیگا کہ شاعر آخر مین آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہین ہفتم
صنعت عکس جسکو تبدیل بھی کہتے ہین یہ ہے کہ کلام مین جو جزو مقدم کیا تھا عکس
اُسکو پھر مؤخر کردین اور مؤخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم۔
غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل۔ ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کے رجوع
باعث اُس سے انکار کرین اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولین جیسے ؎ دلم رفت آنکہ
با صبر آشنا بود ٭ خطا گفتم مرا خود دل کجا بود۔ نہم صنعت توریہ یعنے چھپانا
جسکو ایہام بھی کہتے ہین وہ یہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون قریب اور بعید اور توریہ
مراد قائل کے معنی بعید ہون جیسے ؎ بخردہ توان آتش افروختن۔ نیس

آنگهه درخت کهن سوختن + که خرده سے معنے بعید یعنی چنگاری مراد هی ایسے هی ایہام کو ایہام مجرد کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح هی جسمین معنے قریب کی مناسبات مذکور ہوتے ہین جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیبای تو ✤ ور کسے انکار این معنی کند روشن کنم ✤ یہان روشن کنم کے دو معنے ہین ایک یہ آنکهه کو روشن کردون اور دوسرے یہ کہ واضح کردون اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنے اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ یہ معنے بهی اس جا درست ہوسکتے ہین پس غرض توریہ مرشح سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنے بعید مراد ہوتے ہین اور معنے قریب بهی چسپان ہوسکتے ہین ۔ دہم صنعت استخدام جسکے معنے خدمت لینے کے ہین وہ یہ ہے کہ دو معنے والے لفظ سے ایک جا ایک معنے مراد لین اور اُسکی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لین جیسے ؎ تا بہ بزم خویش بارا دادہ است آن سرو بار + از نہال قامتش آنرا شدیم امیدوار ۔ لفظ بار سے اول مصرع مین دخل مراد ہے اور دوسرے مصرع مین اوسکی ضمیر سے پهل مراد ہے ۔ یازدہم صنعت لف ونشر ۔ لغت مین لف کے معنے لپٹینا اور نشر کے معنے پهیلانا اور اصطلاح مین یہ ہی کہ چند چیز کو اول مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین اُسکو لف کہتے ہین پهر اوسیقدر چیزین اور ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیا سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہین پس اگر لف اور نشر کے اشیاء کی ترتیب متحد ہو یعنے لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اُس کی دوم کو نشر کی دوم سے اور علے ہذا القیاس تو مرتب کہینگے جیسے ؎ برید و درید و شکست و بہ بست ✤ یلان را سر و سینہ و پا و دست + اسمین برید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہے

اور بست سے وست کو اور اگر دونون کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولین گے اور
اسکی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؎ -
گل و نرگس بہم بر اہل ابصار ؛ نمودہ جلوہ ہاے چشم و رخسار - دوسری یہ کہ
مختلف ہو جیسے ؎ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب + گلبرگ تر و سرو سہی
سنبل سیراب + اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہی کہ کئی لف اور کئی نشر
جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ؎ جان و دل و لے وعدہ و تو روز و شب ؛
از وعدہ و وعید تو بر نور و نار باد - اسمین چار بار لف کیا ہی اور اسیقدر نشر کیا ہے
دوازدہم [۱۲] - صنعت جمع کہ کئی چیزون کو ایک جگہہ مین اکٹھا کیا جاے جیسے ؎
شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیک بار + داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او + چھہ [۶]
چیزونکو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہے - سیزدہم [۱۳] - صنعت تفریق کہ ایک طرحکے
مشابہ چیزون مین فرق بیان کیا جاے جیسے ؎ زین جلد آب و ازان بار دخون
مژہ من کجا و ابر بہار + یعنے مژہ اور ابر باہمدگر مشابہ ہین مگر فرق یہ ہی کہ ایک
مین سے خون نکلتا ہے اور دوسرے مین سے پانی - چہاردہم [۱۴] - صنعت
تقسیم کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کیکے ساتھ
ذکر کرین اور اس مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہی کہ لف و نشر مین تعین متکلم
کی طرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اُس سے
متعلق کر لیتا ہی اور تقسیم مین خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہے جیسے
؎ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست + پاے کہ رہ وصل نوشتی بہ پیوست ؛
زان دست کنون در گل غم دارم پاے ؛ زان پاے کنون بر سر دل دارم دست

اور ایک تقسیم کی صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کردی جاوین جیسے ؎ پیوستہ دشمنان توزین گونہ مستمند + یاکشتہ یاگریختہ یابستہ در حصا یہان مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم مین مذکور کیئے ہین اور کبھی ان تینون صنعتون مین سے دو دو کو ملاکر مرکب کرتے ہین مثلاً کئی چیزون کو اول ایک حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من وتو ہر دو ملائیم اے شیخ + تو بمحراب و من بہ ابروی یار + اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے مین جمع کیا اور جہت میں بیان کرنے سے فرق بتادیا اور اگر دو چیزون کو جمع کرکے ہر ایک کا حال جداگانہ بیان کیا جاوے تو جمع و تقسیم ہوگی جیسے ؎ بتو چو شمع کردہ ام خندہ وگریہ کار خود۔ خندہ بروز دل کنم گریہ بروزگار خود۔ اول مصرعہ مین جمع ہے اور دوسرے مین تقسیم۔ اور کبھی تینون ایک جا جمع ہوتے ہین جیسے ؎ مجلس دو آتش دادہ براین از حجرو آن از شجر + این کردہ منقل را مقر وان جام را جا داشتہ۔ دو آتش کو مجلس کے ثمرہ ہونے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ مین تقسیم ہے پانزدہم ۱۵ صنعت تجرید جسکے معنے لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کسی صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اس سے شئے اول کا صفت مذکور مین کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہ صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہے ؎ مست ذوق عرفیم کز نغمۂ توحید تو + لذت آوازہ در کام جہان انداختہ

اس مین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اسمین سے ایک شخص جداگانہ نکال کر اسکا حال بیان کیا کہ مین عرفی کے ذوق سے مست ہون حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہے۔ شانزدہم[۱۶] صنعت مبالغہ کہ تعریف اور مذمت مین ایسی نوبت پہونچادین کہ وہان تک پہونچنا بعید یا محال ہو اسکی تین قسمین ہین ایک یہ کہ اس حد کو پہونچنا عقل اور عادت کی رو سے ممکن ہو تو اوس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے ؎ بروگر عیب بین چشمے کشاید ✽ دگر ز دجز ہنر بینی نیاید۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نکرے۔ دوم یہ کہ عقل مین ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اسکو اغراق کہتے ہین جیسے ؎ دلم ز درد گرانمایہ چون جگر ز فغان ✽ دماغم از گلہ خالی چو خاطرم ز غبار ✽ عقل کی رو سے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ نہ کرے نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے سوم یہ کہ عقل و عادت دونون کی راہ سے محال ہو اسکو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر بشنود از وہر کہ مردود کف تست ✽ بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را۔ ہفدہم[۱۷] صنعت مذہب کلامی یعنے کلام ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر اس سے قیاس بناکر نتیجہ نکالین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند ✽ بس است این یک آیت دلیل دوامت ✽ اس سے قیاس یون بنتا ہے کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہے اور تو نفع رسان ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دایم ہے ہیجدہم[۱۸] صنعت حسن تعلیل۔ کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع مین وہ علت نہین ہے ؎ تا چشم تو ریخت خون عشاق ۔ زلف

مبالغہ

مذہب کلامی

۱۹ حسن تعلیل

تو گرفت ننگ ہاتم - یہان زلفون کی سیاہی کی علت یہ بیان کی تیری آنکھہ نے جو عاشقون کا خون کیا ہے اُن کے سوگ کے باعث زلفون نے لباس سیاہ کیا ہے حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہ علت نہین نوزدہم صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم یعنے تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لاوین کہ ظاہر مین ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بردل نوشت گشت عزیز + مگر درم کہ زدست تو مے کشد خواری - بستم صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح - یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے یعنے ہجو مین ایسے الفاظ لاوین کہ بظاہر مدح معلوم ہون اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہما سے بود + زبسکہ بر سر ش از بہر اُستخوان آید اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہے - مگر دوسرے مصرعہ سے اوسکی ذلت اور بلا کی مفہوم ہوتی ہے - بست و یکم - صنعت استتباع جسکے معنے ایک دوسرے کے بعد لانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اوس مین سے دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ گرد و از آتش قہر تو جہان خاک سیاہ + موج زن گر نبود قلزم مہر تو دران + یہان تعریف قہر کی اسطرح کی ہے کہ اُس سے مہر کی تعریف بھی حاصل ہوگئی - بست و دوم صنعت ادماج جسکے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اُس کلام کو کہتے ہین جس مین دو مدعا نکلین اور اس مین اور استتباع مین یہہ فرق ہے کہ استتباع خاص مدح ہی مین ہوتا ہے اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام سے تمیز اسطرح ہے کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنے کا احتمال ہوتا ہے اور

تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم

تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح

استتباع

ادماج

ادماج مین جملہ سے جیسے ؎ زبان آن پسر ترکی و من ترکی نمیدانم + چہ خوش بودی اگر بودی زبانش در دہان من + یہان دو معنے درست ہین کہ اسکی بولی بولتا یا اُس کی زبان چوستا + بست[۲۳] و سوم ۔ صنعت توجیہ ۔ جسکو محتمل ضدین کہتے ہین یعنے ایک کلام سے دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجھ مین آوین جیسے ؎ یک شیوہ شناسد غضبت عفو و مکافات + یک نغمہ شمارد کرمت لا و نعم را + ایک یہ معنی کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین ۔ دوسرے یہ کہ عفو تجھ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین ۔ بست[۲۴] و چہارم ۔ صنعت ہزل کہ اُس سی جد مقصود ہو یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کرین ۔ اور واقع مین اُس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبہ دنیا مکنید آمیزش ۔ از آتش جہنم اندیشہ کنید + بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند ہے بست[۲۵] و پنجم ۔ صنعت تجاہل العارف یعنے جانکر انجان بنجانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کی وجہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنین دانم + کہ دامنگیر گردد خون من نامہربانی را + یہان تجاہل سی مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے ۔ بست[۲۶] و ششم ۔ صنعت قول بالموجب جس کے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ قائل کے قول کے معنے اُس کی مراد کے خلاف لے لئے جائین جیسے ؎ دوستی گوئی نہ از دل میکنی + راست میگوئی کہ از جان میکنم + مراد قائل کی یہ تھی کہ تہ دل سے تم محبت نہین کرتے اُس کے معنے یہ نہ لئے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ میری محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سی ہی ۔ بست[۲۷] و ہفتم ۔ صنعت اطراد جسکے

توجیہ

ہزل

تجاہل العارف

قول بالموجب

اطراد

معنے انتظام کے ہین اور اسکو اطرا بھی کہتے ہین جسکے معنے کرنے کے ہین
اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ممدوح کا نام معہ اوسکے باپ دادونکے بترتیب
ذکر کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ع بہار گلشن دین
محمد عربی + ضیاے چشم علی نور دیدۂ زہرا - بہار خرمی خاطر حسین و حسن - سرور
سینۂ زین العباد شمع ہدی + فروغ شمع شبستان باقر و صادق - غریب خاک
خراسان علی بن موسے - بست و ہشتم ۲۸ صنعت تعجب کہ کلام مین کوئی بات قابل تعجب
تعجب کسی غرض کے لئے ذکر کیجاے جیسے ع سرو را سایہ یکے بیش نباشد یا رب
اینہمہ خاک نشین در پے آن بالا چیست - یہان غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان
محبوب کا ہے - بست و نہم ۲۹ - صنعت اعتراض جسکے معنے حائل ہونے کے ہین
اور اسکو حشو بھی کہتے ہین جس کے معنے بھراؤ کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے
کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کرین کہ مطلب
اسکے بدون بھی پورا ہو اور اسکی تین قسمین ہین حشو قبیح اور ملیح اور متوسط
قبیح وہ ہے جسکے بیچ مین آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جاے اور ایسا حشو
کلام بلغا مین نہین آتا اس لئے اوس کی مثال بھی لکھنی ضرور نہین اور حشو
ملیح وہ ہے جس سے کلام مین لطف اور حسن آجاے جیسے ع گر بخندم دان
پس از عمر یست گویدزہر خند + ور بگریم وان بہر روزے ست گوید خونگری
اس مین وان پس از عمریست اور وان بہر روزیست حشو ملیح ہے کیونکہ ہر چند
مطلب بدون اس کے پورا ہے مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود
قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اسقدر بیرحمی ہے - اور حشو

متوسط وہ ہے کہ نہ اوس سے کچھہ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے
ع اسے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست - اس مین لفظ باد حشو متوسط ہے
سی سوم - صنعت تلمیح - جسکے معنے دکھلانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کلام مین
کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کیطرف اشارہ کرین جیسے ے فلسفی آنکس کہ
میگوید خلا باشد محال + در خزانہ گر رود ہرگز نگوید این سخن - اس مین اشارہ ہے
اس مسئلہ کی طرف کہ حکماء یونانی کی نزدیک خلا محال ہے یا جیسے ے تو در معاملہ
اہبطوا متاع مخر + کہ نا صحیح بود بیع و سعی ناشکور + اشارہ ہے قصہ بنی اسرائیل
کی طرف - جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر مین گئے تھے - سی و یکم - صنعت
براعۃ الاستہلال - جسکے معنے ہین آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہ ہے کہ
شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ لاوین جو مضمون آیندہ کے مناسب ہون
جیسے مثنوی غنیمت کے شروع مین جس مین شاہد اور عزیز کا قصہ ہے یہ شعر ہے
ے بنام شاہد نازک خیالان + عزیز خاطر آشفتہ حالان - اور اس صنعت کو
حسن مطلع بھی کہتے ہین - سی و دوم - صنعت التفات - لغت مین پھر کر دیکھنے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدلکر بیان کرنا -
جیسے عرفی نے قصید نعتیہ مین اول اپنے آپ کو متکلم کیطرح بیان کیا ہے چنانچہ کہتا ہے
ے از غبت دنیا الم آشوب نگردم + زین باد پریشان نہ کنم زلف الم را + پھر
مخاطب کر دیا ہے اس شعر مین ے عرفی مشتاب این رہ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را - پھر غائب کرکے کہتا ہے ے
از باغ نعیمش بدہ انعام و میامیز + با مطلب او مطلب اصحاب شکم را -

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین - انمین سے اول تجنیس ہی جسکو
جناس بھی کہتے ہین جسکے معنے ہم جنس ہونے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے
کہ دو لفظ بولنے مین متشابہ اور معنے مین جدا ہون اسکی کئی قسمین ہین - اول تجنیس تام
کہ دونو لفظ شمار حرف اور ہیئت و ترکیب مین متفق ہون پس اگر نوع مین بھی
متحد ہون یعنے دونو اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہی مثلاً

(تجنیس تام)

؎ باز اقبالش بصید ملک رنگین چنگ باد ٭ تار چنگ عشرتش باد از
گسستن در امان + چنگ اول بمعنے پنجہ اور دوسرا بمعنے ساز اور دونو اسم ہین
اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اسکو تجنیس
تام مستوفی کہتے ہین جیسے ع امید لذت عیش از مدار چرخ مدار + مدار اول
اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی - دوم تجنیس مرکب کہ دونو لفظون متجانس

(تجنیس مرکب)

مین سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونون ایک ہی صورت سے
لکھے جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے ؎ بدریا بسوز دل خیزران ٭ چو زد بر سمند
سبک خیز ران + اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب اور لکھنے مین یکسان

(تجنیس متشابہ)

اور لکھنے مین متفق نہون تو اوس کو تجنیس مفروق کہین گے جیسے ؎
ساقی ازان بادۂ منصور دم ٭ در رگ و در ریشۂ من صور دم + اول مصرعہ مین
منصور مفرد ہے اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونو جدا صورت پر

(تجنیس مفروق)

لکھے جاتے ہین لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے
جز سے ہوگا تو تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفو دار کہتے ہین جیسے ؎ پروانہ ام
ولا بہ رخ ہمچو شمع او + پروا نہ دارم ار بشود جان من ہلاک + پروا کو اگر نون

(تجنیس مرفو)

تجنیس محرف

نذارم مین ملا یا جاوے تو پروانہ ہوجاتا ہے - سوم تجنیس محرف کہ دونون لفظ عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت یعنے حرکت وسکون مین مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبہ جانرا * محرم او بود سر قرآن را - محرم اول بضم میم وکسرہ را ہے دوم بفتح میم و را ہے - چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دونو لفظون مین

تجنیس زائد

سے ایک مین حرف زائد ہو خواہ اول مین جیسے ع باشکوہ کوہ حلمت ابر گریان برجبال * یا بیچ مین زائد ہو جیسے ع خندہ زد اندر ہوا بیرق او برق وار خواہ آخر مین زائد ہو اور اسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع آئین ما است سینہ چو آئینہ داشتن - اور بعض اوقات ایک کے آخر مین دو حرف زائد ہوتے ہین اس صورت مین تجنیس مذیل یعنے دراز کہلاتی ہے جیسے ؎ گرسیان یم اندر صدف ندیدستی * نگاہ کن قلم او در ان خجستہ یمین - یم اور یمین مین تجنیس مذیل ہے - پنجم تجنیس مضارع کہ دونو لفظون کے حرف عدد اور ہیئت مین یکسان

تجنیس مضارع

ہون مگر ایک حرف دونو مین ایک نوع کا نہین بلکہ اسکا قریب المخرج ہے اور اسکی تین صورتین ہوسکتی ہین کیونکہ حرف مذکور یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین یا آخر مین اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان سخن از طامات سیگوید - وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست آخر کی مثال جیسے ع راہ مینزد مطرب راح میدہد ساقی * اور اگر دونو قریب المخرج نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہین گے اور اسکی بھی تین صورتین ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر مین مثال اول ع جنگ را در دمش نباشد سنگ - مثال دوم ؎ بدوی من

زغمزہ کمانہا کشیدہ + برجان من زطرہ کمینہا کشادہ + مثال سوم ع بباب
رحم درآو مکن نفس برباد۔ ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونو لفظ متجانس بدون (تجنیس مزدوج)
فاصلہ کے بہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت راچو من ہزار ہزار + مرا بدست نیاید
چو تو نگار نگار۔ ہفتم تجنیس خط جس کو تصحیف کہتے ہین وہ یہ ہی کہ دونو لفظ (تجنیس خط)
صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوبان کہ گرد لب
خط مشکین کشیدہ اند + خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند + ہشتم تجنیس قلب (تجنیس قلب)
کہ دونو لفظون کے حروف شمار مین اور نوع مین متفق ہون مگر ترتیب مین مختلف ہون
اور اُسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہوجاوین تو
اوسکو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد + دوسرے یہ کہ
نا مرتب بدلین جیسے ع شرک در شکر نعمت ایمان۔ اور اگر سارا جملہ
ایسا ہو کہ اوسکو آخر سے پڑہین تو اول جملہ حاصل ہوجاوے تو اوسکو قلب
مستوی کہتے ہین جیسے مرادے دارم۔ اور برآید یارب۔ اور اگر دو لفظ جو ایک
دوسرے کے قلب ہون شعر یا مصرعہ مین اسطرح آوین کہ ایک شروع مین ہو اور دوسرا آخر
مین تو اوس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنی بازو دار کہین گے جیسے ع راز نہفتہ فاش
شد از نالہاے زار + دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے (صنعت اشتقاق)
مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع با من قران کنند و قربان
من نیند + اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونون کے مشابہ ہون تو اوسکو شبہ
اشتقاق کہتے ہین جیسے ؎ خضر الہامی کہ ہمچو اسکندر + لشکر کشید و جہان
کشاید + اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین ہی لکہتے ہین

سوم صنعت رد العجز علے الصدر اس کا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہے وہ یہ ہے کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعہ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونو مصرعونکے جو درمیانی رہے انکو کہتے ہین تو اس صنعت کے یہ معنے ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع مین آیا ہے جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون اینست علاجم بس۔ زنجیر دو زلف تو و پاے من شیدا۔ لیکن تین صورتین اسکی اور ہین اول یہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو مین واقع ہو۔ دوم یہ کہ عروض مین واقع ہو۔ سوم یہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھ ملکر چار صورتین ہوئین اور اونکی پھر چار چار صورتین ہین اسلئے کہ دونو لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہونگے تو سب صورتین سولہ ہوئین۔ اول کی مثال ہمنے لکھدی ہے باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ کے لکھے دیتے ہین مثال اس صورت کی کہ حشو مصرعہ اول اور عجز مین ایک سے لفظ ہون ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش + زاہد از گوشہ خلوت دل خود را بازار + مثال اس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ؎ در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین + من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیرین + مثال اس صورت کی کہ ابتدا اور عجز ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شخ + ملخ بوستان خورد و مردم ملخ۔ اور مثالین انہین پر قیاس کر لینی چاہئین۔ چہارم صنعت لزوم مالا یلزم۔ یعنے لازم کر لینا

صنعت رد العجز علے الصدر۔

صنعت لزوم مالا یلزم

ایسی بات کا جو ضروری نہو - ہرچند اصطلاح مین اس کا نام ہے کہ حرف روی یعنے قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جاے مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس مین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہی لیکن حقیقت مین جس صنعت مین یہ بات پائی جاویگی کہ کوئی خاص التزام کرلیا ہوگا وہ بھی اسی مین شامل ہی چنانچہ ایک صنعت معاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر مین آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اوسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ نایدبرمن دلبر آسایش جانم + جانم طیران میکند انجام ندانم + دانم نرود باے تمنارہ مقصود + مقصود ولے نیست جزاین شور وفغانم + اور اسی مین یہ بھی داخل ہی کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کرلیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سے خالی نہو جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اُس کے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اُس کا مطلع یہ ہی ؎ مراغم است شتر بارہا بحجرۂ تن - شتر ولے بکنم غم کجاو حجرۂ من - اور اسی قبیل سے یہ ہی کہ مصرعہ مین چیزونکا عدد مخصوص کرے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہی کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیزین ذکر کی ہین اُسکے اشعار یہ ہین - ؎ جمع آمدہ بہر خدمت و پاس + ادریس و مسیح و خضر والیاس + بستہ کمران چو حلقہ قد خم + کیخسرو وسام و زال و رستم + مستسقیِ جرعہ وقت تعجیل + جیحون و فرات و دجلہ و نیل + روزی طلب آمدہ دمادم + دیو و ملک و پری و آدم + اور ایک صنعت قطع الحروف ہی یعنے یہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف ہجی نہ آوے مثلاً الف نہو جیسے اس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری ختم

رسل + در مسلک عقل رہبر و جزو و کل + در چشم خرد چیست رخش گلشن قدس + جبرئیل
بود در چمنش یک بلبل + ایک صنعت منقوط ہے یعنے یہ التزام کرنا کہ کوئی حرف منقوط
بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ مینی زین جشن - اور ایک صنعت
غیر منقوط ہے جسکو مہملہ کہتے ہین یعنے کلام مین ایسے لفظ لانے جن مین نقطہ مہملہ
نہو جیسے ع کحل مردم گرد راہ دلدل رہوار او - اور ایک صنعت رقطا ہے رقطا
جسکے معنے سیاہی مین سفیدی ملے ہوے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کلام
مین ایسے لفظ لاوین کہ ایک حرف نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع زلف
سیہ تو جان من دزدیدی + اور ایک صنعت خیفا ہے جسکے معنے اُس جانور خیفا
کے ہین کہ ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح مین ایسے کلام کو
کہتے ہین جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع رخ جنبش
دہد ببین گلہا + اور ایک صنعت فوق النقاط ہے جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے فوق النقاط
ہ تا دشنۂ غمزہ راند در دل + زخمش در خون نشاند ہر دل - اور ایک صنعت
تحت النقاط ہے کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ہ بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو + تحت النقاط
چو او بسیار کم دیدم پریرو - اور ایک صنعت مقطع ہے جسکے سب حرف لکھنے مقطع
مین جدا جدا لکھے جائین جیسے ہ رُخ زرد دارم ز دوری آن در + زدہ داغ
دردم درون دل آذر - اور ایک صنعت موصل ہے جسمین التزام کیا جاتا ہے کہ موصل
کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکھ سکین - موصل بدو حرف جیسے
ہ چو من کاست گوئی شب فرقت تو + مہ نو کہ باشد بدین گونہ لاغر + اس
آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہے اور پھر موصل بچہار اور پھر موصل بہ پنج

پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا کہ گویا زربفت کی جھول گدہے کو پہنا دی۔

باب دہم عروض و قوافی کے مختصر بیان مین

اسمین دو فصلین ہین اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہین

اصطلاحات

وزن عروضیونکی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنے جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اوتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونو کلمون کی مختلف ہین۔

بحر چند کلمات موزون کا نام ہے جنپر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین۔

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل و امثال بولتے ہین۔

اصول۔ رکن کے اجزا کو کہتے ہین۔

تقطیع۔ کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اور اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مرقوم ہوگی۔

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جاوے یا کچھہ زائد ہو جاوے تو اوس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اوس رکن کو جسمین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو

بھی جس مین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین۔

سالم وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہوا ہو۔

فصل اول عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جس مین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اُس مین ذکر بحرون کا اور اونکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اصول جنسے ارکان یعنے اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دو قسمین ہین۔ اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سر دوم سبب ثقیل جسکے دونو حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من۔

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اول مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونو حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی۔ اب معلوم کرنا چاہئیے کہ ان دونو اصول سے سات ارکان بحرونکے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنے فعولُن اور فاعِلُن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مفاعیلُن مستفعِلُن متفاعِلُن فاعلاتُن مفعولات پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہے اور اگر وتد کو

پہلے بولین توفعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین۔ اول مین وتد مقدم ہے اور دوم مین دونو سبب خفیف مقدم ہین اور مفاعیلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہے اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین۔

تنبیہ۔ سواے ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہے یعنے مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا۔

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اُنپر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اسکی تفصیل یہ ہے کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج۔ یہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کی کئی بار پیدا ہونے سے ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہ پانچ بحرین دو دو رکنون سے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے۔ چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے۔

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اسطرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اونکو لکھنا فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے۔

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین انمین سے بعض تو ایسے ہین
کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین۔
جو زحاف کہ اول ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین
گنتی مین چار ہین اول ثلم بفتح ثاء مثلثہ وسکون لام اُس زحاف کا نام ہے کہ
فعولن سے ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن رہیگا اوسکی جگہہ اسکا ہموزن
فعلن مستعمل ہے اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم
تشدید باء موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجاوین
مفا رہجاوے اُسکی جگہہ اسکا ہموزن فعَلُ بولتے ہین اور اس زحاف کی رکن
مجبوب کہتے ہین سوم خرم بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن کی میم دور
کہتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہے اُسکی جگہہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہے
رکن کا نام اس صورت مین اَخرم ہوتا ہے چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین
معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن
اور رکن مکشوف بولا جاویگا۔
اور جو زحاف کہ رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اول اذالہ بکسر الف وذال
یہ ہے کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسمین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے
مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جزکو مذال کہتے ہین دوم تسبیغ بہ سین مہملہ
وغین معجمہ یعنے جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اسمین الف زیادہ کیا جا
مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اس کی جگہہ اس
ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے تنبیہ یہ دونون

حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اوسکے دور کرنیکو قبض [illegible]
مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرادین تو فعول بضم لام
رہیگا۔ دسوان ۔کف بفتح کاف وفا مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے
مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف
کہلاویگا۔ گیارہوان ۔ وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اوس کے
متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات
بسکون تا ہو جاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے ۔
بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو تصور تعین اوسکا نام
دو ناموں سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن
ہو اور دوسرے مین قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاوے گی اور علی ہذا القیاس
اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اوسکا نام بھی مرکب ہوتا ہے
لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونیکا دوسرا
نام رکھہ لیا ہے اس جہت سے اونکو بھی لکھدیا جاتا ہے پس ایسے زحاف پانچ ہین
اول ۔ خرب بفتح خا معجمہ وسکون را مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف
کا نام ہے مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے
تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اوسکی جگہہ مفعول بولتے ہین اور رکن اخرب کہتے ہین
دوم ۔ شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تا فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام
ہے مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت
سے دور ہو جاوے تو فاعلن رہے گا اور رکن اشتر کہین گے سوم

ف العلا ۲۰۳ ۱۹۷

...ہیں بر سر مصرعہ مین ہون یعنے عروض اور ضرب مین
واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا و حشو مین نہین آتے۔ تیسرا[3] احذ ذ بفتح حا حطی
وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گرجاوے مثلاً فاعلن
سے فا رہجاوے تو اوسکی جگہہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولینگے چوتھا[4] حذف کہ
آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہین جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے
تو فعو رہے گا اسکی جگہہ فعَل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہی۔ پانچوان[5]
خَبن بفتح خاے معجمہ وسکون بارموحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو
اوسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونے کو خبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے
الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہ رکن اس صورت مین مخبون کہلاویگا
چھٹا[6] طی بہ فتح طار مہملہ و یاے مشدد اسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب
خفیف ہون اُس مین چوتھا ساکن دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے
اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن مفتعلن بولین گے
اور رکن کو مطوی کہین گے۔ ساتوان[7]۔ قصر یعنے جس رکن کے آخر مین
سبب خفیف ہو اس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اسکے ماقبل کو
ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون
لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا۔ آٹھوان[8]۔ قطع یعنے جس رکن کی آخر مین
وتد مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن
گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہوجاوے گا اسکی جگہہ فعلن کہینگے
اور رکن مقطوع کہلاوے گا۔ نوان[9]۔ قبض جس رکن مین کہ پانچوان

کہ ہر شعر ذو قافیتین ہے اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہی اور مستزاد کی اقسام مین سے ایک منقوص ہی کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کردیا جاے تو رباعی کا وزن رہجاے اور معنے بدستور رہین جیسے ؎ درد ہجر آمد افزود مرا حسرت وغم - صبر وآرام شد از جانم وبا دوست بہم - اسکا وزن رمل مخبون ہی لیکن اگر درد اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہی اور اسی کی قسم محذوف ہی کہ مصرعونکے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجاے جیسے ؎ در غالیہ دان بنیم آن تنگ دہان لیکن + سی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری - اسکا وزن ہزج اور اخرب ہی مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنیسے رباعی کا وزن رہجاتا ہے اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد کو ترتیب یا بے ترتیب ذکر کرین - جیسے ؎ یک دوست از سہ حرف شش چار اصل و پنج شعبہ - شش روز و ہفت اختر نہ قصر و ہشت منظر + یعنے اوسکے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہ اشیا دونی ہو گئین - اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہی کہ کسی موصوف کی پیہم صفات مذکور کرین جیسے ؎ خداوند بخشندہ دستگیر + کریم خطا بخش پوزش پذیر - اور ایک صنعت توشیح ہے جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع کرین تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے سے حاصل ہو - اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑہا جاے یہ سب تفنن طبع کے لئے ہین تنبیہ منشی کو چاہیئے کہ جب لفظی صنعتونکی طرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع

توشیح

مبارک

اور سب کلام کے موصل لکھ سکنے کی مثال یہ ہی ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب
اور ایک صنعت واسع الشفتین ہے کہ اوسکے پڑہنے مین دونو لب نہ ملین جیسے
ے درسے ہے گر ترا گذار شدہ + سر راہ تو سر نثار شدہ + او حقیقت مین یہ صنعت
قطع الحروف مین سے ہے کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دو لب
نہین ملتے اور اگر یہ التزام کیا جاے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سے کوئی ضرور
ہو تو وہ واصل الشفتین کہلائیگی جیسے ے بت من و سبدم فریب دہ + ملب
من لب پیالہ بنہ - اور ایک صنعت سجع ہے جسکا حال نثر کے اقسام مین بیان
ہو چکا اور ایک صنعت ذوالقافیتین ہو کہ ایک شعر مین دو قافیے لاوین جیسے ے
عقل و فرمان کشید نی باشد + عشق و ایمان چشید نی باشد + اور کبھی ردیف
کو دونو قافیونکے درمیان لاتے ہین اور اُسکو ذوالقافیتین مع الحاجب کہتے ہین
حاجب آڑ کو کہتے ہین یعنے دونو قافیون مین ردیف مذکور حائل ہو گئی ہی جیسے
ے ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت + پیری تو بدانش و جوان داری بخت
اسمین داری ردیف ہے اور اوسکے اِدہر اُدہر دو قافئے ہین - اور ایک صنعت
متلون ہی کہ شعر دو بحرون مختلف مین پڑہا جاوے جیسے مثنوی اہلی شیرازی کی
جسکا نام سحر حلال ہے اسکے اشعار یہ ہین ے ای شدہ در خانۂ جان منزلت
خانہ جان یافتہ زان منزلت + اے شدہ مہر رخ تو زین چرخ + چرخ ازان
آمدہ در عین چرخ + اگر اضافات کو مختصر کرکے پڑہو تو وزن مفتعلن مفتعلن
فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا اور اگر کھینچکر پڑہو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہوگا اور اسمین شاعر نے یہ بھی کمال کیا ہی

واصل الشفتین
واصل الشفتین
ذوالقافیتین
متلون

شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم۔ کشف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ ت بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن کا نام مکشوف ہوگا۔ پنجم۔ ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اگر بباعث حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصر ی دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے۔

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اس لئے اُسکا طریق لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اُسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز وہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہوجاوے پس اس ہموزن کرنے کے لئے قواعد مفصلۂ ذیل کام آتے ہین۔

قاعدہ اول۔ وزن کرنے مین سکون وحرکات کے شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فعْلن ہے یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین

اسیطرح اُن الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کون ہے تو وہان بھی ہونا چاہیے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہی تو وہان بھی ہووے۔

قاعدہ دوم۔ تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنے جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نجاوین وہ تقطیع مین شمار نہونگے ایسے حروف یہ ہین۔

اول۔ الف لفظ این آن از وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑہنے مین اُسکے ماقبل کا حرف ہی یا آیا زَ سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہوگا مثلاً ع جز ین نیستم چارۂ در سرشت ۞ اس مصرعہ مین الف لفظ این کا ملفوظ نہین۔

دوم نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زبان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اس طرح کا نون تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زبان کو بجاے زبا سمجھین گے اور اگر عروض وضرب مین واقع ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہہ شمار ہوگا۔

سوم۔ واؤ معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجھین گے۔

چہارم۔ ہاء مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی۔

پنجم۔ واؤ عاطفہ کہ شعر مین اکثر اُسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس

مصرعہ مین ع پناہ بلندی و پستی تو ئی - ایسی واو بھی تقطیع مین داخل نہین ہے لیکن اگر ضمہ قبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل وکسب کمال - یا مثل واو ابتدا، کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ گر نہ ستمگر بزور بستاند - توان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی -

ششم - الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہ بھی داخل تقطیع نہین -

غرض سوا ان چھون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا -

قاعدہ سوم - اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع نگہدار مارا زراہ خطا اسکی تقطیع یہ ہے کہ نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ غرضکہ نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہے متحرک ہوگئی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونو بحال رہین گے -

قاعدہ چہارم - اگر حرف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہو جاویگا اور باقی حذف ہو جاوے گا جیسے ع راست تیر ایاز اے محمود - تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی - راس تیر فاعلاتن پس س لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہین گے، اور تیسرا

دور ہو جاویگا۔ غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے۔

قاعدہ پنجم۔ بعض الفاظ ایسے ہین کہ اونکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین اامد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسیطرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاتا ہے جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی ر کا کسرہ تو اوسکی جگہہ ایک ہی ساکن تصور کرنی چاہیئے اسطرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو اوسکو دو حرفون کی جگہہ جاننا چاہیئے مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجھین گے۔

قاعدہ ششم۔ حروف علت یعنے واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ انکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہے پس ایسی صورتمین اونکے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند۔ اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اسلئے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات ماقبل کافی ہین

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہی جس سی مشہور بحرونکا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہی

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۱- خفیف مسدس مخبون مقصور " " " محذوف	وزن بحر خفیف گویم بات راز دل با سنگ در میش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلات فاعلاتن مفاعلن فعلن	رکن دوم مستفعلن تھا جو خبن کے باعث مفاعلن ہوگیا اور رکن آخر مخبون اور مقصور یا محذوف دونو ہے اور یہ بحر مسدس ہی آتی ہے-
۲- رجز مثمن سالم رجز مثمن مذال رجز مثمن مطوی مخبون	برخیز اے صاحب سخن بحر رجز را یاد کن تا بت غم تنہائی و باطل خیال خانمان مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	اس میں صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہے- اس میں اول رکن مطوی ہے اور دوسرا مخبون کہ بقیہ بیچ سے جو ہو یا آخر
۳- رمل مثمن مقصور رمل مثمن محذوف رمل مثمن مشکول	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات اے متاع درد در بازار جان انداختہ بغلامی تو مارا خبر از جہان برآمد	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہے- اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسی طرح بترتیب آخر تک

نام بحر	مصرعه مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل مثمن مخبون مقصور	میکنم ہر نفس از دست فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلات	صدر سالم ہے باقی مخبون اور ضرب مقصور بھی
" " محذوف	دل من داند و من دانم و داند دل من	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن	سب ارکان مخبون ہین اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشاہا جرم مارا در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے۔
" " محذوف	بشنو از نے چون حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مسدس مخبون مقصور	عاقلانرا بنود پیشہ بغض۔	فاعلاتن فعلاتن فعلات	رکن اول سالم اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی۔
" " محذوف	مشک آنست کہ ببوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمدہ اے نیکذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات ..	اول و دوم رکن مستفعلن تھا طی کی جہت سے مفتعلن ہوگیا اور آخر کا رکن مفعولات ہے جو طی اور وقف سے فاعلات ہوگیا ہے۔
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن ..	اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہین آتی

نام بحر	مصرعۂ مثال	وزن بحر	کیفیت
۵- کامل مثمن مذال کامل مثمن سالم	تو بحر کامل اگر سی پی وزن آن کنم بیان ز دلم نکرو یکے گذر ز قفار آن دگری رسد	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	صرف آخر کا رکن مذال ہے۔ "
۶- متدارک مثمن مقطوع " " سالم متدارک مخبون یا مقطوع مضاعف	بحر تدارک از بر ہیکن چو رخت بنود گل باغ ارم مثلث بنود کس در دنیا در حلم و سخائی بیہمتا	فعلن فعلن فعلن فعلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مقطوع ہین اصل ہین فاعلن تھا سب ارکان مخبون ہین دوسرا اور چھٹا رکن مخبون ہی باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن احذ بر وزن فع بھی ہوتا ہی اور مضاعف سی یہ غرض ہی کہ کہ ارکان آٹھ کی جگہہ سولہ کر لیے گئے ہین اور ہندی والے مضاعف [illegible]
۷- متقارب مثمن مقصور " " محذوف	سخن را بود در تقارب قبول کریما بہ بخشاے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعل	صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہے۔

نام بحر	مصرعۂ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	نتوان گذشتن آسان ازان کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اول رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک -
متقارب مثمن مقبوض اثلم	زدرد ہجرت چہ چارہ سازم	فعول فعلن فعول فعلن	اول رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک -
" "	لطف تو سازی بر من عاجز	فعل فعولن فعل فعولن	اول رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب -
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	زہی جمال تو قبلہ جان حریم کوی تو کعبہ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اول مقبوض دوم اثلم بترتیب -
" " "	زلف دل آرا برمہ رو تیرہ شب و آتش ہوسی	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اول مقبوض و اثلم دوم سالم بہ ترتیب -
" " سالم	زمین گرو وا ز نعل اسپان معزبل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ بھی آتا ہے خواہ سالم ہو یا اثلم -
مجتث مثمن مخبون محذوف	بحر مجتث اگر دم زنی درنگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اول و سوم مستفعلن تھا خبن سے مفاعلن ہو گیا- اور دوم مخبون اور آخر مخبون و محذوف
مجتث مثمن مخبون مقصور	سپیدہ دم چو زدم آتش بشمع شعور -	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر مقصور

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۹ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف " " " محذوف مضارع مثمن اخرب	بحر مضارع است دران گو سخن یارب نصیب ہیچ مسلمان دگر مباد از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	اول اخرب ہی دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف " " " " مقصور ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن [illegible]
۱۰ منسرح مثمن مطوی مکشوف منسرح مثمن مطوی مکشوف " " " مجدوع	یا دو نما منسرح پند مرا گوش کن نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	رکن اول مستفعلن تہا جو طی کے سبب مفتعلن ہو گیا اور دوم مفعولات تہا جو طی اور کشف کے سبب فاعلن ہو گیا۔ رکن اول مطوی ہی اور دوسرا مطوی موقوف بترتیب اول و سوم مطوی ہی اور دوم مطوی محذوف آخر مجدوع
۱۱ ہزج مثمن سالم ہزج مثمن مسبغ	مدہ بحر ہزج از دست بر دل میزند ناخن با اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار است	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان	صرف رکن آخر مسبغ ہی باقی سالم۔

نام بحر	مصرع مثال	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	رکن اول اخرب ہی اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
" " " مقصور	المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل	" " " " " آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہی اور ایک سالم بترتیب۔
" " مقبوض	دلم بروں شد از غمت ز دل بروں نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین۔
" " اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہی دوم سالم بترتیب
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم	سرِ مدِ غمِ عشق بو الہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم۔
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک	مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعَل	اول اخرم ہی دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب

فائدہ۔ یہ دونون وزن رباعی کے ہین صورت اول مین رکن اول مفعول رہتا ہی اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے اور آخر کا رکن فعول یا فَعَل یا فَعْ یا فاع ہوتا ہی اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعول رہتا ہی اور دوم وسوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہوتا ہے اور آخر کا رکن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہے غرضکہ دونون صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کی کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اُسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو۔			
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالان	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل	آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہی۔
" " محذوف	الٰہی غنچہ امید بکشا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	"
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	اسے برزدہ دامن بلا را	مفعول مفاعلن فعولن	اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف
" " " " مقصور	چون درد بمردمی نہی پای	مفعول مفاعلن مفاعیل	" " مقصور
ہزج مسدس اخرم اہتم	با من باشی لبسم اللہ	مفعولن مفعولن فاع	اول دودم اخرب ہین اور آخر اہتم
فائدہ۔ اگر شعر کی ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور ہی اور دوسری مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ مین مسبغ اور دوسری مین سالم ہونا یا ایک مین ہتم اور دوسری مین مطوی و مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسری مین مجنون ہونا کچھ مضائقہ نہین۔			

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعروں کے مصرعوں کے آخر مین مکرر ہوں انکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعوں کے آخر مین آوین تو لام اور اوسکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہ کہ الفاظ مختلف ہوں خواہ لفظاً و معنے دونو جیسے گذرا یا فقط معنے مختلف ہوں جیسے بینی کہ دونوں مصرعوں کے آخر مین بجائے قافیہ آوے اور ایک بمعنے عضو معین اور دوسری جگہہ بمعنے فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرداو برد کا قافیہ کرین۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل نہوں پس اگر یہ دونوں شرطین نہونگی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنے مین متحد ہوں اور مستقل بھی ہوں تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ اے متاع درد در بازار جان انداختہ + گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ + کہ انداختہ متحد اللفظ و المعنی بھی ہے اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہے اور ردیف صرف شعرای عجم کے اشعار مین ہوتی ہے

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات ہین ایک تو انمین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہے اور باقی چھہ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہے اُسکو روی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ نداریم غیر از تو فریاد رس + توئی عاصیان را خطا بخش و بس + رس لفظ رس اور بس مین روی ہے بدون روی کے قافیہ نہین ہوسکتا یہ حرف

اصل قافیہ کی ہے دوسرا حرف قافیہ کا **رِدف** بکسر را ہے اور ردف حرف مدہ کو
کہتے ہین یعنی اون حروف علت کو جو روی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے
واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت بھی اوسکے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور پیش
اور میش کی ے اور گور اور شور کی واو اسطرحکی ردف کو جو متصل روی کے آوے
اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ شوکتش گرد آمدہ بمکان ✢ شق شدہ خیبر زمین و زمان
مکان اور زمان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہے اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی
ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اوس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف
مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین ؎ در سخن بر کشید مغز لو پوست ✢ لفظ و معنی غریب دارد
دوست ✢ ت روی ہے اور س ردف زائد اور واو ردف اصلی اور ردف خواہ
زائد خواہ اصلی اسکا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست
کہین کہ جسمین ردف اصلی مختلف ہے تو جائز نہوگا اسیطرح اگر دوست کا قافیہ گوفت
لاوین جسمین ردف زائد مختلف ہے تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہہ
واو یا یا معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ یہی دونو حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ
نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھہ کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ
متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید ہے یعنے وہ ساکن جو
سواے ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت
جسکے ماقبل کی حرکت اوسکے مطابق نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین
واو اور یے اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً
تفت کا قافیہ طشت نہین کرسکتے چوتھا حرف قافیہ کا **تاسیس** ہے یعنے وہ الف کہ اوسمین

اور روی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اسکا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہی حالانکہ بیدل مین بالکل تاسیس نہ ہے اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل ایک مین ص ہی اور دوسری مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہی یہہ وہ حرف غیر مستقل ہی جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہا نسبت یا یای مصدر یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ ای خالق ہر بلند و پستی + شش چیز عطا کنی ز ہستی + اسمین ت ہستی اور پستی کی روی ہے اور ی علامت مصدری کلمۂ غیر مستقل وصل ہی ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہی یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوی جیسے ؎ در ستایش زا رجمندیہا + میکند کوتہی بلندیہا اس شعر مین د روی ہی اور ی علامت مصدر وصل ہی اور ہا علامت جمع خروج ہی اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہی جیسا کہ مثالون سی معلوم ہوا +

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول رس بفتح رای مہملہ و سین مہملہ کہ فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم اشباع بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین سوم حذو بفتحہ حا حطی و ذال معجمہ حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہی اسکا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھ قافیہ نہین کر سکتے چوتھی توجیہ روی ساکن ماقبل کی حرکت کا نام ہی اور یہ یکسان ہونی چاہیئے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ

کتب خانہ
جامعۂ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] لے سکتے ہیں۔ [illegible]

۲- اساتذۂ جامعہ [illegible] کتابیں ایک ماہ کے لیے [illegible] لے سکتے ہیں۔ [illegible]

اور اراکین [illegible] ایم اے، ایل ایل بی [illegible] کتابیں [illegible] طلبہ [illegible] پانچ کتابیں [illegible]

۳- [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے۔ [illegible]

۴- کتابوں میں کسی قسم کا نشان یا داغ [illegible]

۵- [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible] فقط